عنوان	صبر
لکھاری	بنت احمد شیخ
پلیٹ فارم	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
پبلیشر	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
ویب سائیٹ	NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com
واٹس ایپ	+923155734959
جی میل	NovelHiNovel@Gmail.Com OnlineWebChannel @Gmail.Com

انتباہ !

یہ ناول "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل "کی ویب سائٹ نے لکھاری کی فرمائش پر آپ سب کے لیے پیش کیا ہے۔

اس ناول کا سارا کریڈٹ رائٹر کو جاتا ہے۔اس ناول میں غلطیاں بھی ممکن ہیں کیونکہ انسان خطا کا پتلا ہے تو اس ناول کی غلطیوں کی زمہ دار ویب نہیں ہو گی صرف اور صرف رائٹر ہی ہو گا ویب نے صرف اسے بہتر انداز سے سنوار کر آپ سب کے سامنے پیش کیا ہے۔اس ناول کو پڑھیے اور اس پر تبصرہ کر کے رائٹر کی حوصلہ افزائی کیجیے۔

اپنے ناولوں کا پی ڈی ایف بنوانے کے لیے واٹس ایپ پر رابطہ کریں
+923155734959

اس ناول کے تمام رائٹس "ناول ہی ناول"،" آن لائن ویب چینل "اور لکھاری کے پاس محفوظ ہیں۔لکھاری یا ادارے کی اجازت کے بغیر ناول کاپی کرنا یا کسی حصہ کو شائع کرنا قانوناً جُرم ہے،

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلامُ علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایاایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

صبر

بنت احمد شیخ کے قلم سے

این ایچ این اور او ڈبلیو سی پبلیشرز

مے آئی کم ان میم

مس جویریہ مثبت جواب ملنے پر اندر داخل ہوئی۔

میم میٹینگ کا ٹائم ہو گیا ہے چلیں۔

ٹھیک ہے چلو کہتے ساتھ ہی دونوں میٹینگ روم کی طرف چل دی۔

سلام کرنے کے ساتھ وہ اپنی پر وقار چال چلتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔

وائٹ سلک کا عبایا اور ساتھ وائٹ ہی نقاب پاؤں میں وائٹ ہی سینڈلز پہنے وہ اندر داخل ہوئی۔

اس میٹینگ روم میں ٹوپ ٹین بزنس مین بیٹھے تھے جس میں سب سے اول وہ خود تھی۔

اسکے سلام کرتے ہی ایک شخص جو کہ ٹوپ ٹین بزنس مین کے دوسرے نمبر پر تھا جو اس وقت بیزار سا اپنے موبائل میں ناجانے کیا تلاش کررہا تھا چونک کر آواز کی سمت متوجہ ہوا

۔

سامنے اس وجود کو دیکھ کر وہ ساکت ہو گیا۔

اسکو لگا جیسے اسکی دنیا میں بہار آگئی ہو۔

اسکا ہجر ختم ہو گیا ہو۔

اسکی دعائیں رنگ لے آئیں ہو۔

اسکے رب کو اس پر رحم آگیا ہو۔

لیکن جب اس شخص نے نظریں پھیریں تو ایسا لگا کہ کنوں کے پاس آکر بھی پیاس بجھانا باقی ہو۔

شاید نہیں یقیناً ابھی امتحان باقی ہے۔

ابھی صرف دیدار یار ہوا ہے۔

اس تک رسائی حاصل کرنا ابھی باقی ہے۔

کتنا بد قسمت ہو نہ میں۔۔۔

عشق کر کے بتا نہیں سکتا۔۔۔

آواز دیکر بولا نہیں سکتا۔۔۔

دل کی آواز سنا نہیں سکتا۔۔۔

روٹھ کر منا نہیں سکتا۔۔۔

سرد گرم سے بچا نہیں سکتا۔۔۔

برے لوگوں سے بچا نہیں سکتا۔۔۔

اچھائی سے ملا نہیں سکتا۔۔۔۔

تپتے صحرا سے اپنی ٹھنڈی چھاؤں میں لا نہیں سکتا۔۔۔۔

اپنا احساس دلا نہیں سکتا۔۔۔۔۔

حق رکھ کر جتا نہیں سکتا۔۔۔۔

کتنا بد قسمت ہو نہ میں۔۔۔۔

عشق کر کے بتا نہیں سکتا۔۔۔۔

ابھی وہ اپنے خیالوں میں ہی تھا کہ اسکی آواز پر چونک کر متوجہ ہوا۔

جو کہ اسی سے مخاطب تھی۔

Mr salik shah plz come here and give your presentation .

اس دشمن جان کی آواز پر وہ خود کو کمپوز کر کے اٹھا کیونکہ اب اسے یہ پروجیکٹ ہر حال میں سائن کرنا تھا۔

اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ جو یہ جو دشمن جان بلکل انجان بن بیٹھی تھی اس اجنبیت کو شناسائی کی رمق دینی تھی۔

کچھ بھی ہو جائے اسکو اپنا بنا کر رہیگا چاہے اسکے لئے اسکی پوری زندگی ہی کیوں نہ صرف ہو جائے ماضی کا براسایہ اسکے زہن سے مٹا کر رہیگا۔

فیصلہ کر کے اب وہ کافی مطمئن سا پریزینٹیشن دے رہا تھا۔

تمام پہلوؤں پر سوچنے کے بعد نہ چاہتے ہوئے بھی یماما کو اس مغرور برفانی دیو سے کانٹریکٹ سائن کرنا پڑا۔

جس کی وجاہت کے سحر میں سامنے کھڑا شخص کچھ بول ہی نہیں پاتا۔

جس کے چہرے پر ایسا دبدبہ تھا کہ کوئی شخص کسی بات کو کہنے کے لئے سو دفعہ نہیں تو پچاس دفعہ ضرور سوچے گا۔

وہ مغرور دیو ہزاروں کے دلوں پر راج کرنے والا اسکا تھا جس نے کبھی اسکی خواہش ہی نہ کی تھی۔

اسکی محنت اسکا منہ بولتا ثبوت تھی۔

جسکا ہر کام پرفیکٹ ہوتا تھا۔

جس نے آج تک ہارنا نہیں سیکھا تھا۔

جس چیز پر ہاتھ رکھتا وہ اسکی دسترس میں ہوتی۔

ابھی وہ کچھ کہتا کہ ایک دم سے دروازہ کھلا اور سال کا خوبصورت سا بچہ آنکھوں کو مسلتا مما پکارتا ہوا اندر داخل ہوا۔

سالک شاہ تو اسکو دیکھ کر ساکت رہ گیا۔

باقی سب بھی حیران تھے یہ کس کا بچہ ہے جو ایسے ہی اندر داخل ہو گیا۔

جیسے ہی وہ بچے کی طرف متوجہ ہوئی اسکا چہرہ خوف سے سفید پڑ گیا۔

لیکن اس نے خود کو سنبھالا اور جلدی سے اسکے پاس پہنچی۔

کیا ہوا ہے مما کے بے بی کو۔

اسکے پوچھنے پر وہ بچا روتا ہوا اس وجود سے لپٹ گیا۔

اتنے میں مس جویریہ جو کہ پرسنل سیکرٹری کے مقام پر تھی اندر داخل ہوئی۔

سوری میم وہ مجھے پتہ نہیں چلا کہ کب چھوٹے شاہ صاحب اٹھ گئے۔

ابھی وہ اپنی صفائی میں کچھ بولتی کہ مسز شہوار بول پڑی۔

جو کہ میٹینگ کا ہی حصہ تھی۔

لٹل گرل آپ میریڈ ہیں؟

جی الحمدللہ میں میریڈ بھی ہو اور میرے دو بچے بھی ہیں۔

اب جب سب کچھ سامنے تھا تو اس نے بھی سب بتا دیا کیونکہ شاید اب وقت چھپنے کا نہیں مقابلہ کرنے کا تھا کبھی نہ کبھی تو پتہ لگنا ہی تھا تو اب لگ گیا۔

لیکن اسے اپنے رب پر یقین تھا کہ اسکا رب اسکے ساتھ ہے اس لئے کوئی بھی اسکا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتا چاہے پھر وہ یہ مغرور شہزادہ ہی کیوں نہ ہو۔

لیکن پھر بھی ایک خوف تھا جو جہرہ پر واضح تھا۔

اوہ ماشاءاللہ سو کیوٹ آپ بلکل بھی نہیں لگتی اور اس حجاب اور نقاب میں تو بلکل بچی لگتی ہو۔

اگر آپ مائینڈ نہ کریں تو میں آپکے دونوں بے بی سے ملنا چاہو نگی۔

وائے نوٹ مسز شہوار۔

مس جویریہ جائیں آپ ارما کو بھی لے آئیں۔

شیور میم کہتی مس جویریہ چلی گئی۔

اور دو منٹ بعد گود میں اعناب کو اٹھائے حاضر ہوئی جو کچی نیند میں اٹھنے کی وجہ سے فل رونے کی تیاری میں تھی۔

مسز شہوار نے اٹھ کر ارمہ کو مس جویریہ سے لے لیا اور پیار کرنے لگی۔

جبکہ اعنان شاہ مسٹر جاوید کی گود میں تھا۔

یہ تو بلکل سالک شاہ کی کاپی ہے دونوں مسز علی کی آواز سے سالک کا سکتہ ٹوٹا ۔

جبکہ انکی بات پر یماما کا رنگ اڑا تھا جو کہ سالک شاہ سے چھپا ہوا ہر گز نہیں تھا۔

ظاہر سے بات ہے میرے بچے ہیں تو مجھ پر ہی جائینگے کیوں مسز یماما سالک شاہ صحیح کہہ رہا ہو نہ میں ؟

سالک شاہ نے ہر لفظ چبا چبا کر ادا کیا جسکا مطلب تھا وہ اپنا غصہ بہت مشکل سے کنڑول کیے ہوئے ہے۔

اور اسکے غصے کا سوچتے ہوئے یماما کو اپنی جان جاتی ہوئی محسوس ہوئی اور وہ بمشکل اثبات میں سر ہلا سکی۔

کیونکہ وہ سالک شاہ کے غصے سے واقفیت رکھتی تھی۔

Ooh young man are you married? I am very surprised.

Yes Mrs Ali I am married .Meet my wife yamama salik shah and they are my child aanab salik shah and aanan salik shah .

Your couple is perfect like a made for each other.

Thanks Mr Sahil .

اوکے مسٹر اینڈ مسز شاہ اب سائیڈ پر ملاقات ہوگی انشاءاللہ۔

مسٹر جاوید نے اعنان کو سالک کو تھمایا اور مصافحہ کر کے چلے گئے۔

ماشاءاللہ آپکی بیٹی بہت پیاری ہے کیوٹ گرل انشاءللہ پھر ملاقات ہوگی مسز شہوار بھی ارمہ کو یماما کو تھما کر چلی گئی جبکہ یماما کا چہرہ خوف سے سفید پڑنے لگا۔

کیوں الگ رکھا مجھے میری ہی اولاد سے 1 سال تک کیوں جواب دو؟

سب کے جانے کے بعد سالک شاہ یماما کو بازوؤں سے دبوچتے ہوئے غرایا۔

جب کے یماما تو کچھ سن ہی نہیں رہی تھی اسکی نظر تو اپنے بچوں پر تھی۔

اس نے خود کو سالک شاہ چھڑایا اور مس جویریہ کو بلا کر دونوں بچوں کو انکے ساتھ بھیجا۔

اب وہ کافی حد تک سنبھل چکی تھی۔

بولو کچھ پوچھ رہا ہوں میں سالک شاہ اسکی ساری کاروائی دیکھ کر پھر سے دھاڑا۔

کمرہ ساؤنڈ پروف تھا اس لئے باہر آواز نہیں جا رہی تھی۔

کس اولاد کی بات کر رہے ہیں آپ ذرا بتانا پسند کرینگے آپ۔

یماما ڈرنے کے بجائے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر غرائی۔

کیونکہ اب وہ اپنی کمزوریوں کو سیف کر چکی تھی۔

میں ان بچوں کی بات کر رہا ہوں کیا یہ میری اولاد نہیں؟

اوہ تو اچھا آپ ان بچوں کی بات کر رہے ہیں اس نے جیسے تمسخر اڑایا۔

تو سن لے یہ صرف میری اولاد ہے صرف اور صرف میری اور یاد رکھیئگا کیونکہ اپنے ہی بچوں کو دنیا میں آنے سے پہلے قتل کرنے والا کم از کم ایک باپ تو نہیں ہو سکتا اب میں آپکی بیوی نہیں اپنے بچوں کی ماں ہوں اس لئے میرے بچوں نقصان پہنچانے سے پہلے سو بار سوچیگا اگر میرے بچوں کو ذرا سی بھی کھروچ آئی تو میں آپ کے گھر کی اینٹ سے اینٹ بجادونگی۔

پاگل ہوگئی ہو دماغ خراب ہے کیا تمہارا میں اپنی ہی اولاد کا قتل کیوں کرونگا؟

یہ پوچھے آپ اپنی دوسری بیوی سے مجھ سے کیوں جواب مانگ رہے ہیں۔

بلکہ اس سے بھی کیوں اسکا سب سے بہترین جواب تو آپ ہی دے سکتے ہیں تو بتائیں مسٹر شاہ ایسا کیا گناہ ہوا تھا مجھ سے یا میرے ان معصوم بچوں سے جو کہ دنیا میں ہے بھی نہیں تھے جس کی آپ مجھے اور میرے بچوں کو اتنی بڑی سزا دینے والے تھے۔

میں کیوں کرونگا ایسا کس نے کہا ہے تم سے یہ سب اور تم نے یقین بھی کر لیا میں اسکو چھوڑونگا نہیں اور اگر تم مجھ پر اتنا بڑا الزام لگا رہی ہو تو یقیناً وجہ بھی جانتی ہو گی میں ایسا کیوں کرنے والا تھا؟

واہ واہ مسٹر شاہ کس بات کا یقین کرتی میں آپکا مسٹر شاہ یقین تو دور کی بات کیا اپنی موجودگی کا احساس کروایا تھا آپ نے چلیں اس بات کو بھی چھوڑیں آپ تو مجھے بچپن سے جانتے تھے ایک پل بھی مجھ سے پوچھے بغیر ان سب چیزوں پر یقین کر لیا اور رہی بات میری تو میں آپ کو جانتی ہی کتنا تھی صرف ایک ہفتہ تو کس منہ سے آپ مجھ سے کہہ رہے ہیں کہ آپ کا یقین کرتی اور بقول آپ کے کہ میں آپ پر یہ گھٹیا الزام لگا رہی ہوں تو جا کر پوچھیں اپنی دوسری بیوی سے۔

کونسی دوسری بیوی میری پہلی اور آخری بیوی تم ہی ہو۔

کیا مطلب ہے آپکی اس بات کا آپ تو دوسری شادی کر چکے ہیں مجھے پتہ ہے اس لئے چھپانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ آپ ایک بیوی کو تو کیسے بھی کر کے ٹریپ کر سکتے ہیں لیکن ایک ماں کو نہیں۔

میں تمہیں اپنی بے گناہی کا ہر ثبوت دونگا بس تم میرے ساتھ گھر چلو۔

ٹھیک ہے لیکن مجھے اپنی اور اپنے بچوں کی زندگی کی ضمانت چاہیئے۔

ٹھیک ہے میں وعدہ کرتا ہوں ہمارے بچوں کو ایک خراش بھی نہیں آئیگی شام کو تیار رہنا میں لینے آؤنگا اللہ حافظ۔

شاہ اسکی سنے بغیر اسکے سر پر بوسہ دیکر چلا گیا۔

آج ہفتے کی شروعات یعنی پیر کی صبح تھی ایسے میں تمام بڑے بچے اپنی اپنی منزلوں کی طرف روانہ تھے روڈ پر آتی جاتی گاڑیاں اس بات کا ثبوت تھی غرض ہر کوئی اپنی منزل تک پہنچنے کی تگ ودو میں تھا۔

ایسے میں وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ ائیر پورٹ پر کھڑی انکی نصیحتیں سن رہی تھی۔

یمی کسی سے بھی زیادہ شرارت کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور اپنی زبان پر تھوڑا قابو کرنا اور انسان بن کر رہنا اور جو ایڈریس دیا ہے نہ وہاں رہو گی آپ آغا جان کے پاس سمجھی میں بار بار بول رہی کوئی غلطی نہیں ہونی چاہیئے۔

بیگم آپ کیوں ڈانٹ رہی ہے میری بچی کو اور ویسے بھی اس نے کرنا تو وہی ہے جو یہ چاہے گی پہلے کبھی آپکی باتوں کا اثر ہوا ہے جواب ہو گا۔

ازلان صاحب نے یمی کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔

کیا بابا آپ بھی اب میں نہیں کرتی بات آپ سے۔

ارے ارے سوری میرا بیٹا ناراض ہو گیا بابا کی جان ازلان صاحب یمی کے سر پہ بوسہ دیتے ہوئے بولے یہ انکا نرالا انداز تھا اپنی بیٹی کو منانے کا۔

اچھا بس اب مکھن نہ لگائیں جائیں اناؤسمینٹ ہو رہی ہے لو یو مما لو یو بابا اینڈ اللہ حافظ بو تھ آف یو یمی دونوں کے سر پر بوسہ دیتی ہوئی بولی۔

چلو میری جان ہم چلتے ہیں آپ اپنا ڈھیر سارا خیال رکھنا اللہ حافظ۔

وہ دونوں بھی اس سے مل کر بورڈنگ کی طرف چلے گئے جب کے اس نے باہر کی راہ لی۔

،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،

مما یار کہاں ہیں یہ صبح صبح اتنی بھگ دڑ کیوں مچائی ہوئی ہے یہ اتنے کھانے اور اتنی صفائی خیریت تو ہے کون آرہا ہے۔

سالکہ بولی تو بولتی ہی چلی گئی۔

ارے لڑکی صبر میرا بیٹا آرہا ہے پھر اس سے ملنے تمہاری پھوپھو بھی آجائینگی شام تک تو اس لیئے یہ سب ہو رہا ہے۔

ممادس ازنوٹ فئیر آپ لوگوں نے مجھے بتایا بھی نہیں میرا بھائی اتنے دنوں بعد آرہا ہے سالکہ کی صدمے بھری آواز آئی۔

اچھااب بس زیادہ ڈرامے نہیں کروجاؤجاکر تیار ہوجاؤبھائی آنے والا ہے پھر مل لینا۔

ہائے چچی جان کیسی ہیں میں نے سنا ہے سالک بھائی آرہے ہیں۔

جی بلکل شہزادے سلیم بلکل صحیح ساعت فرمائی ہے آپ نے سالکہ بھی اپنی عزت افزائی کا غصہ اتارتی یہ جاوہ جا۔

ہیں ں ں ں ں۔۔۔ خیریت تو ہے چچی اسنے کیوں مرچیں چبائیں ہوئی ہے صبح صبح۔

کچھ نہیں بس اسکو پہلے نہیں بتایا سالک کے آنے کا اس بات پر منہ بنا ہوا ہے۔

اچھا یہ بتاؤ سارے انویٹیشن بٹ گئے کل کی پارٹی کے اور داداجان کس کی بات کر رہے تھے کہ کوئی اور بھی ہے جو آنے والا ہے کیا تم جانتے ہو۔

کارڈ تو سارے بٹ گئے لیکن مجھے کیا کسی کو بھی نہیں معلوم کے کون آنے والا ہے آئی تھینک سرپرائز ہے۔

اچھا چلو ٹھیک ہے سنی عرف صفوان صاحب آپ بھی نکلو یہاں سے مجھے کام کرنے دو۔

ارے چچی جب آپ اتنے شائستہ لہجے میں میرا نام لیتی ہے نہ تو قسم سے مزہ آجاتا ہے۔

چلو چلو نکلو یہاں سے یا بیلن اٹھا کر مارو۔

اچھا اچھا جارہا ہوں غصہ کیوں ہو رہی ہے ویسے تایا ابو نظر نہیں آرہے یہ بولتے ہی اس نے دوڑ لگادی کیا پتہ اس بار بیلن ہی پڑ جائے۔

،،

گارڈ کی نظر جیسے ہی اس پر پڑی فوراً بھاگتے ہوئے اپنے اکھڑ مزاج صاحب کے پاس پہنچے جو کہ بیزار سا اپنی وجاہت اور دنیا سے بے نیاز اپنے موبائل میں غرق تھا۔

بلیک پینٹ پر وائٹ شرٹ پہنے ہاتھ میں برینڈڈ واچ ماتھے پہ بکھرے بال جو کہ آنکھوں تک آتے تھے پاؤں میں بلیک ہی شوز پہنے سب کی توجہ کا مرکز بنا ہوا تھا لیکن اسے پرواہ ہی نہیں تھی۔

اسلام علیکم چھوٹے شاہ جی چلیں؟

ایک گارڈ نے قریب آتے ہوئے کہا۔

وعلیکم سلام چلیں۔

ان سے کہہ کر وہ موبائل چلاتا ہوا ہی باہر کی طرف چل دیا اور گارڈ بھی اسکے پیچھے ہی چل دیے۔

ابھی وہ کار سے تھوڑی دور ہی تھا کہ اتنی زور سے کسی نے دھکہ دیا کہ بمشکل وہ خود کو گرنے سے بچا پایا لیکن اس کا موبائل زمین بوس ہو چکا تھا ابھی وہ کچھ سمجھتا کہ اس سے پہلے ٹھاہ کی آواز کے ساتھ کوئی وجود کراہتے ہوئے زمین بوس ہوا اور ہر جگہ بھگدڑ مچ گئی۔

جیسے ہی اسکو کچھ سمجھ آیا وہ اس وجود کی طرف لپکا جو اس کے قدموں میں بیٹھا کراہ رہا تھا اور خون م خان ہو چکا تھا۔

شاید نہیں یقیناً اسے گولی لگی تھی۔

اس نے دیکھا تو وہ کوئی سولہ سال کی لڑکی تھی وائیٹ شرٹ اور بلیک ٹراؤزر پہنے اوپر سے بلیک ٹخنوں تک آتا کوٹ جو کے بیلٹ کے ذریعے اس کے وجود سے چپکا ہوا تھا بلیک ہی حجاب کے ہالے میں پر نور معصوم چہرہ بلیک ہائی ہیلز میں وہ کوئی اور جہان کی باسی ہی لگتی تھی۔

اس کے کراہنے پر وہ ایک دم ہوش میں آ کے اس کے پاس بیٹھا جو بے ہوش ہونے کے قریب تھی۔

کیا ہوا ہے آپ کو دیکھے آپ اپنی آنکھیں کھلی رکھیں ابھی ہسپتال چلتے ہیں۔

وہ سمجھ گیا تھا اسکو بچاتے ہوئے اس لڑکی نے گولی کھائی ہے۔

پ ہل ے آ۔۔پ ا۔۔سے پ۔۔کڑ۔۔ے جس نے آ۔۔پ پ۔۔ر گو۔۔لی چل۔۔ائی ہے م۔یں نے

ب۔ھی ا۔۔سے ش۔۔وٹ ک۔ی۔ا ہے۔

اسکی بات سنتے ہی اس نے سامنے دیکھا جہاں تھوڑی دور ایک آدمی بے ہوش تھا اس کے بھی جسم سے خون

نکل رہا تھا اسکے ہاتھ میں بھی پسٹل تھی۔

کریم اس آدمی کو پکڑ واور اپنے ٹھکانے پر لے جا کر اس کی ٹریٹمنٹ کراؤ ہری آپ اور مجھے گاڑی کی چابی دو

جلدی اور باباجان کو ساری صورتحال سے آگاہ کرو میں ہسپتال جا رہا ہو ندیم تم میرے ساتھ آؤ۔

کمال اور کریم تم اس کو ٹھکانے لگاؤ۔

اسکی بات سنتے ہی ندیم نے گاڑی کا دروازہ کھولا۔

جیسے ہی وہ اسے اٹھانے لگا وہ بدک کر پیچھے ہوئی۔

نہ۔۔۔یں آ۔۔۔پ رہ۔۔۔۔۔نے د۔۔۔یں مج۔۔۔ھے ہا۔۔۔۔تھ مت ل۔۔گ۔۔ا۔ئے۔

پاگل ہوگئی ہو دماغ خراب ہو گیا ہے چپ بلکل بس آنکھیں بند مت کرنا۔

اس کے انکار کے باوجود وہ اسکو اٹھائے پچھلی سیٹ پر اسکے ساتھ ہی بیٹھا۔

ندیم نے جلدی سے بیک سائیڈ کا دروازہ بند کر کے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور گاڑی ہسپتال کے رستے پر

ڈال دی۔

چھوٹے شاہ جی یہ تو آپکی بیوی ہیں نا۔

ہاں۔

شاہ جی ناراض مت ہونا لیکن بھابھی بیگم کا خون بہہ رہا ہے آپ انکا اسکارف اتار کر انکے بازو پر باندھ دیں۔

شاہ نے تائید میں سر ہلاتے ہوئے جیسے ہی ہاتھ اسکے اسکارف طرف بڑھایا یمی نے پکڑ لیا۔

مج۔۔۔ھے نہی۔۔۔ں پ۔۔۔ت۔۔۔آپ ک۔۔۔و۔ن ہ۔۔۔ول۔۔۔یک۔۔۔ن

اگ۔۔۔۔رم۔۔۔۔۔یں م۔۔۔رب۔۔۔ھی ج۔۔۔۔۔اؤتوی۔۔۔ہ ح۔۔۔ی۔اکی

چچ۔۔۔درم۔۔۔ت ات۔۔۔۔ر۔۔ن۔۔اک۔۔س۔۔ی ب۔۔ھی غی۔۔۔رح۔۔۔ر۔۔م

ک۔۔۔ے سا۔۔۔م۔ن۔ے۔

اتنا کہتے ہی وہ بے ہوش ہو گئی۔

یمی پلیز آنکھیں کھولو کچھ نہیں ہوگا تمہیں ندیم جلدی گاڑی چلاؤ فاسٹ۔

بس شاہ جی پہنچ گئے۔

ندیم نے کہتے ساتھ ہی گاڑی سے اتر کر بیک ڈور کھولا تو شاہ اسکو لیکر اندر بھاگا۔

ڈاکٹر ڈاکٹر۔

ابھی وہ آوازیں لگا ہی رہا تھا کے سامنے سے ایک ڈاکٹر بھاگتے ہوئے آیا۔

شاہ صاحب آپ یہاں اور یہ کون ہے۔

آپ چھوڑیں سب باتوں جلدی اسکو دیکھیں یہ میری بیوی ہے کچھ بھی نہیں ہونا چاہئیے اسکو گولی لگی ہے۔

اتنے میں وارڈ بوائے اسٹریچر لے آئے تو اس نے اسکو فوراً اس پر لٹایا وارڈ بوائے اسکو آئی سی یو میں لے گئے
۔

ڈاکٹر جسٹ فی میل ڈاکٹر کوئی بھی میل ڈاکٹر نہیں گوٹ اٹ اور جلدی کریں کچھ نہیں ہونا چاہیے۔

شاہ صاحب آپ حوصلہ رکھیں اللہ سے دعا کریں انشاءاللہ سب بہتر ہو گا ڈاکٹر اسے تسلی دیکر چلے گئے اور وہ آئی سی یو کے باہر ہی کھڑا ہو گیا۔

شاہ کو کھڑے ابھی کچھ دیر ہی ہوئی تھی کہ اسکو سامنے سے صائم صاحب دائم صاحب اور آغا جان آتے دیکھائی دیے۔

کس نے یہ جرات کی ہے کہ وہ شاہ خاندان پر ہاتھ ڈالے۔

اور کس بچی نے تمہاری جان بچائی ہے مجھے اس سے ملنا ہے کہاں ہے وہ آغا جان نے آتے ہی ایک ساتھ سارے سوال پوچھ ڈالے۔

جس نے بھی یہ حرکت کی ہے اسکو تو میں نہیں چھوڑنے والا۔

اور جس نے میری جان بچائی ہے وہ آپکی بہو یعنی میری بیوی یماما ازلان ہے اسکو گولی لگی ہے آپریشن چل رہا ہے ابھی ڈاکٹر نے کچھ بھی نہیں بتایا۔

جانے انجانے میں وہ بیوی ہونے کا حق ادا کر چکی ہے۔

لیکن وہ وہاں کیا کر رہی تھی؟

ازلان اور اسکی بیوی امریکہ گئے ہیں ازلان نے مجھے فون پر بتایا تھا انکی بھی آج کی فلائٹ تھی انکو سی اوف کرنے گئی ہوگی اور یہ ہی وہ لڑکی جس کا میں سرپرائز دینے والا تھا لیکن میں خود سرپرائز ہو گیا۔

آغا جان ابھی بات مکمل کرتے کہ اس سے پہلے تھیٹر کا دروازہ کھلا اور ڈاکٹر باہر نکلی۔

ڈاکٹر میری بیٹی کیسی ہے ٹھیک تو ہے نہ ڈاکٹر کے باہر نکلتے ہی صائم صاحب نے بےچینی سے پوچھا۔

شاہ صاحب آپ پریشان نہ ہو وہ بلکل ٹھیک ہے انفیکٹ وہ بہادر بھی بہت ہیں ہم انہیں ابھی روم میں شفٹ کر دینگے پھر آپ ہوش آنے کے بعد ان سے مل سکتے ہیں۔

ڈاکٹر انہیں تسلی دے کے چلی گئی تو آغا جان بھی پریئر روم کی طرف خدا کا شکر ادا کرنے چل دیے۔

،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،

ہائے اللہ میں بچ گئی میں تو سمجھی تھی اب قبر میں فرشتوں سے ہی ملاقات ہو گی لیکن شاید میرے اللہ جی کو مجھ سے بہت کام لینے ہیں چلیں کوئی بات نہیں جیسے اللہ جی کی مرضی۔

وہ اپنے آپ میں ہی مگن تھی اس بات سے بے خبر کے اس کے علاوہ بھی کچھ لوگ اس کمرے میں موجود ہیں۔

ہوش تو کسی کے ہنسنے کی بات پر آیا۔

جی بیٹا جی آپ زندہ ہے صحیح سلامت ہیں آغا جان نے اسکے سر پر پیار کرتے ہوئے کہا۔

اسلام علیکم سب کو لیکن آپ لوگ ہیں کون میں نے پہچانا نہیں۔

بیٹا ہم میں آغا جان اور یہ ہیں آپ کے سسر صائم شاہ اور یہ ہیں آپ کے چاچو یعنی میرے دوسرے بیٹے دائم شاہ۔

ہائے میرا اسسرال لیکن مجھے تو پتا ہی نہیں تھا کہ میری شادی ہو چکی ہے خیر یہ بتائیں یہ کونسی مخلوق ہے۔ یماما نے سالک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

اس کے اس طرح کہنے سے سب کا قہقہہ چھوٹا اور سالک شاہ کا چہرہ غصے سے لال ہو گیا۔

بیٹا یہ ہیں آپ کے شوہر سالک شاہ۔

اوہ دمدار بھی کافی ہے اس نے شاہ کی بوڈی پر چوٹ کی باقی سب اپنی ہنسی ضبط کرنے کی کوشش کر رہے تھے

۔

خیر آغا جانی آپ ابھی ہماری شادی ایکسپوز نہیں کرینگے پلیز یہ بات تب ہی ایکسپوز کیجئیگا جب ماما بابا آ جائیں

۔

لیکن اب مجھے جانا ہے اس قید سے یہ کہتے ساتھ ہی وہ ڈرپ اتارنے لگی۔

ارے یہ کیا کر رہی ہو پاگل لڑکی ڈاکٹر نے ابھی ڈسچارج نہیں دیا ابھی تو ہوش آیا ہے آپ کو دائم صاحب فکرمندی سے بولے۔

ارے چاچو گولی سے تو بچ گئی لیکن تھوڑی دیر یہاں رکی نہ ضرور فرشتوں سے ملاقات ہو جائیگی میری۔

کوئی ضرورت نہیں ہے بیٹھی رہو چپ چاپ جب ڈاکٹر ڈسچارج کرینگے تب ہی گھر جاوگی شاہ نے بھی اس کی کلاس لے ڈالی۔

آغا جانی ان سے کہے کہ اپنا روب نہ ہی جمائے تو بہتر ہے ابھی رخصتی نہیں ہوئی اور اگر پھر بھی شوق چڑھا ہے تو پورا کر کے دیکھ لیں میں نے کونسا مان لینی ہے۔

اتنی عزت افزائی پر شاہ بس خون کے گھونٹ پی کر رہ گیا۔

اچھا میرا بچہ کوئی بات نہیں میں ابھی ڈسچارج پیپر بنوا کر آتا ہوں پھر گھر چلتے ہیں۔

لیکن مجھے تو ابھی اپنے گھر جانا ہے میں شام میں پکا آجاونگی۔

دائم صاحب کے کہنے پر اس نے آگاہ کرنا ضروری سمجھا۔

دیکھو بیٹا ہم آپکی بات مان کر آپ کو ڈسچارج کروا رہے ہیں اسلیئے آپ کو بھی ہماری بات مان کر ہمارے ساتھ چلنا پڑیگا۔

ارے میرے پیارے آغا جانی آپ اتنے پیار سے بولیں گے تو کون کافر انکار کریگا۔

اسکی بات پر آغا جان نے اسکے ماتھے پر بوسہ دیا۔ جب کے اسکی اوور ایکٹنگ پر شاہ کھول کر رہ گیا۔

دائم صاحب اسکو ڈسچارج کروانے کے بعد باقی سب کے ساتھ باہر آئے تو آغا جان اسکو سالک کی کار میں بٹھانے لگے۔

ارے آغا جانی میں نے اس ڈریکولا کے ساتھ نہیں جانا دیکھے ابھی بھی ایسے گھور رہا ہے جیسے سالم ہی نگل لیگا مجھے آپ کے ساتھ جانا ہے۔

اور پلیز اس جن سے میرا موبائل دلوادیں۔

یمی نے آغا جان کے کان میں سرگوشی کی اور انکا دیھان سالک کی طرف کروایا جو اسکو ہی گھورنے میں مصروف تھا۔

اسکی بات پر آغا جان اپنی ہنسی ضبط نہ کر سکے اور زوردار قہقہہ لگا گئے۔

جب کے سالک کو اور غصہ چڑھ گیا کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ اس نے ہی کچھ بولا ہوگا اسکے بارے میں کیونکہ آغا جان اسے دیکھ کر ہی قہقہہ لگا رہے تھے۔

وہ بمشکل اپنا غصہ سب کے سامنے ضبط کیے ہوئے تھا لیکن اس نے سوچ لیا تھا کہ اسکی خوب اچھے سے کلاس لیگا اکیلے میں۔

ابھی وہ اسکے بارے میں ہی سوچ رہا تھا کہ آغا جان کے بلانے پر انکی طرف چل دیا۔

بیٹا اسکا موبائل دو۔

آغا جانی کے کہنے پر شاہ نے اسکا موبائل اسکے حوالے کیا۔

اب آپ بھی میری بات مانے شاہ کے ساتھ گاڑی میں آئیں ہم پیچھے والی گاڑی میں ہی ہیں بے فکر رہیں۔

آغا جانی کے کہنے پر وہ برے برے منہ بناتی گاڑی میں بیٹھ گئی۔ پھر آغا جانی شاہ کی طرف متوجہ ہوئے۔

شاہ مجھے امید ہے آپ اس کھلے ہوئے پھول کو کبھی مرجھانے نہیں دوگے یہ ایک زندہ دل بچی ہے ایسے لوگ دوسروں کے زندگی کی طرف لاتے ہیں لیکن خود کے غم کبھی بھی ظاہر نہیں ہونے دیتے اسلیئے میں چاہتا ہوں کہ اس بچی سے بھی زیادہ تم اسکو جانو پہچانو اسکے محافظ بنو کیونکہ ایسے معصوم لوگوں کے کافی دشمن ہوتے ہے اس لئے اسکی حفاظت کی ذمہداری اللہ نے تمہیں سونپی ہے اور مجھے امید ہے کہ تم کبھی بھی اپنے رب کو مایوس نہیں کروگے۔

وہ کافی شرارتی ہے اگر اسکی کوئی بات بری لگے تو پیار سے سمجھانا ڈانٹنا نہیں امید ہے میری باتیں یاد رہینگی چلو اب جاؤ۔

اتنا کہہ کر آغا جان چل دیے تو وہ بھی اپنی گاڑی میں جا کر بٹھا تو اسکو فون پر باتیں کر دیکھا۔

ہاں ہو گیا نہ کام۔

اچھا ٹھیک ہے شام 5 بجے بڑا دھاکہ ہو گا۔

پوری ٹیم کو لیکر پہنچ جانا۔

اوکے۔

اور ہاں پوری ٹیم کا مطلب پوری ٹیم وہ ٹینڈا بھی۔

اوکے چل پھر میں ایڈریس سینڈ کر دیتی ہو پہنچ جانا۔

پوری تیاری کے ساتھ آنا پتہ ہے نہ مجھے غلطی پسند نہیں۔

اور اگر اس وقت کوئی غلطی ہوئی تو سزا کے لئے تیار رہے۔

چاہے پھر وہ تو ہی کیو نہ ہو۔

اچھا چل اب رکھ فون بعد میں بات کرتی ہو اللہ حافظ۔

اس نے فون رکھ کر گردن گھما کر سالک کی طرف دیکھا جو اسے ہی گھور رہا تھا۔

اس نے سوالیہ آئیبرو اٹھائی جیسے پوچھ رہی ہو اب کیا مسلئہ ہے۔

ابھی وہ کچھ کہتا کہ ڈرائیور کی آواز پر اسکی طرف متوجہ ہوا۔

شاہ جی جس بندے نے گولی چلائی تھی اسکو کمال والے ٹھکانے پر لیکر جا رہے تھے لیکن راستے میں کچھ لوگوں نے ان پر گن تان کر اسے لے گئے شاید وہ اسکے ساتھی تھے وہ انکا چہرہ بھی نہیں دیکھ پائے کیونکہ وہ نقاب میں تھے۔

چلو کوئی بات نہیں اسکو تو میں پاتال سے بھی ڈھونڈ لاؤنگا لیکن وہ دونوں تو ٹھیک ہے نہ۔

جی شاہ صاحب وہ دونوں ٹھیک ہیں۔

جبکہ انکی بات سن کریمی کے چہرے پر محفوظ سی مسکراہٹ آگئی۔

''

شاہ پیلس میں سب لاؤنج میں بیٹھے باتیں ہی کر رہے تھے کہ ایک ملازم نے آکر انکو سالک کے آنے کی اطلاع دی تو سب نے جلدی سے پورچ کی طرف رخ کیا۔

وہ پورچ میں پہنچے تو انکو گاڑی میں سے سالک اور ایک پیاری لڑکی اترتے دیکھائی دیے جس کو دیکھ کر سب کے منہ کھل گئے۔

لیکن دو فرد ایسے تھے جنکو یہ منظر انتہائی ناگوار گزرا تھا۔

اور پھر دوسری گاڑی میں سے صائم صاحب دائم صاحب اور آغا جانی اترے تو وہ لڑکی جلدی سے آغا جانی کے پاس جانے لگی اتنے میں اسکا پاؤں مڑا ابھی وہ گرتی کہ سالک نے اسے سنبھالا۔

دیھان کہاں ہے تمہارا ابھی گر جاتی تو پہلے ہی گولی لگوالی اور زبردستی ڈسچارج ہو کر آگئی ہو بچی ہو کیا جو کوئی دوسرا تمہارا دیھان رکھے گا سالک نے سب کی پرواہ کیے بغیر اسے اچھے سے جھاڑ پلائی۔

اوہ ہیلو اگر نہ بھی پکڑتے نہ تو میں نے مر نہیں جانا تھا جب گولی لگنے سے نہیں مری تو گرنے سے مر جاتی کیا اور میں ابھی بچی ہی ہو لیکن اپنی حفاظت کر سکتی ہو میرے ابا بنے کی ضرورت نہیں ہے زیادہ میں نے تمہیں بولا تھا کہ مجھے سنبھالو میرے بڑے زندہ ہیں مجھے سنبھالنے کے لئے تم اپنی گردن سنبھالو جس میں ہر وقت سریا رہتا ہے آئے بڑے مجھے سنانے والے میں نہیں آنے والی تمہارے روب میں جا کر کسی اور پر چلاؤ جو تمہیں دیکھتے ہی کانپیں کیونکہ یہ ڈرنا یا کسی کے روب میں آنا میرے بس کے بات نہیں آئے بڑے میرے ہمدرد ہنہ وہ اپنی سنا کر چلدی جب کے سب کے چہروں پر دبی دبی ہنسی دیکھ کر بہت مشکل سے اس نے اپنا اشتعال قابو کیا۔

وہ تو سمجھا تھا اچھا موقعہ مل گیا بدلہ لینے کا اپنی ہونے والی بے عزتی کا اس لیئے فائدہ اٹھایا جائے لیکن اسکی بازی اسی پر الٹ گئی۔

آغا جانی یہ سب کون ہیں ذرا تعرف کروائیں۔

اسکے اس طرح آغا جان سے پوچھنے پر سب حیران رہ گئے۔

کیونکہ آج انکو جھٹکے پر جھٹکے مل رہے تھے پہلے اسکا سالک کی گاڑی سے نکلنا پھر سالک کی بے عزتی کرنا جو اکھڑ اور مغرور بادشاہ کے نام سے مشہور تھا جو بات بھی اپنی مرضی سے کرتا تھا اس کی اس قدر عزت افزائی پر حیران ہونا تو بنتا تھا اور جو سب سے حیرانی کی بات تو یہ تھی کہ سالک کی نے بھی آف بھی نہیں کیا اور تیسرا آغا جان کو اس طرح مخاطب کرنا جیسے وہ انکی بچپن کی دوست ہو اور آغا جان بھی مسکرا رہے تھے۔

بیٹا یہ ہیں آئمہ آپکے صائم انکل کی وائف، یہ ہیں زبار یہ آپکے دائم انکل کی وائف، اور یہ ہیں زرینہ میری بیٹی یہ ہے سالکہ سالک کی بہن اور یہ صفوان ہے دائم انکل کا بیٹا اور یہ ہیں صفہان یہ بھی سالک کا بھائی ہے اور یہ ہے ازلفہ دائم کی بیٹی اور یہ ہے انیقہ زرینہ کی بیٹی اور یہ ہے اریسہ یہ بھی زرینہ کی بیٹی ہے اور یہ ہیں معاز اور معیز زرینہ کے بیٹے اور یہ ہے اریبہ یہ بھی صفوان کی بہن ہے اور یہ ہے ہم سب کی لاڈو ارما۔

.

،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،

اسلام علیکم ایوری ون کیسے ہیں آپ سب۔ یماماسب کو سلام کرتے انکی خیریت دریافت کی۔

وعلیکم سلام بیٹا ہم سب بلکل ٹھیک ہیں لیکن تم بلکل ٹھیک نہیں ہو تمہیں گولی لگی آجاؤ اندر آؤ جلدی سے درد ہو رہا ہو گا نا۔

ہاں ہاں چلو چلو آئمہ تائی ٹھیک کہہ رہی ہیں آئمہ بیگم کے کہنے پر سب نے انکی ہاں میں ہاں ملائی اور پھر سب اندر لاؤنج میں آ گئے۔

جبکہ سالک اپنے اس طرح اپنے اگنور ہونے پر غصے سے مٹھیاں بھینچتا اپنے کمرے میں چلا گیا۔

ارے ارے ریلیکس آپ لوگ تو ایسے افسردہ ہو رہے ہیں جیسے کہ میں کوچ کر گئی ہو۔

یہیں ہوں میں پہلے مجھے چینج کرنا ہے میرے سارے کپڑے خون میں ہو رہے ہیں۔

ہاں جاؤ سالکہ اور ازلفہ بہن کو لیکر جاؤ اور اسے کپڑے دو اسے میں بھی کھانا لگواتی ہوں کافی ٹائم ہو گیا ہے زباریہ بیگم کے کہنے پر وہ دونوں یمی کو لیکر اسکے روم کی طرف چل دی۔

یہ ہے آپکا روم جو آغا جان نے سیٹ کروایا ہے آپکی دائیں طرف بھائی کا اور بائیں جانب میرا اور ازلفہ کا کمرہ ہے۔

آپ کو کچھ چاہئے ہو تو بلا جھجھک بتا دیجیگا۔

ابھی وہ باتیں ہی کر رہی تھی کہ ازلفہ ہاتھ میں ایک ڈریس لئے انکے پاس آئی۔

یہ لیں آپکا ڈریس آپ یہ پہن لیں پھر نیچے کھانے پر آ جائیگا۔

لسن، لسن یہ جو آپ جناب کا تکلف ہے نہ مجھ سے نہیں ہوتا سو پلیز پ لوگ بھی فرینک ہو کر دوستی کر لیں مزہ آئیگا اب میں یہاں رہونگی تو میرا تو ان تکلفات میں دم گھٹ جائیگا اور بھئی مجھ سے نہ زیادہ چپ نہیں رہا جا سکتا تو آئی ہوپ آپ اپنے ڈرائیگن بھائی کی طرح ریکیٹ نہیں کرینگی۔

ارے میری پیاری دوست مجھے بھی یہ سب نہیں پسند لیکن یونو فور میلیٹی کی لئے کرنا پڑتا ہے اب ہر کوئی آپ جیسا تھوڑی ہوتا ہے کسی کو پسند ہوتا ہے اور کسی کو نہیں اس لیے اب سے ہم دوست ہیں سو نو تھینکس نو سوری اینڈ نو فور میلیٹی اوکے۔

اوکے اوکے اب آئیگا نہ مزہ یہاں رہنے میں۔

تم گونگی ہو کیا؟

یمی نے ازلفہ سے پوچھا۔

نہیں لیکن پ دونوں کچھ بولنے دیں تو بولو نگی نہ۔

ازلفہ کے منہ پھلا کر کہنے پر دونوں کا قہقہہ کمرے میں گونجا۔

اچھا اب بہت باتیں ہو گئی ہیں میں اور ازلفہ جا رہے ہیں نیچے تم یہ چینج کر کے آجاؤ۔

سالکہ یمی کو ہدایت دیکر ازلفہ کے ساتھ نیچے چلی گئی تو وہ چینج کرنے کی غرض سے باتھروم میں چل دی۔

،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،

دس منٹ بعد وہ ڈائینیگ ہال میں آئی تو سب اسی کا انتظار کر رہے تھے۔

واہ میری گڑیا تو بہت پیاری لگ رہی ہے۔

آغا جان کی بات پر سالک نے سر اٹھا کر اسے دیکھا تو نظریں جیسے ٹھہر سی گئی۔

ٹی پینک کلر کی گھٹنوں تک آتی شیفون کی فراک کے ہم رنگ دوپٹہ سر پر اوڑھے وہ واقعی ہی نازک سی گڑیا ہی لگ رہی تھی۔

جزاک اللہ آغا جانی کا ماتھا چوما اور ایک طائرانہ نظر پورے ڈائینیگ ہال پر ڈالی تو ایک ہی چیئر خالی تھی جو سالک اور آغا جانی کے درمیان تھی جبکہ سالک کی دوسری طرف انیقہ بیٹھی تھی۔

ناچاہتے ہوئے بھی اسے وہی بیٹھنا پڑا۔

یمی نے بیٹھتے ہی سب سے پہلے آغا جان کی پلیٹ میں کھانا ڈالا تو سب الجھن سے اسے دیکھنے لگے۔

وہ دراصل یہ میری عادت ہے میں خود کھانا ڈالنے سے پہلے بابا کو ڈال کر دیتی تھی اور بابا بھی جب تک کھانا شروع نہیں کرتے جب تک میں ڈال کر نہیں دیتی لیکن اب یہاں بابا نہیں ہے لیکن آغا جانی تو ہے نہ اس لئے میں نے انکی پلیٹ میں ڈال دیا۔

اوہ ماشاءاللہ میری گڑیا یہ تو بہت اچھی بات ہے صائم صاحب نے متاثر کن لہجے میں کہا۔

ابھی سب کھانا کھا ہی رہے تھے کہ آئمہ بیگم کی آواز گونجی جو کے سالک سے مخاطب تھی۔

سالک بیٹا یہ کھیر لو نہ میرا بیٹا اتنے دنوں بعد آیا ہے میرا بچہ ٹھیک سے کہا بھی نہیں رہا یہ کھیر لو نہ تمہیں پسند ہے نہ میرے ہاتھ کی کھیر۔

سالک ابھی کھیر انکے ہاتھ سے لیتا کہ یمی کو کھانسی کا دورہ پڑا سالک نے جلدی سے اپنا جھوٹا پانی جو کہ اس نے ابھی آدھا ہی پیا تھا اٹھا کر یمی کے منہ سے لگایا اور اسکی پیٹھ سہلانے لگا۔

یمی پانی پی ریلیکس ہوئی تو ہنسنے لگی سب سوالیہ نظر سے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔

ڈونٹ مائینڈ آنٹی شاید آپ کو غلط فہمی ہو گی جس حساب سے یہ کڑوا اور زہریلا بولتے ہے تو انکی فیورٹ ڈش کریلے ہونے چاہیے تھے۔

یمی کی بات پر پورا ڈائننگ ہال میں قہقہہ گونجا جبکہ بچارا سالک صرف صبر کے گھونٹ پی کر رہ گیا۔

کھانے کے بعد چائے کا دور چلا پھر سب تھوڑی دیر آرام کی غرض سے اپنے اپنے کمروں میں چل دیے۔

ویسے آغا جان یہاں سب گونگے ہے کیا؟

سب کو لاؤنج میں خاموش بیٹھا دیکھ یماما نے آغا جانی سے پوچھا۔

کیا مطلب بیٹا میں سمجھا نہیں آپ کی بات

مطلب یہ کہ آغا جان دس منٹ سے سب ایک ساتھ بیٹھے ہیں لیکن چپ کر کے حلانکہ یہاں توماشاءاللہ افراد بھی درزن کے حساب سے ہے۔

اسکی بات پر آغا جان کا قہقہہ چھوٹا جب کے باقی سب کے صدمے سے منہ کھل گئے۔

آپ کو پتہ ہے آغا جان ہمارے گھر ہم صرف تین افراد ہے مطلب بابا میں اور ڈارلنگ مطلب ماما لیکن پھر بھی پتہ چلتا ہے کے انسان رہتے ہیں۔

لیکن یہاں تو ایسا لگ رہا ہے ڈمیوں کو بیٹھا دیا ہو۔

زندگی میں پہلی بار میں پندرہ منٹ خاموش رہی ہوں وہ بھی ابھی اگر میری ماما کو یہ خوشخبری پتہ لگ جائے نہ تو انہیں خوشی سے ہی بے ہوش ہو جانا ہے۔

بھئی میرا ماننا ہیکہ انسان کو بولتے رہنا چاہیے ورنہ زبان کو زنگ لگ جاتا ہے۔

اور آپ کے وہ صاحبزادے تو ایسا لگتا ہے کہ بولنے سے پہلے الفاظ گنتے ہیکہ ایک بھی لفظ زیادہ نہ نکل جائے ویسے حد ہوتی ہے کنجوسی کی اللہ کا دیا سب کچھ ہے اتنی کنجوسی اچھی نہیں ہوتی۔

یمی شروع ہوئی تو پھر بولتی ہی چلی گئی۔

اور سب ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہے تھے۔

دیکھا آغا جان اب لگ رہا ہی نہ کہ گھر میں کوئی ہے ورنہ تو ایسا لگ رہا تھا کہ قبرستان میں آ گئے ہو۔

اے لڑکی ہر وقت مرنے مرنے کی باتیں نا کیا کر اللہ نہ کرے کسی کو کچھ ہو۔

ارے میری پیاری پھوپھو جان انسان کو موت کو یاد کرتے رہنا چاہیے اس سے انسان گناہوں سے رکتا اور اچھائیوں کی طرف راغب ہوتا ہے اور آخرت کی تیاری کرنے لگتا ہے اور ویسے بھی میرے بولنے سے کب کچھ ہونا جب جس کا ٹکٹ آئیگا اسی نے پرواز کرنا ہے چاہے وہ میں ہی کیوں نہ ہوں۔

آپ اتنی سمجھدار بھی ہو۔

جی جی الحمدللہ اصفہان بھائی کبھی غرور نہیں کیا وہ الگ بات اماں نہیں مانتی انکی نظر میں سب سے نکھٹو ناکارہ پھوڑ اور بد اخلاق بدزبان اور وغیرہ وغیرہ سب میں ہو اور آپ کو پتہ جب میری ماما مجھے نئے نئے القابات سے نوازتے ہی نہ تو مجھے اتنی خوشی تھی کہ بتا نہیں سکتی۔

ہیں ں ں ں ں آپ اپنی بے عزتی پر خوش ہوتی تھی وہ کیوں صفوان نے حیرانگی سے پوچھا۔

وہ اس لئے کیونکہ انکی بے عزتی پر بھی میرا ہی حق ہے تو میں کسی اور کو کیوں دو چاہے عزت ہو یا بے عزتی ماما بابا کی ہر چیز پر صرف اور صرف میرا حق ہے۔

ابھی وہ باتیں ہی کر رہے تھے کہ ایک ملازم آیا۔

شاہ صاحب وہ باہر کچھ لڑکے لڑکیاں آئی ہیں یماما بی بی سے ملنے۔

جی ٹھیک ہے آپ انکو یہیں بھیج دیں۔

آغا جان کے کہنے سے پہلے ہی یمی بول اٹھی تو ملازم سر ہلاتا چلا گیا۔

اب آپ سب میری بات غور سے سنیں آپ لوگوں کے لئے ایک بہت ہی زبردست سرپرائز ہے میرے پاس لیکن خبردار کوئی اموشنل ہوا۔

ان کو ہدایت دینے کے بعد وہ داخلی دروازے کی طرف متوجہ ہوئے جہاں تین لڑکے اور دو لڑکیاں سر پر اسکارف باندھے داخل ہوئے اور سب کو سلام کیا۔

وعلیکم سلام تک جاؤ وہی یماما نے ہاتھ اٹھا کر انہیں وہی رکنے کا اشارہ کیا تو سب رک گئے۔

اور یزدان کی جان لبوں کو آئی اور وہ عنیق کے پیچھے چھپ گیا۔

سب حیرات سے منہ کھولے ان سب کو دیکھ رہے تھے۔

یماما قدم قدم چلتی ان تک آئی اور یزدان کو کالر سے پکڑ کر عنیق کے پیچھے سے نکال کر ایک زوردار مکا اسکے منہ پر مکا مارا۔

ارے میری بہن کچھ تو رحم کر سب کے سامنے عزت افزائی کر رہی اکیلے میں کر لیو میری پیاری بہنا ہے نہ۔

پہلے مجھے یہ بتا تیری عزت کب ہے جو بے عزتی ہوگی۔

اچھا اچھا نہیں ہے میری عزت لیکن ابھی معاف کر دے دیکھ آئیندہ ایسا نہیں کرونگ۔۔

ایک زوردار لات کے پیٹ میں پڑنے سے اسکی آدھی بات منہ ہی رہ گئی۔

میں اس قابل چھوڑونگی تو آئیندہ کی نوبت آئیگی نہ۔

جب کے سب منہ پر ہاتھ رکھے انہیں دیکھ رہے تھے۔

یہ کیا بدتمیزی ہے یماما مہمانوں کے ساتھ ایسا سلوک کیا جاتا ہے سالک غصے سے غرایا۔

ارے ارے آپکے منہ میں بھی زبان ہے آغا جان جلدی سے میٹھائی منگوائیں آپکے پوتے نے بولنا سیکھ لیا۔

یماما کے اس طرح کہنے سے سالک کھول کر رہ گیا۔

اور رہی بات مہمانوں کی تو ان ڈیش انسانوں کو میں نوکر بھی نہ رکھو۔

اچھا تو ان سب کو چھوڑ میری بہن ہے نہ آیندہ ایسا نہیں کرونگا یزدان نے پھر سے اسے قائل کرنے کی کوشش کی۔

ٹھیک ہے کیا معاف لیکن آئیندہ اگر ایسا ہوا نہ تو تجھے مار کر قبر میں دفنانے سے مجھے کوئی نہیں روک سکتا گوٹ اٹ۔

اور تم سب شاید پانچ منٹ لیٹ ہو میں نہیں پوچھوں گی کیا وجہ تھی اور نا سننا چاہونگی اس لئے خود کو سزا کے لئے تیار کر لینا۔

آئی لو یو میری جان یزدان نے کہتے ساتھ ہی یماما کو خود میں بھینچ لیا اور اسکے سر پر بوسہ دیا۔

اسکو ایسا کرتے دیکھ سالک کی آنکھوں سے چینگاریاں پھوٹنے لگی۔

ابے چل ہٹ پیچھے جانتی ہو تجھے اس لئے بند کر یہ مکھن ورنہ جو کہا ہے نہ وہ ابھی کر گزرونگی۔

اب آتے ہیں سرپرائز کی طرف تو ذرا ہمارے مہمان خصوصی تشریف لائیگا۔

یماما کے کہنے کی دیر تھی کے ایک آدمی جس کی عمر تقریباً ستائیس سال کی تھی اور اسکے ساتھ ایک عورت جو کہ پچیس سال کی تھی اندر داخل ہوئی۔

اور انکو دیکھ کر سب سکتے میں آگئے اور سب کی آنکھیں آنسوں سے لبالب تھی۔

ڈونٹ بی سیڈ خبردار کوئی بھی رویا واپس بھیج دونگی میں انکو یماما کی بات پر ان سب کا سکتا ٹوٹا۔

بھائی آپی آپ لوگ زندہ ہو سب سے پہلے سالک نے سوال کیا۔

نہیں قبر سے انکے ڈھانچے اٹھا کر لائی ہو۔

اس کی بات پر سب کا قہقہہ گونجا۔

دیکھیں بھائی حد ہو گی اب آپ آگئے ہیں نہ انکی آنکھوں کا علاج کروائے گا دن بہ دن بوڑھے ہوتے جا رہے ہیں۔

اور اب ذرا آپ لوگ بھی سائیڈ ہو آخری میں مل لیجئیگا ذرا جز کا استقبال تو کرنے دیں۔

یماما نے قدیث کو اشارہ کیا تو سر ہلاتا باہر گیا اور دو منٹ بعد واپس آیا تو اس نے دو آدمیوں کو گدی سے پکڑا ہوا تھا۔

قدیث نے ان دونوں کو سالک کے قدموں میں لا کر پھیکا۔

یہ ہے آپکے گناہگار اس بندے نے کل آپ پر گولی چلائی تھی یماما ایک تیس سالہ آدمی کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

اور یہ وہ جناب ہے جنکے کہنے پر انہوں نے ایسا کیا پھر اس نے دوسرے کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

سالک جیسے ہی اسکی طرف متوجہ ہوا اسکو ایک پل بھی نہ لگا اس شخص کو پہچاننے میں۔

وہ وقاص تھا امیر ماں باپ کی بگڑی ہوئی اولاد تھا۔

یہ وہی شخص تھا جس نے دنیا اور آخرت کے ہر امتحان میں سالک کو ہرانے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکا۔

اسکا سالک سے حسد کا رشتہ تھا۔

سالک ابھی اسکی طرف متوجہ تھا کہ اس تیس سال کے مرد مجید نے جلدی سے اٹھ کر پاس کھڑی سالکہ کی گردن پر چاقو رکھا تو سب کی چیخیں نکل گئی۔

لیکن یماما ریلیکس تھی اس نے ادھر ادھر دیکھا تو دائیں ہاتھ کی طرف ٹیبل تھی اور اس پر گلدان رکھا ہوا تھا۔

یماما نے نامحسوس انداز میں وہ واز اٹھایا اور اس مجید نامی آدمی کے سر پر دے مارا۔

کیونکہ سالکہ اس آدمی کے سینے تک تھی اس لئے وہ واز ڈائریکٹ اس کے سر پر لگا تو اس کی پکڑ سالکہ پر کمزور ہوئی اور وہ اپنا سر پکڑ کر کراہنے لگا۔

ابھی سالک اس تک پہنچتا کہ اس سے پہلے ہی یماما اس تک پہنچی اور اسکی کالر پکڑ کر اس پر مکوں گھونسوں اور لاتوں کی برسات کر دی۔

اس ہاتھ سے تو نے چھوا تھا نا میری بہن کو اب دیکھ میں کیا کرتی ہوں تیرے ہاتھ کا۔

تو نے میرے ہی سامنے میری ہی بہن کو چھوا اب نہیں چھوڑونگی تجھے۔

پاگل ہو گئی ہو یماما وہ مر جائیگا چھوڑو اسے سالک نے اسے روکنا چاہا۔

چپ خبردار اگر کسی نے ایک لفظ بھی کہا تو جان لے لونگی اس نے میری بہن کو چھوا ہے سزا تو بنتی ہے اور اگر آپ کو اتنا ہی ترس رہا ہے تو چلے جائیں یہاں سے۔

یماما سالک کی بات پر جنونی انداز میں غرائی۔

اور پھر پاس پڑا چاقو اٹھایا اور اس شخص کے اس ہاتھ پر کٹ لگائے جس سے اس نے سالکہ پر چاقو رکھا تھا اور اسکی کلائی میں کٹ لگا کر اپنے پاؤں سے مسلنے لگی۔

وقاص کسی کو بھی اپنی طرف متوجہ نہ پا کر بھاگا ہی تھا کہ چاقو آکر اسکی ٹانگ میں لگا اور وہ دھڑام کر کے وہی گر گیا۔

بڑی جلدی ہے میرے دوست یہ تو ٹریلر تھا پکچر تو ابھی باقی ہے۔

لیکن فلحال پھر کبھی دیکھاؤنگی پورے ایکشن کے ساتھ۔

قدیث اور عنیق ذرا انکو مہمان خانے لے جاؤ۔

قدیث اور عنیق ان دونوں کی طرف بڑھے اور انکو اپنے کندھے پر ڈالا۔

ابے یار پتہ نہیں کیا کھاتے ہیں اور پھر ایسے کام کرتے ہیں ذرا جو ہم بیچاروں پر ترس آجائیں انکو آج تو پکا میرا کندھا ٹوٹے گا قدیث بڑبڑاتا ہوا انیق کے ساتھ انکو لیکر نکل گیا۔

اور تم دونوں ذرا سامان منگواو۔

یماما نے مستبشرہ اور عنیزہ کو کہا۔

لارہا ہے گارڈ۔

اتنے میں دو گارڈ ہاتھوں میں ڈھیروں بیگز پکڑے ہوئے اندر داخل ہوئے۔

یماما نے ایک ایک کر کے سارے بیگز ان میں تقسیم کر دیے سالک کے علاوہ تو سب اسکو سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگے۔

یہ میری طرف سے پ لوگوں کے لئے میں پہلی بار آئی اور کچھ گفٹ بھی نہیں لائی میں نے آغا جان کو کہا تھا کہ شام تک آجاونگی کیونکہ مجھے پ سب کے لئے شاپنگ کرنی تھی لیکن آغا جان کے اسرار پر میں آگئی۔

ان سب میں پ لوگوں کے لئے ڈریس ہے۔

اگر آپ سب کل پارٹی میں یہ کپڑے پہنے تو مجھے خوشی ہو گی باقی جیسے پ کی مرضی۔

بیٹااس سب کی کیا ضرورت تھی۔

بیٹا بھی کہتے ہیں اور تکلف بھی کر رہے ہیں۔

یہ دوغلی پالیسی ہے آغا جان کیونکہ اپنوں سے تکلف نہیں ہوتا۔

گل آپا سب کے لئے فریش جوس لیکر آئیں۔

جیسے کہ میں نہیں کرتی اس نے اپنی حرکت کی طرف توجہ دلائی تو سب ہنس دیے۔

چلو یہ بات تو ٹھیک ہے لیکن تم نے سالک کو گفٹ نہیں دیا۔

میں کیوں دوں یہ میرے لگتے ہی کیا ہے جو میں انکو گفٹ دوں اور غلطی سے دے بھی دیتی تو انہوں نے ہزار کیڑے نکالنے تھے جس کے بدلے میں میں نے انکا سر پھاڑ دینا تھا اس لئے میں نے دیا ہی نہیں۔

ویسے بھی کوئی غریب تو ہے نہیں جو خود نا خرید سکیں۔

خریدیں اور پہن لیں۔

اسکی بات پر لاؤنج میں سب کا قہقہہ چھوٹا۔

اور ہاں آج ان دونوں کی سزا ہیکہ رات کا ڈنر یہ دونوں بنائی گی اور خبر دار کسی ملازمہ یا کسی اور نے انکی مدد کرنے کی کوشش کی تو میں انکی سزا اور بڑھا دونگی۔

اور پ یزدان صاحب پ لان کی صفائی کرینگے اور آپ قدیث آپ پورچ کی اور عنیق آپ سب کے کل پارٹی میں پہنے والے ڈریسز پریس کرینگے۔

سب کو حکم دینے کے بعد وہ عنیق اور قدیثہ کی طرف متوجہ ہوئی جو مجید اور وقاص کو مہمان خانے پہنچا کر ابھی آئے تھے۔

اور گل آپا آپ ان سب کو سب سامان بتا دیں کہاں رکھا ہے لیکن خبر دار جو آپ نے انکی مدد کی ہو تو۔

اب وہ گل آپا سے مخاطب تھی جو ابھی ابھی جوس لیکر آئیں تھی۔

چلو جلدی سے پیو اور کام پر لگو ابھی ساڑھے پانچ ہو رہے ہیں آٹھ بجے تک سارے کام ہو جانا چاہئے ورنہ ڈنر نہیں ملیگا۔

اور یہ سزا انکو کیوں دی جا رہی ہے میڈم ذرا بتانا پسند کرینگی آپ سالک نے پوچھنا ضروری سمجھا۔

وقت کی قدر نہ کرنے کی اور اگر آپ کو ان پر اتنا رحم آ رہا تو آپ کر لیں نو پرابلم۔

یماما نے بھی ٹکا کے جواب دیا جس پر سالک بل کھا کر رہ گیا اور باقی سب بھی ہنسنے لگے۔

پھر ان سب نے جوس پیا اور اپنے اپنے کام پر لگ گئے کیونکہ انکو معلوم تھا کہ کسی بات کا کوئی فائدہ نہیں ہے سزا بڑھ تو سکتی ہے لیکن کم نہیں ہو سکتی اس لئے شرافت اپنی منزل کی طرف چل دیے۔

آپ سب بیٹھیں میں دو منٹ میں آئی اور ہاں جریر بھائی پلیز سب کچھ نہیں بتانا وقت آنے پر پتہ چل جائیگا سب کو اب میں چلی۔

،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،

ماشاءاللہ بہت پیاری بچی ہے جب سے آئی ہے گھر میں رونق لگی ہوئی ہے۔

رہنے دو بھابھی کہاں کی رونق ناک میں دم کیا ہوا ہے اور میرے سالک کے پیچھے ہی پڑھ گئی ہے نا شرم نہ حیا پتہ نہیں کیا تربیت کی ہے بچی کی خود تو نکل گئے سیر سپاٹوں پہ اور اپنی جوان بچی کو یہاں بھیج دیا مردوں کے بیچ ڈورے ڈالنے کے لئے اب میری انیقہ کو ہی دیکھ لیں کیسے بڑوں کی عزت کرتی ہے خیر اسکا اور میری انیقہ کا کیا مقابلہ میری انیقہ تو ہزاروں میں ایک ہے۔

سالک بیٹا تو دور ہی رہتا ہے لیکن وہ ہی اسکور جھانے کے لیے الٹی سیدھی حرکتیں کرتی رہتی ہے۔

یہ تہذیب دی ہے ماؤں نے آج کل کہ جہاں اچھا اور امیر لڑکا دیکھیں وہی پھنسا لو۔

سوری ٹو سے پھوپھو جان آپ کے بولنے کے بیچ میں مداخلت کر رہی ہو آپ کو جو بولنا ہے مجھے بولیں اگر پھر بھی دل نہ بھرے تو تھپڑ لگا لیں لیکن میرے والدین کے بارے میں غلط بولنے کا آپ کوئی حق نہیں رکھتی اور نہ ہی میں سنو گی اور رہی بات اس ڈرائیگن کی تو رکھیں آپ اپنے شہزادے بھتیجے کو اپنے پاس مجھے کوئی انٹرسٹ نہیں ان میں ویسے بھی کریلے مجھے پسند نہیں اور یہ بھی بلکل ویسے ہی ہے اور اگر آپ کو میرا رہنا اتنا برا لگ رہا ہے تو میں ابھی کہ ابھی یہاں سے جا رہی ہو میں نے ویسے بھی آغا جانی کو منع کیا تھا لیکن وہ نہیں مانے اور پھر میں بھی انکا خلوص دیکھ کر منع نہیں کر پائی اور اگر آپ کو معلوم ہو جائے کہ میرے اس گھر کے لوگوں سے کتنا گہرا رشتہ ہے تو آپ یقیناً ایسا نہ کہتی۔

آغا جانی میری ریکوسٹ ہے آپ سے کہ آپ سالکہ آپی کہ ولیمے والے دن سالک اور انیقہ آپی کی منگنی رکھ دیں۔

اور پ لوگ یہ گولہ گنڈا انجوائے کریں میں دومنٹ میں آئی یہ کہتے ہی وہ اپنے کمرے کی طرف چلی گئی۔

،،،،،،،،،،،،،،،،،،

یہ کیا کہا ہے تم نے زرینہ جانتی بھی ہو وہ کون ہے یہ جو آج تمہارے سامنے تمہارا بھتیجا اور بھتیجی بیٹھے ہے نہ یہ دونوں اسی کی وجہ سے سلامت ہے اور یہ جو جن کو مرا ہوا تصور کر کے ہم غم میں مبتلا تھے دو سال سے اس غم سے نجات کی وجہ بھی وہی ہے اور جانتی بھی کیا ہو اسکے بارے میں وہ دولت میں ہمارے ٹکر کی ہے اور تم اسکا مقابلہ تم سالک شاہ سے کر رہی ہو تو میں تمہیں آگاہ کروں وہ سالک سے زیادہ ہی خوبصورت ہے کم نہیں اور تم نے بلکل ٹھیک کہا کہ اسکا مقابلہ انیقہ سے نہیں ہو سکتا بلکہ میں تو کہتا ہو میری کسی پوتی یونو اسی کا مقابلہ نہیں ہو سکتا کیونکہ اسکے مقابلے کا کوئی ہے ہی نہیں سب کی اپنی اپنی جگہ ہوتی ہے لیکن میرے دل میں اس بچی کے لئے خاص مقام ہے آئیندہ میں تمہارے منہ سے ایسی فضول باتیں نہ سنوں کیونکہ میں کسی کی بھی وجہ سے اپنے گھر میں بدمزگی نہیں چاہتا اس لئے اپنی زبان کو کنٹرول کرو۔

زرینہ پھوپھو تو اپنی سب کے سامنے اتنی عزت پر کھول کر رہ گئی۔

میں تمہیں نہیں چھوڑونگی یماما کی بچی تم نے میری مما کی بے عزتی کروائی ہے اب دیکھو میں کیسے تمہیں سب کی نظروں سے گراتی ہوں بس تم اب دیکھتی جاو تم نے انیقہ سے پنگا لیکر اچھا نہیں کیا۔

انیقہ ابھی اپنی منفی سوچوں میں ہی گم تھی کہ اسے سامنے سے یماما اترتے ہوئے دیکھائی دی تو سب بھی اسکی طرف متوجہ ہوئے۔

سالک نے آنکھوں ہی آنکھوں میں آغا جان سے التجا کی اسے روکنے کی جس پر آغا جان نے بھی اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں تسلی دی۔

آغا جانی اجازت دیں اب میں چلتی ہو باہر یزید کی گاڑی کھڑی ہے میں چلی جاؤنگی جو بھی وقت گزارا وہ بہت اچھا تھا انشاءاللہ پھر ملاقات ہوگی۔

تم کہیں نہیں جارہی آئی سمجھ چپ چاپ بیٹھی رہوا بھی آغا جان کچھ بولتے کہ سالک بیچ میں بول پڑا۔

دیکھیں مسٹر سالک نہ تو میں نے آپکو بتایا ہے اور نہ ہی پ سے اجازت مانگی ہے سو بہتر ہو گا پ اپنے کام سے کام رکھیں۔

کیونکہ جب غلط بولنے والوں کے وقت پر پ اپنے کام سے کام رکھ سکتے ہیں تو صحیح بولنے والوں کو حکم دینا آپ جیسے بزدل انسان کو زیب نہیں دیتا۔

تم یہاں سے کہیں نہیں جاوگی اگر ایک قدم بھی یہاں سے باہر نکالا تو ٹانگیں توڑدونگا میں تمہاری۔

سالک کی دھاڑ پورے لاونج میں گونجی۔

اور سارے پریشان سے یہ تماشا دیکھ رہے تھے لیکن پھوپھو اور انیقہ تو بے انتہا جوش تھے۔

آپ ٹانگیں توڑنے کی باتیں کر رہے ہیں اگر آپ مجھے زندہ زمین میں بھی دفنا دے میں تب بھی نہیں رکونگی مجھے میری سیلف ریسپیکٹ سے زیادہ پیاری اپنی زندگی ہرگز نہیں اور جب پ نے اتنی سی بات کو اپنی آنا مسلئہ بنالیا لیکن ابھی میری ضد سے بھی واقف نہیں ہے اتنا کہہ کر وہ آگے چلدی۔

ابھی وہ چند قدم ہی چلی تھی کہ سالک کی آواز نے اسکے قدم جکڑے۔

اگر تم نے آج یہ دہلیز پار کی تو یاد رکھنا میرا تم سے کوئی تعلق نہیں رہیگا۔

وہ الٹے پاؤں گھومی اور چلتے ہوئے عین اسکے سامنے آکر کھڑی ہو کر تالیاں بجا کر بولی۔

واہ واہ مسٹر بہت اچھے خیر میرا اور آپکا کوئی ایسا تعلق نہیں ہے اور اگر جو ہے وہ بھی توڑنا چاہتے ہے تو کوئی بات نہیں میں یہ فیصلہ آپ پر چھوڑتی ہوں اور اچھی ہی بات ہے کہ ختم ہو جائے۔

اگر آپکو اپنی آنا اتنی ہی پیاری ہے کہ آپ اپنا اتنا خوبصورت تعلق صرف اپنی جھوٹی انا کی تسکین کو پہنچانے کے لئے استعمال کر سکتے ہیں تو دوبارہ بھی ایسا ہی کرینگے ایسے ہزار تعلق میرے ماں باپ پر قربان اور آپکا کیا یہ تعلق ختم کروگے میں پہلے ہی آپ کو کسی اور کی جھولی میں ڈال چکی ہوں اللہ حافظ۔

بیٹا اپنے بوڑھے آغا جان کی خاطر رک جاؤ میری بیٹی میری بات مانے گی میں تمہارے منتیں کرتا میں تم سے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگتا ہوں سب کی طرف سے۔

ارے آغا جان یہ کیا کر رہے ہیں آپ ٹھیک ہے میں یہاں رکنے کو تیار ہوں لیکن میری ایک شرط ہے آپکو وہ پوری کرنی ہوگی مجھ سے وعدہ کریں۔

بیٹا میں اپنی بیٹی کی ہر شرط پوری کرونگا وعدہ۔

تو پھر ٹھیک ہے سالکہ آپی کے ولیمے والے دن انیقہ آپی اور سالک شاہ کا نکاح ہوگا اس نے جیسے سب بڑوں کے سر پر دھماکا کیا۔

اور آپ بابا کی ٹینشن نہ لیں وہ کل آئینگے تو میں خود ان سے بات کرلونگی اور رہی ہمارے تعلق کی بات مسٹر شاہ اب وہ سینے پر بازو باندھے سالک کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کہہ رہی تھی۔

تو میں اس تعلق کا فیصلہ ابھی بھی آپ پر چھوڑا لیکن یہ نکاح ہو کر رہیگا اللہ حافظ۔

اتنا کہہ کر وہ ٹک ٹک کرتی سیڑھیاں چڑھتی اپنے کمرے میں چلی گئی۔

اسلام علیکم یمامانے ڈائننگ ٹیبل پر آکر سب کو سلام کیا اور آغا جان کے برابر والی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔

آغا جانی میں ابھی گھر جاؤنگی کچھ سامان لانا ہے۔

بیٹا آپ آج رات گزار لو کل آپ کو سالک لے جائیگا شاپنگ پر ہم چاہتے ہیں آپ اپنے گھر سے کچھ نہیں لاؤ جو چاہئے کل آپ سالک کے ساتھ جا کر لے آنا اور اگر پھر بھی کوئی ضروری سامان ہے تو آپ لے آنا۔

جی ٹھیک ہے پھر آغا جانی آپ ایک جنازے کی تیاری کر کے رکھنا کیونکہ ایک میان میں دو تلواریں ہر گز نہیں رہ سکتی۔

یا میں نے بول بول کر انکے دماغ کی نس پھاڑ دینی ہے یا پھر یہ مجھے گھور گھور کر اپنی آنکھوں سے ہی قتل کر دینگے۔

اسکی بات پر پورے ڈائننگ ہال میں سب کے قہقہے گونجے۔

دیکھیں میں نے سچ کہا ہے اگر آپ لوگ مذاق سمجھ رہے ہیں کوئی بات نہیں اچھا ہے سب کے چہروں پر ہنسی آگئی تھی ورنہ بارہ بج رہے تھے۔

انیق قدیث یزدان مستبشرہ اور عنیزہ اوپر ٹیرس پر ملو۔

اور سالکہ آپی اگر آپ لوگ بھی ہمیں جوائن کرینگے تو ہمیں اچھا لگے گا باقی جیسے آپکی مرضی۔

اور آغا جان کل پارٹی کی فکر چھوڑیں انشاللہ بہت اچھی ہوگی۔

آغا جان دو دن بعد سالکہ آپی کا مایوں ہے تو مایوں کے بعد مہندی کی رسم ہوگی اور وہ پورا فنکشن میری طرف سے ہوگا میری پیاری سی بہن اور بھائی کے لئے اسلئے پ مجھے منع نہیں کرینگے۔

اور سب ینگ پارٹی آجانا مل کر ڈیسائڈ کرینگے کہ کیا کرنا ہے اور مستیاں بھی کریں۔

اور پلیز جنکو ان چیزوں سے پروبلم ہے وہ اپنے کمرے میں ہی رہیں اوپر آکر روب جھاڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اسکا اشارہ سالک کی طرف تھا جس کو سمجھ کر سب کے لبوں پر تبسم بکھر گیا۔

ہاں ہاں میری گڑیا بلکل ٹھیک کہہ رہی ہے کیوں صفوان۔

اصفہان نے بھی اسکی تاکید کر کے صفوان کو ساتھ گھسیٹنا فرض سمجھا۔

ویسے یمی میں سمجھتا تھا کہ میری ہی زبان لمبی ہے لیکن آپ کی زبان کے آگے تو خندق ہے۔

اچھا ہے نہ صفوان بھائی میری زبان کوئی ناپ نہیں سکے گا جیسے کچھ لوگ کہتے ہیں نہ زبان دیکھو لڑکی کی عورت ذات ہو کر گز بھر کی زبان ہے اب اچھی بات ہے نہ کوئی ناپ ہی نہیں سکے گا۔

یمی کے ڈرامائی انداز میں کہنے پر ایک بار پھر سب کا سب کا قہقہہ چھوٹا۔

یار یمی کیا چیز ہو تم سالکہ نے بھی اپنا بولنا فرض سمجھا۔

سالکہ جانو فلحال تو میں اشرف المخلوقات ہی ہو لیکن رات کے بارے بجے کے بعد کی گارنٹی نہیں دے سکتی۔

کیا مطلب ہے تمہاری اس بات کا ازلفہ نے بھی ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

کچھ نہیں وہ بس مما بتاتی ہیں کے بچپن میں مجھ پر کسی جن کا سایہ پڑ گیا تھا تو رات کے بارہ بجے بعد کبھی کبھی مجھ میں آجاتا ہے۔

سچ کہہ رہی ہو تم اریسہ نے بھی ڈرتے ڈرتے تصدیق چاہی جس پر یمی نے زور زور سے اثبات میں سر ہلا یا۔

اچھا چھوڑو یمی آپ کھانا کھاؤ کب سے صرف باتیں کیے جا رہی ہو۔

نہیں دائم چاچو میرا بس ہو گیا میں نے کھالیا۔

کیا کھایا ہے بیٹا کب سے تو باتیں کر رہی ہو چلو شاباش پیٹ بھر کر کھاؤ۔

نہیں آئمہ آنٹی میرا پیٹ بھر گیا سچی۔

اور یزی جلدی سے اس چیز کا انتظام کرو۔

اوکے باس۔

وہ کھانا کھا کر اپنے کمرے میں آئی عشاء کی نماز پڑھیں پھر قرآن پڑھا پھر کمرے سے نکل کر سالک کے کمرے کی بڑھ گئی۔

سالک کے کمرے کے پاس پہنچ کر وہ بنا نوک کیے اندر گئی سالک اندر نہیں تھا شاید نہیں یقیناً وہ باتھروم میں تھا وہ اسکی وارڈروب کی طرف گئی اس میں سالک کا ٹراؤزر شرٹ اٹھائی وارڈروب بند کر کے جیسی ہی مڑی سالک ہاتھ سینے پر ہاتھ باندھے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

وہ اسکو اگنور کر کے باہر جانے لگی لیکن سالک کی آواز پر رکنا پڑا۔

تم مجھے اگنور کر رہی ہو؟

میرے خیال میں میں نے کبھی آپ کو اتنی امپورٹینس دی ہی نہیں تھی کہ میرا اگنور کرنا آپ کو برا لگے اور مجھے نہیں لگتا کہ ہمارے درمیان ایسا کوئی رشتہ ہے جسکی وجہ سے میں آپ کو اگنور کرو۔

شاہد تم بھول رہی ہو کہ شوہر ہو میں تمہارا بیوی ہو تم میری میرے نکاح میں ہو۔

واہ واہ سالک صاحب کیا خوب کہی آپ نے آپ اسی نکاح کی بات کر رہے ہیں جسکی کچھ گھنٹے پہلے سب کے سامنے توہین کی ہے میرا نہیں خیال کہ ایک مہرے کے علاوہ کوئی اہمیت ہے آپکی نظر میں اس رشتہ کی اور میری ایک بات یاد رکھیگا اس غلطی کے لئے میں آپ کو کبھی معاف نہیں کرونگی اور میں نے اس بات کا

فیصلہ کرنے کا حق بھی آپ کو اس لئے دیا ہیکہ میں اپنے ماں باپ کو دکھ دینا نہیں چاہتی لیکن اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ میں یہ نکاح بچانے کے لئے آپ کے آگے گڑ گڑاؤں گی کیونکہ مجھے میرے رب پر کامل یقین ہے کہ اگر آپ کا ساتھ میرے نصیب میں ہے تو آپ تو کیا آپ کے آبا جی بھی مجھے آپ سے الگ نہیں کر سکتے اور اگر ہمارا ملنا نصیب میں نہیں تو پھر بھلے میں آپ کے سامنے روؤں گڑ گڑاؤ التجا کروں یا منتیں کروں کوئی کام نہیں آئیگا اور اگر مجھے اس رشتے کو بچانا ہے تو پھر بھی میں کبھی آپ سے نہیں کہونگی میں اپنے رب سے دعا کرونگی اور وہ میری ضرور سنے گا کیونکہ اگر انسان تو تھوڑا اقتدار حاصل ہو جائے تو اس میں غرور اور تکبر آجاتا ہے پھر آپ جیسے مرد اس اقتدار کے ذریعے اپنے کمزوروں سے وہ کام بھی کرواتے ہیں جن میں انکی خوشی نہیں ہوتی صرف اپنی جھوٹی انا کو تسکین پہنچانے کے لئے لیکن میں ایسا کچھ نہیں کرونگی کیونکہ میرا ایمان ابھی اتنا کمزور نہیں ہے کہ میں آپ جیسے لوگوں کے آگے گڑ گڑاؤ اور آپ میری بے بسی کا تماشہ دیکھیں کیونکہ میرے لیے سب سے پہلے میری عزت ہے جو کہ میرے ماں باپ شوہر اور خاندان والوں سے جڑی ہے۔

اور میں اپنے شوہر کی عزت پر کبھی مر کر بھی آنچ نہیں آنے دونگی۔

اور رہی بات ان کپڑوں کی تو ابھی میرا ان پر حق ہے جب حق ختم ہو جائیگا تب میں انکو دیکھنا بھی گوارا نہیں کرونگی۔

اوہ اگر ایسی بات ہے تو تم میرا دوسرا نکاح کیوں کروانا چاہتی ہو کیا اس سے تمہیں کوئی فرق نہیں پڑیگا۔

آپکی پھوپھو مجھے اس لئے نہ پسند کرتی ہیں کیونکہ انہوں نے ہمیشہ آپکو انیقہ آپی کے ساتھ سوچا ہے اور میں نہیں چاہتی میری وجہ سے انکا خواب ادھورا رہے اور ویسے بھی چار شادیاں جائز ہے جب میرے رب نے آپ کو دوسرے نکاح کی اجازت دی ہے تو میں کون ہوتی ہو روکنے والی۔

اور رہی بات میری تو ہمارے اندر اتنی کوئی انڈرسٹینڈنگ نہیں ہے انفیکٹ آپ تو میرے شکل دیکھنے کے بھی روادار نہیں ہے تو مجھے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا چلتی ہوا گر آئیں تو ٹیرس پر آجانا کل پارٹی کے بارے میں سب ڈسکشن کرینگے۔

اتنا کہہ کر وہ اپنے کمرے میں چلی گئی۔

""""""""""""""""""""""""""""""""""

سالک کے کمرے سے وہ سیدھے اپنے کمرے میں آئی شاور لیکر سالک کا ٹراؤزر شرٹ پہنا اور بالوں میں بینڈ لگا کر کھلے چھوڑ دیے اپنا لیپ ٹاپ اور موبائل اٹھایا اور اوپر ٹیرس کی طرف بڑھ گئی۔

جب وہ ٹیرس پر پہنچی تو سب اسی کے انتظار میں تھے وہ بھی آکر انکی درمیان بیٹھ گئی۔

سالک جو کب سے اسکا ہی انتظار کر رہا تھا اسکو اس حالت میں دیکھ کر اسکے آنکھوں سے چینگاریاں پھوٹنے لگی
۔

باقی سب کے بھی اسکو سالک کے سوٹ میں دیکھ کر شاکڈ تھے۔

لیکن شام والے واقعی کے بعد کسی کی ہمت نہیں تھی کچھ بولنے کی جبکہ آغا جان صائم صاحب اور دائم صاحب بمشکل اپنی ہنسی کنٹرول کیے ہوئے تھے۔

یماما کو مسلسل سالک کی آگ کی طرح جھلساتی نظریں اپنے اوپر محسوس ہو رہی تھی لیکن وہ اگنور کیے رہی۔

سالک کا جب ضبط جواب دے گیا تو اس نے سب کے بیچ سے یماما کا بازو دبوچ کر اپنے ساتھ گھسیٹنے لگا۔

چھوڑیں مجھے یہ کیا بدتمیزی ہے مسٹر سالک میں آپ کی زر خرید غلام نہیں ہو۔

یماما جھٹکے سے اپنا بازو چھڑواتے ہوئے غرائی۔

بال باندھو اپنے اور یہ اس حلیے میں تم اوپر کیوں آئی۔

مسٹر سالک شاہ آپ اپنا روب کم از کم مجھ پر تو بلکل بھی نہیں چلا سکتے میری مرضی میں کیسے بھی رہوں آپ کو کس بات کا اعتراض ہے۔

باقی سب پریشانی سے یہ تماشہ دیکھ رہے تھی کسی نے بھی بیچ میں بولنے کی غلطی نہیں کی جبکہ انیقہ اور پھوپھو کا دل خوشی سے بھنگڑے ڈالنے کا کر رہا تھا۔

تم بار بار کیوں بھول جاتی ہو کہ تم میرے نکاح میں ہو اور جب تک تمہارے نام کے ساتھ میرا نام جڑا ہے تو یہ یہ مردوں کو رجھانے والے کام بند کرو جب آزاد ہو جاو تو جو دل میں آئے کرنا۔

آغا جانی۔

جی بیٹا۔

یماما کے پکارنے پر آغا جانی اسکی طرف متوجہ ہوئے۔

آغا جانی کیا آپ کے پوتوں اور نواسوں کا ایمان اتنا کمزور ہی جو بقول آپکے پوتے مسٹر سالک شاہ کے مجھ جیسی مردوں کو رجھانے والی لڑکی کو دیکھ کر وہ اپنے نفسوں پر قابو نہیں کر پائینگے۔

سالک شاہ مجھے کم از کم آپ سے اس بات کی امید نہیں تھی کہ آپ کی ذہنیت بھی اس قدر گھٹیا ہو سکتی ہے آج مجھے افسوس ہو رہا ہے اپنے فیصلے پر اور یماما بیٹا آپ ہمیں معاف کر دیں ہم شاید نادانی میں آپ کے ساتھ

بہت بڑی زیادتی کر گئے لیکن آپکا فیصلہ مجھے بلکل درست لگا سالکہ کی رخصتی والے دن ہی سالک اور انیقہ کا نکاح ہو گا یہ ہمارا آخری فیصلہ ہے اور ہم اس بارے میں کسی سے بات نہیں کرنا چاہیں گے اور اب سب جائیں سو جائیں صبح ملاقات ہو گی۔

آغا جانی کے حکم پر سب انکے پیچھے اپنے اپنے کمروں کی طرف چلے گئے۔

سالک اپنے کمرے میں آکر سونے کے لئے لیٹا تو تو آغا جان کی باتیں اسکے دماغ میں چلنے لگی۔

اب اسکو افسوس ہو رہا تھا کہ واقع اس نے بہت غلط کہا۔

لیکن آغا جانی نے میری سب کے سامنے بے عزتی کی یہ سب اسکی وجہ سے ہو رہا ہے اسکو آئے ہوئے ابھی ایک دن بھی نہیں ہوا اور اس نے آغا جان کو ابھی سے اپنے قبضے میں لے لیا۔

آج تک آغا جانی نے مجھے اُف تک نہیں کہا لیکن اس لڑکی کے آتے ہی کتنی دفعہ میری بے عزتی ہوئی ہے اور آج تو حد ہو گئی آغا جانی کو ایسے نہیں کہنا چاہیے تھا۔

یہ سب جو کچھ ہوا اچھا نہیں ہوا

ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا۔

لیکن اب بس بہت ہو گیا اب مجھے فیصلہ کرنا ہو گا۔

مجھے آغا جانی سے بات کرنی ہو گی میں نہیں کر سکتا انیقہ سے شادی۔

ابھی وہ ان ہی خیالوں میں تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی۔

آجاؤ۔

اسکے اجازت دیتے ہی سالکہ صفوان اصفہان ازلفہ جریر اور عشنا داخل ہوئے۔

آپ سب یہاں خیریت۔

سالک سب کو اپنے کمرے میں دیکھ کر پریشانی سے پوچھنے لگا۔

واہ سالک شاہ دوسروں کا دل دکھا کر آپ سونے کی تیاری میں ہے بہت اچھے۔

کیا ہوا ہے عشنا آپی آپ کیا کہہ رہی ہے میں سمجھا نہیں۔

واہ واہ کیا خوب کہتے ہیں بھائی کسی کے کردار کو سوالیہ نشان بنا کر آپ پوچھ رہے ہیں کیا ہوا ہے پھر تو آپ کو پھوپھو کی باتیں بھی ٹھیک لگی ہوگی۔

نہیں ایسی بات نہیں ہے سالکہ میں غصہ میں تھا۔

سالک کم آواز میں منمنایا۔

اچھا تو مجھے یہ بتائیں کے کس نے آپ کو حق دیا کہ آپ اپنے غصہ میں کسی پر بھی تہمت لگائیں۔

کسی کی عزت نفس کو روندے۔

کسی کے خذبات کو کچلیں۔

کس نے آپ کو حق دیا ہے بتائیں مجھے۔

اوہ تو تم سب اسکی وقالت کرنے آئے ہو تم نے نہیں دیکھا تھا اس نے سب مردوں کے سامنے کس طرح کے کپڑے پہنے تھے۔

تو مرضی اسکی کچھ بھی پہنیں آپ کون ہوتے ہیں اس بات کا فیصلہ کرنے والے کہ وہ کیا پہنے گی کیا نہیں آپ کس حق سے اس پر حق جتا رہے ہیں اور زرا یہ بتائیں پ مجھے کہ اسکے پاس کپڑے کہاں سے آئے آپ نے لا کر دہے تھے یا پ لوگوں نے اتنی مہلت دی تھی کہ وہ اپنا سامان لا سکے پھوپھو اور انیقہ آپی پہلے ہی اسے پسند نہیں کرتی اب پ نے بھی انکی بات پر مہر لگا دی اب کریں نکاح اس نک چڑھی انیقہ سے جب زندگی عذاب ہو گی جب لگ پتا جائیگا۔

میں نہیں جانتی کہ پ کا اور یماما کا کیا تعلق ہے لیکن اگر میں اسکی جگہ ہوتی تو آپ سے ہر تعلق توڑ دیتی لیکن اسکا ظرف تو دیکھیں کہ اس نے اس بات کا فیصلہ بھی پ پر چھوڑا ہے میں چاہتی تھی وہ میری بھابھی بنے میرے سب سے ہینڈسم اور میرے آئیڈیل بھائی کی دلہن بنے لیکن اب میں کہتی ہو کہ شکر ہے ایسا نہیں ہوا کیونکہ آپ اسکے قابل ہی نہیں ہیں آپ بہت ہی انمول ہیرا کھو چکے ہیں رات بھر سوچیئگا ضرور شاید آپ کو اپنی غلطی نظر آجائے۔

سالکہ غصے سے تن فن کرتی اپنے کمرے میں چلی گئی۔

تو سب بھی ایک تاسف بھری نگاہ سالک پر ڈال کر اپنے کمروں میں چل دیے۔

،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،

اسلام علیکم۔

سالک نے ڈائننگ ٹیبل پر آکر سب کو سلام کیا۔

یماما کہاں ہے ابھی تک آئی کیوں نہیں۔

آغا جانی نے سالک کو اگنور کرکے یماما کے بارے میں پوچھا۔

ہمیں کیا پتہ دن چڑھا ہے اور وہ ابھی تک سو رہی ہے پتہ نہیں کیسی بگڑی ہوئی لڑکی ہے۔

پھوپھو نے اپنا بولنا فرض سمجھا۔

رانی آپ جاؤ بلا کر لاؤ۔

آغا جانی نے پھوپھو کو اگنور کر کے رانی (نوکرانی) کو کہا تو وہ یماما کے کمرے کی طرف چل دی۔

بابا جان آپ تو ناشتہ شروع کریں۔

صائم صاحب آغا جانی سے مخاطب ہوئے۔

نہیں جب تک یماما نہیں آجاتی اور ہماری پلیٹ میں کھانا نہیں ڈالے گی ہم کھانا نہیں کھائینگے آپ لوگوں نے ناشتہ کرنا ہے تو کر لیں ہم اپنی بیٹی کے ساتھ کرینگے۔

ابھی وہ لوگ باتیں ہی کر رہے تھے کہ ملازمہ آتی ہوئی دیکھائی دی۔

شاہ صاحب وہ تو اپنے کمرے میں نہیں ہے بلکہ ہم نے پورے گھر میں دیکھ لیا وہ کہیں نہیں ہے۔

سالک شاہ مجھے دس منٹ کے اندر میری بچی میرے سامنے چاہئے چاہے اس کے لئے تمہیں اس کے کچھ بھی کرنا پڑے تمہاری کل رات کی جہالت کی وجہ وہ یہاں سے گئی ہے تو لیکر بھی تم ہی آؤ گے۔

اور اب جاؤ اور مجھے تب تک اپنی شکل مت دیکھانا جب تک اسکو لے نہ آؤ۔

آغا جان آپ غصہ نہ کریں میں لیکر آتا ہوں۔

اتنا کہہ کر سالک یماما کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

یماما کے کمرے میں آکر اس نے ادھر ادھر نظریں دوڑائیں تو سائیڈ ٹیبل پر اسے کچھ رکھا نظر آیا۔

اس نے آگے آکر دیکھا تو وہ یماما کا موبائل تھا۔

یعنی یہ میڈم گئی نہیں ہے۔

اگر نہیں گئی تو ہے کہاں۔

ابھی سالک نے ایک قدم آگے بڑھایا ہی تھا کہ اسے لگا کہ اسکے پاؤں کے نیچے کچھ ہے۔

اس نے نیچے دیکھا تو وہ کوئی ہاتھ تھا۔

سالک نے نیچے بیٹھ کر بیڈ کے نیچے جھانکا تو وہاں پر یماما بیگم آرام فرما رہی تھی۔

یااللہ کیا ہے یہ لڑکی ابھی چوبیس گھنٹے میں اس نے میرا یہ حال کیا ہے آگے میرا کیا ہوگا۔

اللہ میرے حال پر رحم فرما۔

سالک نے آگے بڑھ کر یماما کو بیڈ کے نیچے سے نکالا۔

کیا ہے بھئی کون ہے سونے دو نہ میری نیند کے دشمن۔

سالک اسکی دھائیوں کو نظر انداز کر کے اسکو اپنے ساتھ نیچے لے جانے لگا۔

ابے یار ڈارلنگ صبح صبح اپنے شوہر کو مجھ پر ظلم کرنے بھیج دیا سنبھالے انکو میری نیند کے دشمن بنے رہتے ہیں
۔

اسکی دھائی سن کر سب اسکی طرف متوجہ ہوئے۔

جو سالک کے کندھے سے لگے نیندوں میں اسے اپنے بابا سمجھ کر اپنی ماں سے مخاطب تھی۔

یزدان نے جلدی سے آگے بڑھ اسے سنبھالا اور پاس رکھا پانی اٹھا کر اسکے منہ پر چھڑکا تو وہ ہوش میں آئی۔

باقی سب لوگ صبح صبح کے ڈرامے سے انٹرٹین ہو رہے تھے۔

یماماہوش میں آتے ہی چیخی اور پاس پڑا پانی کا جگ پورا یزید پر انڈیل دیا جو کہ یزید کے ساتھ ساتھ یزید کے برابر میں کھڑے سالک کو نہلا گیا۔

لاؤنج میں سب کے قہقہے بلند ہوئے۔

میں نے نہیں سالک نے جگایا تھا مجھے کیوں گیلا کیا۔

یزدان عرف یزید بھی منمنایا۔

کیوں اٹھایا مجھے میں بیڈ کے نیچے اس لئے ہی سوئی تھی تاکہ کوئی مجھے جگا نہ سکے لیکن یہ ڈرائیگن وہاں بھی پہنچ گیا۔

کیا یمی تم بیڈ کے نیچے سو رہی تھی سالکہ نے صدمے بھری آواز میں پوچھا۔

ہاں تو میں کونسا پہلی دفعہ سوئی ہو جب بھی مجھے دیر تک سونا ہوتا ہے میں بیڈ کے نیچے سوتی ہوں تاکہ مجھے کوئی ڈسٹرب نہ کر سکے۔

یار کیا چیز ہو تم گڑیا۔

صفوان نے حیرانگی سے پوچھا۔

بھائی میں چیز نہیں انسان ہو اور میرا ماننا ہیکہ انسان کو ہر چیز انجوائے کرنی چاہیے لائف میں کب کس پر کونسا وقت آ جائے کیا پتہ۔

خیر میں جان کر کے جلدی نہیں اٹھی کیونکہ میں صبح صبح اس ڈرائیگن کی شکل دیکھ کر اپنا موڈ برباد نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن بدقسمتی سے صبح آنکھ کھلتے ہی سب سے پہلے درشن ان ہی کے ہوئے ہیں۔

بیٹا میں نے سالک کو بھیجا تھا میں سمجھا کل رات کو کچھ ہوا اسکی وجہ سے شاید پ چلی گئی ہو۔

نہیں آغا جانی آپ غلط سمجھے اگر مجھے آپکا مان نہیں رکھنا ہوتا تو میں کل ہی چلی جاتی آپ کے روکنے کے باوجود بھی لیکن میں نہیں گئی صرف آپکی وجہ تو میں کسی اور کی وجہ سے کیوں جاتی۔

اور میں چند لوگوں کی وجہ سے اتنے سب لوگوں کی خوشی نظرانداز نہیں کر سکتی۔

اور رہی کل رات کی بات تو انسان کے الفاظ میں اسکی سوچ بولتی ہے۔

اور میرا ماننا ہیکہ اگر آپ کسی کی گھٹیا سوچ نہیں بدل سکتے تو اس انسان کی گھٹیا سوچ کی خاطر خود کو بدلنے والا سراسر احمق انسان ہے۔

خیر میں انکی کسی بات کا برا نہیں مانا۔

وہ کہتے ہے نہ کہ ہر کام میں بہتری ہوتی ہے تو اس میں میری ہی بہتری ہے کہ مجھے پتہ پڑ گیا کہ کون کتنی گھٹیا سوچ کا مالک ہے۔

خیر آجائیں سب ناشتہ کرتے ہیں اور آغا جانی ناشتے کے بعد ہم سب لڑکیاں شاپنگ کرنے جائینگے۔

ٹھیک ہے بیٹا آپ کسی ایک مرد کو ساتھ لے جانا۔

ٹھیک ہے آغا جانی آپ جسکو چاہے بھیج دیں۔

ڈائننگ ٹیبل پر آکر یماما نے سب سے پہلے آغا جانی کی پلیٹ میں کھانا ڈالا اور پھر اپنا ناشتہ کرنے لگی۔

خاموشی سے ناشتہ کرنے کے بعد سب اپنے کمروں میں چلے گئے۔

پندرہ منٹ بعد سب لڑکے لڑکیاں تیار ہو کر شاپنگ کے لئے روانہ ہو گئے۔

وہ سب لوگ جب شاپنگ کرکے واپس آئے تو لنچ کا ٹائم ہو رہا تھا۔

وہ لوگ جیسے ہی گھر میں داخل ہوئے سامنے ہی ازلان صاحب اور مناہل بیگم کو دیکھ یماما فوراً سے بھاگ کر ان سے لپٹ گئی۔

کیسا ہے میرا بچہ۔

میں بہت اچھی ہو باباجان آپ بتائیں کیا حال ہے کیسی رہی آپکی میٹینگ ۔

بلکل ٹھیک میری جان پہلے آپ فریش ہو کر آئیں پھر ساتھ لنچ کرتے ہیں۔

ٹھیک ہے کہہ کر یماما نے اپنا سامان اٹھایا اور اپنے کمرے کی طرف چل دی۔

یماما کے بعد باری باری سب بھی ازلان صاحب اور مناہل بیگم سے مل کر فریش ہونے کی غرض سے اپنے اپنے کمروں میں چل دیے۔

دس منٹ بعد سب ڈائننگ ٹیبل پر لنچ کر رہے تھے۔

یماما نے روز کی طرح آج بھی پہلے باباجان اور آغاجان کی پلیٹ میں کھانا نکالا پھر خود کھانے لگی۔

باباجانی ہم گھر کب جا رہے ہیں۔

سالکہ کی شادی تک یہیں رہینگے آپ لوگ اور یہ ہمارا حکم ہے۔

یماما کے پوچھنے پر ازلان صاحب کی جگہ آغاجانی نے جواب دیا۔

ارے میرے پیارے آغاجانی ہماری یہ ہمت کہ آپ کی حکم عدولی کر سکیں آپکا حکم سر آنکھوں پر۔

یماما کہیں تو چپ ہو جایا کرو۔

ارے ہماری بیٹی کو کوئی نہ ڈانٹے اور خاص کر کے ہمارے سامنے تو بلکل بھی نہیں۔

مناہل بیگم کے ڈانٹنے پر آغاجان بول پڑے۔

آغا جانی آدھی ڈیکوریٹنگ ہو چکی ہے اور باقی ہو رہی ہے میں ابھی وہیں جا رہی ہوں انشاءاللہ سب کچھ فسٹ کلاس ہو گا۔

یماما کھانے کے بعد بیک گارڈن کی طرف چلی گئی اور باقی سب آپس میں باتیں کرنے لگے۔

،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،

سب تیار ہو چکے تھے اور گیسٹ آنا شروع ہو چکے تھے۔

گیسٹ کو ویلکم کرنے کے لئے آغا جان دائم صاحب اور صائم انٹرینس پر کھڑے تھے۔

باقی سب بھی کوئی نہ کوئی کام کرنے کے ساتھ پارٹی انجوائے کر رہے تھے۔

ابھی پارٹی انجوائے کر ہی رہے تھے کہ ایک دم لائٹ چلی گئی اور ایک سپاٹ لائٹ کی روشنی میں سالک شاہ بلیک پینٹ کوٹ میں ملبوس بلیک ہی برانڈڈ شوز پہنے الٹے ہاتھ میں گھڑی اور بالوں کو جیل سے سیٹ کیے سب کی نظروں کا مرکز بنے مغرورانہ چال چلتے ہوئے داخل ہوا۔

اور اسکے پیچھے ہی بلیک باربی فراک میں ملبوس میچنگ حجاب پہنے اور بلیک ہی ہائی ہیلز پہنے وہ شہزادیوں کی طرح داخل ہوئی۔

دونوں آگے پیچھے چلتے ہوئے اسٹیج پر گئے۔

جہاں آغا جانی دائم صاحب اور صائم صاحب انکا ہی انتظار کر رہے تھے۔

لیڈیز اینڈ جینٹل مین آجکی پارٹی منعقد کرنے کا مقصد آپ سب کو شاہ انڈسٹری کے نئے سی ای او سے متعارف کروانا ہے۔

تو آج ہمارے پوتے سالک شاہ کو ہم شاہ انڈسٹری کے سی ای او کے مقام پر فائز کرتے ہیں۔

توآج سے شاہ انڈسٹری کے نئے سی ای او سالک شاہ ہے۔

آغا جانی کے بتانے پر پورے گارڈن میں تالیوں کی گونج گونجنے لگی۔،

اعلان کر کے آغا جانی مائیک یماما کے ہاتھ میں پکڑایا اور سب کے ساتھ نیچے اتر گئے۔

''',''''''''

اسلام علیکم ایوری ون اس پارٹی کو اور انٹرسٹنگ بنانے کے لئے گیم کھیلتے ہیں۔

سو جو جو کھیلنا چاہتے ہیں وہ اپنے اپنے کپل کے ساتھ ایک طرف ہو جائیں اور جو نہیں کھیلنا چاہتے وہ بیٹھ جائے

۔

دیکھیں گیم کچھ اس طرح ہیکہ آپ سب کو ایک ایک پیپر اور پین دیا جائیگا۔

بوائے اپنے پاٹنر کی طرف پیٹھ کرینگے اور اس پیپر پر کچھ لکھنا ہے۔

اور پھر اسکا پاٹنر اسکے پیٹھ پر پیپر رکھے گا اور اپنے پاٹنر کی بوڈی مومنٹ فیل کر کے پتہ لگائیں گے کے اس نے کیا لکھا ہے اور پھر جو سمجھ آئے وہ اپنے پیپر لکھنا ہے۔

جسکا صحیح ہوا وہ ونر ہو گا۔

اور جیتنے والے کپل کو ایک زبردست ساڈانس کرنا پڑیگا۔

اور ہارنے والوں کے لیں بھی پنش ہو گی جو کہ سرپرائز ہے۔

واؤ اٹس آوری انٹرسٹنگ گیم۔

بہت سے لوگوں کی ستائش بھری آوازیں گونجی۔

یماما کے کہتے ہی اصفہان ازلفہ، معیز مستبشرہ، سالکہ صفوان، اریبہ انیق، معاز عنیزہ، یزدان اریسہ، جریر عشنا،

اور باقی سب کپل ایک طرف ہو گئے۔

بیٹا آپ اور سالک بھی تو کھیلیں آغا جانی نے یماما سے کہا۔

جو اسٹیج سے اتر کر نیچے ہی آ رہی تھی۔

نہیں آغا جانی میں کسی غیر محرم کے ساتھ نہیں کھیلو نگی اور سالک کے ساتھ کھیلنے سے اچھا ہیکہ نہ ہی کھیلو۔

نہیں بیٹا آپ سالک کے ساتھ کھیلو میں اسے بلاتا ہوں۔

نہیں آغا جانی آپ نہیں بلائینگے میں چاہتی ہوں وہ انیقہ کے ساتھ کھیلے آفٹر آل وہ سالک کی ہونے والی بیوی ہے۔

لیکن بیٹا شاید آپ یہ بات بھول رہی ہیں کہ آپ اسکی بیوی ہو۔

آغا جانی نے۔۔ ہو۔۔ پر زور دیکر بہت کچھ باور کروایا۔

نہیں آغا جانی صرف ایک کاغذ کے ٹکڑے پر سائن کرنے سے کوئی ہسبینڈ وائف بن جاتے تو اللہ تعالیٰ حقوق کی ادائیگی فرض قرار نہیں دیتے جس میں سر فہرست عزت ہے۔

اور جو اپنے مقدس رشتے کی سب کے سامنے توہین کر سکتا ہے اور اپنی عزت کی عزت اپنے ہی پاؤں تلے روند سکتا ہے تو میرا نہیں خیال کے ایسے شخص کی نظر میں بیوی کا مقام غلام سے زیادہ کچھ ہے۔

ٹھیک ہے بیٹا جیسے تمہاری مرضی یہ تم دونوں کا معاملا ہے میں اس میں کچھ نہیں بولو نگا اور مجھے بھی امید ہیکہ میری بیٹی کسی تیسرے کو اس میں شامل نہیں کریگی۔

اور سالک بھلے ہی میرا پوتا ہے لیکن میں پھر بھی ہر معاملے میں تمہارے ساتھ ہوں۔

تھینکس آغا جانی۔

''''''''''''''''''''''''''''''

سالک آجاؤ اپن بھی کھیلتے ہیں کافی انٹرسٹنگ گیم ہے مزہ آئیگا۔

آفٹر آل ہمارا نکاح ہونے والے ہم لائف پارٹنر بنے والے ہے۔

سالک جو ابھی یماما اور آغا جان کی باتیں سن رہا تھا کہ انیقہ نے آکر اسے آفر کی۔

انیقہ ابھی ہمارا نکاح ہوا نہیں ہے جب ہو جائیگا تب دیکھیں گے۔

یہ کہتے ہی سالک آگے بڑھ گیا۔

یماما آؤ ہم بھی کھیلتے ہیں۔

سالک نے یماما کے پاس جا کر اسے آفر کی۔

نہیں مجھے کوئی انٹرسٹ نہیں ہے آپ کے ساتھ کھیلنے میں۔

اوہ میں تو سمجھا تھا کہ تم انٹیلیجنٹ ہو لیکن شاید میں غلط تھا۔

ادھر مسٹر ابھی آپ نے میری انٹیلیجینسی دیکھی نہیں ہے۔

اور ہاں مجھے پاگل سمجھنے کی کوشش نہ کرے۔

اگر آپ کو میرے ساتھ کھیلنا ہے تو آپ سیدھے بھی بول سکتے ہیں کیونکہ آپ ابھی حق رکھتے ہیں مجھ پر۔

جب یہ حق ختم ہو جائے تب بنائیگا یہ حیلے بہانے۔

گیم کھیلنے کے لئے تقریباً 25 کپل تھے جن میں ایک سالک اور یماما کا تھا۔

جبکہ انیقہ دونوں کو دیکھ کر اندر ہی اندر جل رہی تھی لیکن اسکو اطمینان تھا کہ سالک اب اسکا ہے۔

ہر جوڑی کو گیم کھیلنے کے لئے 2 منٹ دیے گئے تھے۔

اس طرح 50 منٹ میں گیم مکمل ہوئی۔

اور سب کے پیپر جمع کر کے ججز یعنی آغا جان کو دیے گئے۔

اوراب تھی رزلٹ کی باری۔

تو لیڈیز اینڈ جینٹل مین اب باری ہے رزلٹ کی تو تین جوڑیاں ایسی ہیں جو پوزیشن لینے کے قابل ہوئی ہیں۔

تو چلیں دیکھتے ہیں ان کے نام۔

سب سے پہلے ہیں وہ جوڑی جنہوں نے دو لفظ غلط لیکھے تھے۔

یعنی تیسرے نمبر پر ہیں معاز اور مستبشرہ۔

انکے نام لیتے ہی لان میں تالیوں اور سیٹیوں کی آوازیں گونجی۔

اوراب آتے ہیں دوسرے نمبر پر ہیں جنہوں نے صرف ایک لفظ غلط لکھا ہے۔

وہ ہیں معیز اور عنیزہ۔

ایک بار پھر تالیوں اور سیٹیوں کی آواز لان میں گونجی۔

اوراب آتے ہیں سب سے پہلی جوڑی کی طرف جنہوں نے بلکل صحیح اس گیم کو کھیلا ہے۔

یعنی جو ونر ہے اس گیم کا اصل ونر ہیں وہ ہیں مسٹر سالک اور مس یماما ازلان۔

اب کی بار سب سے زیادہ تالیوں اور سیٹیوں کی آوازیں گونجی۔

دیکھا کہا تھا نہ کے مجھے انڈراسٹیمینٹ نہیں کرنا۔

لیکن شاید آپ ابھی مجھے جانتے نہیں ہیں ابھی۔

''

پھر تینوں جوڑیوں نے مل کر کپل ڈانس کیا۔

اور پھر سزا کے طور پر ہارنے والوں کے چہروں پر کلر لگایا گیا۔

اور پھر کھانے کا دور چلا اور پارٹی اپنے اختتام کو پہنچی۔

تقریباً سب لوگ جا چکے تھے۔

یماما ابھی سالک اور آغا جانی کے ساتھ کچھ لوگوں کو سی اوف ہی کر رہی تھی کہ اسکے کان میں لگے آلے میں یزدان آواز گونجی۔

یمی یہاں بہت سارے لوگوں نے گھر کو گھیر لیا ہے میں انیق قدیث مستبشرہ اور عنیزہ باہر سنبھال رہے ہیں اگر کوئی اندر آ جائے تو تم دیکھ لینا۔

یماما سنتے ہی اوپر کی جانب بھاگی۔

ٹھیک ہے لیکن تم لوگ اپنا دھیان رکھنا اور کوشش کرو وہ اندر نہ آسکے۔

مجھے پتہ ہے یہ کون لوگ ہیں یہ اب مجھ سے نہیں بچے گا۔

یماما بھاگتے ہوئے اوپر چھت پر پہنچی اور اپنی سائیلینسر لگی پسٹل سے اندھا دھند فائر کرنے لگی۔

اس سے آدھے لوگ اسکی طرف متوجہ ہوئے اور اندھا دھند فائرنگ کرنے لگے۔

چونکہ یماما اندھیرے میں تھی اس وجہ سے وہ نیچے والے لوگوں کو نظر نہیں آرہی تھی لیکن وہ ان سب کو دیکھ سکتی تھی اور اسکی گن پر سائیلینسر لگا تھا جس کی وجہ سے آواز بھی پیدا نہیں ہو رہی تھی کہ وہ لوگ اسکی طرف متوجہ ہو سکیں۔

وہ اس سچیوئشن میں بھی دماغ سے کام لے رہی تھی۔

پندرہ منٹ میں وہ ان لوگوں کا کام تمام کر کے جیسے ہی نیچے جانے لگی۔

تو ایک بار پھر سے اسکے کان میں آواز گونجی۔

یماما ہم نے سب کو ختم کر دیا لیکن ان کے باس نے مستبشرہ کو یرغمال بنا کر اندر گھس گیا ہے اور ہم سب نے بھی سرینڈر کر دیا جلدی سے کچھ کر۔

اس کی آواز سنتے ہی یماما سیڑھیوں سے نیچے آئی تو دیکھا کہ ایک شخص مستبشرہ کے سر پر بندوق رکھے کھڑا تھا

۔

یماما نے جلدی سے اس کا نشانہ لیکر گولی چلادی۔

،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،

سالک یماما کو اوپر جاتے دیکھ پریشان ہوا۔

ابھی وہ اسکے پیچھے جاتا کہ باہر سے گولیاں چلنے کی آوازیں آنا شروع ہوئی تو سب بوکھلا گئے۔

سالک نے جلدی سے سب گھر والوں کو لاؤنج میں جمع ہی کیا تھا اتنے میں گولیوں کی آواز جو کہ مسلسل پندرہ منٹ سے آرہی تھی ایک دم تھمی اور کچھ لوگوں کے بوٹوں کی آواز آنے لگی۔

سب جیسے ہی اس آواز کی طرف متوجہ ہوئے تو یماما کے علاوہ یماما کی پوری ٹیم اور کچھ لوگ انکے سر پر گن تانے اندر داخل ہوئے اور سب کے سروں پر بندوق تان لی۔

مستبشرہ اور عنیزہ کے علاوہ لڑکیاں تو ساری رونے لگی تھی۔

جبکہ مرد سارے بے بس تھے۔

سالک ابھی کھڑا ادھر ادھر نظریں گھما ہی رہا تھا کے ایک گولی سالک کے برابر سے ہوتی ہوئی سامنے کھڑے انکے باس کے اس بازو میں لگی جس سے اس نے مستبشرہ پر گن تانی ہوئی تھی۔

''''''''''''''''''''''''''''''

یماما گولی چلاتے ہی دوبارہ اوپر آئی اور بالکونی سے اس شخص کے پیچھے کودی جو انکا باس تھا۔

اور ایک لمحہ سے بھی پہلے اس کے سر پر بندوق تانے اسکو یرغمال بنا چکی تھی۔

یہ سب اتنی جلدی ہوا کہ کسی کو کچھ بھی سمجھنے کا موقع نہیں ملا۔

جبکہ سب تو منہ کھولے اور نکھیں پھاڑے یماما کی کاروائی ملاحظہ فرما رہے تھے۔

''''''''''''''''''''''''''''''

کس نے بھیجا ہے تمہیں؟

اور کس لئے بھیجا ہے سب بتاؤ

یماما نے جمشید نامی آدمی سے پوچھا جو کہ ان سب کا باس تھا۔

دیکھو لڑکی ہمیں تم سب سے کچھ بھی لینا دینا نہیں ہے ہم یہاں صرف سالک شاہ کو لینے آئیں ہیں۔

جمشید نے کراہتے ہوئے کہا۔

ابے یار تو مجھے بتاتے میں خود تمہیں پارسل کروادیتی ویسے بھی کسی کام کا نہیں ہے۔

اور اگر مجھ سے بھی مدد لیتے شرم آرہی تھی تو باہر کہیں اغواء کرتے بیوقوفوں تاکہ اگر مار کر پھینک دیتے تو کسے کو کان و کان خبر تک نہ ہوتی۔

یماما کی باتیں سب منہ کھولے سن رہے تھے۔

اور بیچارہ جمشید تو چکرا کر رہ گیا تھا کہ یہ کونسی بلا ہے۔

اچھا اب ٹائم برباد نہ کرو لے جاؤ اس دھرتی کے بوجھ کو بلاوجہ اتنوں کو ٹپکانا پڑا پہلے ہی پھوٹ دیتے۔

سالک تو ششدر سا اسکو دیکھے جارہا تھا۔

غصے سے چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔

مٹھیاں بھینچی ہوئی تھی۔

چلو سب سالک شاہ کو پکڑو اور لے چلو۔

جمشید نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا تو سب گارڈ نے سب کے سروں پر سے پسٹل ہٹائی اور سالک کو لے کر آگے کو چل دیے۔

جبکہ باقی سب سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے کہ آخر یماما کے دماغ میں چل کیا رہا ہے۔

ابھی وہ لاؤنج کو گیٹ پار کرتے کہ اس سے پہلے یمامانے پھرتی سے جمشید کو پکڑ کر اسکے ماتھے پر پسٹل رکھی۔

توانیق، قدیث، یزدان، مستبشرہ اور عنیزہ بھی ہوش میں تے ہی پلک جھپک میں انکے طرف لپکے اور لمحے سے بھی پہلے انکی گن ان سے چھین کر ان ہی پر تان چکے تھے۔

ہاں تو کیا بولا تھا سالک شاہ چاہیے۔

ٹافی ہے نہ جو بچہ مانگے تو اسکے رونے کے ڈر سے اسکو دیکر چپ کروادوں۔

اب تو دیکھے گا اپنا انجام۔

ہمت بھی کیسے ہوئی میرے ہی گھر پر حملہ کر کے میرے ہی گھر کے فرد کا سودا کرے وہ بھی میرے ہی گھر والوں کی رہائی کے بدلے۔

اور ابھی تو مجھے اچھے سے جانتا نہیں ہے لیکن کوئی بات اب آگیا ہے نہ نانانانی دادادادی سارا خاندان یاد کروادونگی۔

اور ہاں اگر آئیندہ کے بعد سالک شاہ یا میرے کسی بھی گھر والے کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھا نا تو یہ آنکھ دوسرا کچھ بھی دیکھنے کے قابل نہیں رہے گی۔

خیر میں تمہے کیوں بتا رہی ہو۔

میری مہمان نوازی سب کچھ تمہیں اچھے سے سمجھا دیگی بے فکر رہو۔

انیق، قدیث اور یزدان انہیں مہمان خانے پہنچاؤ۔

ابھی میں بہت تھک گئی ہو انشاءاللہ کل کی مہمان نوازی خود اپنے ہاتھوں سے کرونگی۔

یماما کے کہتے ہی تینوں انکو گاڑی میں ڈالتے لے گئے۔

،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،

بیٹا یہ سب کیا تھا اور وہ لوگ سالک کو پکڑنے کیوں آئے تھے۔

کچھ نہیں بس اپ پریشان نہ ہو کسی کو کچھ نہیں ہوگا۔

پلیز ابھی میں آپ لوگوں کے سوالوں کے جواب نہیں دے سکتی وقت آنے پر سب بتاونگی ابھی بہت تھکی ہوئی ہوں اس لئے ابھی سونا چاہتی ہوں۔

آپ سب بھی دو رکعت شکرانے کی پڑھ کر سو جائیں۔

اتنا کہتے وہ آگے بڑھ کر سالک کے قریب نا محسوس انداز میں رکی۔

مسٹر سالک زیادہ خوش فہم ہونے کی ضرورت نہیں ہے اگر آپکی جگہ کوئی غیر بھی ہوتا تو میں یہی کرتی اس لئے اپنے دماغ پر زور نہ ڈالیں اور شکرانے کی نفل پڑھ کر لمبی تان کر سو جائیں۔

اللہ حافظ۔

سالک کو آگ لگاتے وہ ٹک ٹک کرتی اپنے کمرے میں چلی گئی تو سب بھی آہستہ آہستہ اپنے کمروں میں چل دیے۔

اسلام علیکم ایوری ون۔

یماما نے ڈائننگ ٹیبل پہ آکر سب کو سلام کیا۔

وعلیکم سلام اٹھ گیا میرا بیٹا۔

جی مائے ڈئیر ڈیڈا اٹھ گئی اور اب آپ سب کے سامنے بھی ہوں۔

آج بڑی جلدی اٹھ گئی۔

پھوپھو نے بولنا اپنا فرض سمجھا۔

جی پھو پھو جان میں نے سوچا کے کل آپ کے بھتیجے کو زحمت کرنی پڑی مجھے اٹھانے کی اور آغا جانی سے ڈانٹ بھی سنی اسلیئے میں نہیں چاہتی کہ میں کسی کی تکلیف کی وجہ بنو اس لئے سوچا آج جلدی اٹھ کر دیکھ لیتے ہیں شاید کچھ لوگ خوش ہو جائیں۔

یماما نے بھی سارے حساب برابر کیے۔

جس پر سب نے اپنی اپنی ہنسی لبوں میں دبائی۔

یماما بیٹھو اور چپ چاپ ناشتہ کرو۔

مناہل بیگم نے یماما کو گھورتے ہوئے حکم دیا۔

ہائے اللہ بابا مجھے چٹکی کاٹے ذرا۔

یہ آپکی ہی بیگم ہے نہ یا پھر چینج کر آئے۔

مطلب۔۔۔۔۔۔۔

یماما کے اس طرح کہنے پر ازلان صاحب نے الجھتے ہوئے پوچھا۔

وہ اصل میں اتنی عزت سے میری ڈارلنگ تو نہیں بول سکتی۔

تو اس لئے میں سمجھی شاید بابا چینج کر آئے۔۔ لیکن اب مجھے سمجھ آیا کہ یہ عزت یہاں بیٹھے لوگوں کی وجہ سے دی جا رہی ہے۔

یماما کے ڈرامائی انداز پر ڈائننگ ہال میں سب کے بلند قہقہہ گونجے۔

یماما چپ چاپ ناشتہ کر رہی ہو یا جوتی اتاروں۔

ہائے ڈیڈ قسم سے اب یقین ہو گیا یہ میری ہی ڈارلنگ ہے۔

یار ممی دیکھیں میری وجہ سے صبح صبح سب کے چہروں مسکراہٹ آگئی۔

اچھا اچھا بس اب ناشتہ کرو۔

آغا جانی کے کہنے پر وہ اپنا ناشتہ کرنے لگی۔

بابا جانی آج کا کیا پروگرام ہے۔

یماما کی زبان پر ایک بار پھر کھجلی ہوئی۔

بیٹا ابھی میں اور آپکی ماما گھر جائیگے کچھ کام ہے شام تک آجائیں گے۔

اچھا میں بھی چلونگی۔

نہیں کوئی ضرورت نہیں ہے آپ کو جانے کی آپ ہمارے ساتھ رہینگی۔

یماما کے کہنے پر ازلفہ اریسہ اور سالکہ تینوں بول اٹھی۔

اوکے اوکے لڑکیوں ٹھیک ہے میں یہی ہوں لیکن ایک شرط پر۔

کیسی شرط گڑیا۔

اب کے اصفہان نے پوچھا

بھائی آج اپن سب مل کر کرکٹ کھیلیں گے۔

کل سے پھر شادی کے فنکشن شروع ہو جائینگے اس لئے آج اپن سب مل کر کرکٹ کھیلیں گے۔

اور جو ٹیم ہاری وہ مل کر سب کو اپنی پوکٹ منی سے ڈنر کروئینگی۔

گریٹ آئیڈیا معاز نے بھی یماما کی تائید کی۔

جبکہ پھوپھو اور انیقہ کھول کر رہ گئیں۔

چلو بھئی آج تو مزہ آنے والا ہے۔

ہمم مزہ تو بہت آئیگا لیکن ٹیم کیسے بنے گی۔

صفوان کی تاکید کرتے ہوئے معیز نے یماما سے پوچھا۔

گرلز ورسز بوائز۔

یعنی ایک ٹیم میں تمام گرلز اور ایک ٹیم میں تمام بوائز۔

اوکے پھر تو ہماری جیت پکی۔

سالک نے بھی بولنا اپنا فرض سمجھا۔

سالک بھائی آپ اس غلط فہمی سے نکل آئیں میچ بڑا ٹف ہو گا۔

وہ کیوں۔

انیق کے کہنے پر صفوان نے پوچھا۔

وہ اسلئے کیونکہ باقی گرلز کا تو پتہ نہیں لیکن مستبشرہ اور عنیزہ بہت اچھا کھیلتی ہیں۔

اور یماما کی تو بات ہی الگ ہے۔

یہ کافی ایوارڈ جیت چکی ہے اسکول کالجز میں۔

اوہ آئی سی دیکھتے ہیں۔

معاز نے مستبشرہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

جی بلکل یہ تو میچ کے بعد ہی پتہ پڑیگا کہ کون کتنا پانی میں ہے ۔

سالک نے بھی یماما کو جلانے کی اپنی سی کوشش کی۔

جبکہ یماما کو رتی برابر بھی فرق نہ پڑھتے دیکھ خود ہی جل بھن گیا۔

چلو پھر یہ بحث بھی گیم کے بعد ہی ہو گی۔

گائز میرا ہو گیا۔

میں چلی اپنی تیاری کرنے پر سب بھی اپنا کر کے باہر آ جانا۔

سب کو کہہ کر یماما بھی اپنے کمرے میں تیار ہونے چلدی۔

،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،

چلو ٹاسک کرتے ہیں۔

سب کے نیچے جمع ہوتے ہی یماما نے کہا۔

کون کریگا ٹاسک۔

صائم انکل آپ کرینگے ٹاسک۔

سالک کے پوچھنے پر یماما نے اسے اگنور کر کے صائم صاحب کو مخاطب کیا۔

ٹھیک ہے بیٹا میں کرتا ہو۔

ایک طرف لڑکیوں کی ٹیم میں مستبشرہ، عنیزہ، انیقہ، سالکہ، اریسہ، اریبہ، از لفہ، عشنا اور کیپٹن یماما تھی۔

جبکہ دوسری طرف لڑکوں کی ٹیم میں معیز، معاز، قدیث، سالک، یزدان، انیق، اصفہان، جریر اور کیپٹن سالک تھا۔

لڑکیوں نے ہیڈ لیا جب کے لڑکوں نے ٹیل۔

ٹاسک ہوا تو لڑکوں کی پہلی باری ہوئی۔

سب نے اپنی اپنی پوزیشن سنبھالی۔

سب سے پہلے بیٹنگ پر تھا اصفہان اور بولنگ ازلفہ کر رہی تھی۔

اصفہان ایک اوور پر بیس رن بنا کر آؤٹ ہوا جبکہ صفوان نے دو بول پر ایک رن بنایا اس طرح سب نے مل کر ستر رن بنائے اب آخری باری تھی سالک کی۔

اور بالنگ پر تھی یماما میڈم۔

سالک نے پہلی بال پر ہی چھکا مارا۔

سالک نے یماما کو دیکھ کر ایک آئیبر واچکائی۔

جیسے کہہ رہا ہوں دیکھو میرا کمال۔

بدلے میں یماما نے بھی آنکھیں گھمائیں جیسے کہہ رہی ہوں دیکھیں گے ابھی تو کھیل شروع ہوا ہے۔

سالک نے ایک ساتھ چار چھکے ایک ساتھ مارے۔

یعنی پانچ بول پر تیس رن۔

چھٹی بول پر جیسے ہی سالک نے چھکا مارا یماما نے کیچ کر لیا۔

ییپا ہہہہہہووووووو۔

سب لڑکیوں نے ایک ساتھ نعرہ لگایا۔

اور پندرہ منٹ کے گیپ کے بعد پھر کھیل شروع ہوا۔

چلو لڑکوں اب ہماری باری۔

سالکہ نے کہتے ہی سالک سے بلا لیا۔

پھر دوبارہ سب نے اپنی اپنی پوزیشن سنبھالی۔

سب سے پہلے اریبہ نے کھیلا جو کہ پہلی بال پر ہی آؤٹ ہو گئی۔

پھر اریسہ نے کھیلا وہ بھی پہلی بال پر ہی آؤٹ ہو گئی۔

پھو سالکہ نے کھیلا جس نے دو رن بنائے۔

پھر یہ مستبشرہ کی باری جس نے اٹھارہ رن بنائے۔

پھر کھیلا عشنا نے جس نے پانچ رن بنائے۔

پھر کھیلا انیقہ نے جو جان بوجھ کر پہلی ہی بال پر آؤٹ ہو گئی سالک کو جیتانے کے لئے۔

اس طرح سب نے مل کر ساٹھ رن بنائے۔

اب آخری باری تھی یماما کی اور بولنگ تھی سالک کی۔

سالک جان بوجھ کر یماما کی بولنگ لی تھی۔

یماما کو چھ بال پر تیس رن بنانے تھے۔

یماما نے پانچ بال پر پانچ ہی چھکے مار کر سب کو حیران کر دیا۔

سب منہ کھولے یماما کو ہی دیکھ رہے تھے۔

اب لڑکیوں کی ٹیم کو ایک بال پر چار رن چاہیے تھے۔

میچ اب سنجیدگی اختیار کر چکا تھا۔

یماما نے آخری بال پر بھی چھکا مار کر جیت کو اپنے نام کیا۔

یاہھووووووہم جیت گئے۔

یماما خوشی سے بچوں کی طرح چیختے ہوئے سالکہ کی طرف بھاگی بیچ میں ہی کسی چیز سے ٹکرائی اس سے پہلے کے وہ سنبھلتی کوئی وجود اس پر آ گرا اور زمین پر پڑا کانچ یماما کی فصلی میں گھسا تو یماما کی دلخراش چیخ پورے شاہ ہاؤس میں گونجی۔

سالک جو کہ کسی چیز کے اٹکنے سے یماما پر گرا تھا یماما کی چیخ پر ایک دم اٹھا۔

تو دیکھا یماما کا خون پانی کی طرح بہہ رہا تھا جبکہ یماما تکلیف کی وجہ سی بے ہوش ہو گئی تھی۔

سالک نے جلدی سے کانچ نکال کر یماما کا دوپٹہ اسکے گلے سے نکالا اور اسکے زخم پر خون روکنے کی غرض سے باندھ دیا۔

اور اسکو اٹھا کر پورچ کی طرف بھاگا جہاں یزدان گاڑی اسٹارٹ کر چکا تھا۔

سالک کے بیٹھتے ہی یزدان نے گاڑی زن سے آگے بڑھا دی۔

باقی پیچھے بھی سارے مرد گاڑیوں میں سوار ہو کر ہسپتال کی طرف روانہ ہوئے۔

کیا ہوا ڈاکٹر ہماری بچی ٹھیک تو ہے نہ۔

آغا جان جو کے سالک کے پیچھے ہی ہسپتال پہنچے تھے ڈاکٹر کے باہر آتے ہیں بے چینی سے پوچھنے لگے۔

دیکھیں شاہ صاحب زخم کافی گہرا ہے میں نے ٹانکے لگا دیے ہیں وہ بلکل ٹھیک ہے لیکن پ لوگوں کو انکا خیال رکھنا کیونکہ خون کافی بہہ گیا تھا۔

ابھی ڈرپ ختم ہو جائے تو آپ انکو لے جا سکتے ہیں۔

وہ ہوش میں ہے اگر آپ لوگ چاہیں تو مل سکتے ہیں۔

ڈاکٹر انکو تسلی دیتی اپنے کیبن کی طرف چلی گئی۔

تو آغا جان، صائم صاحب، دائم صاحب اندر داخل ہوئے۔

سالک نے گھر فون کر کے سب کو یماما کی خیریت کی اطلاع دی۔

اور آغا جان والوں کے پیچھے ہی اندر داخل ہوا۔

باقیوں کو آغا جان نے آنے سے منع کر دیا تھا۔

''''''''''''''''''''''''

کیسا ہے میرا بچہ ؟

آغا جان نے یماما کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے کہا۔

میں ٹھیک ہو آغا جانی پ پریشان نہ ہو۔

گری کیسی تھی آپ بیٹا۔

کچھ نہیں انکل شاید پیر میں پتھر آ گیا تھا۔

صائم صاحب کے پوچھنے پر اس نے جھوٹ بول دیا حلانکہ وہ جانتی تھی یہ سب کچھ انیقہ نے کیا ہے۔

آغا جان مجھے ابھی گھر جانا ہے اور ماما بابا کو کچھ نہیں بتائیگا وہ پریشان ہونگے میں گھر جا کر تسلی سے انکو اپنا معائنہ کروادونگی۔

ٹھیک ہے ہم ابھی چلتے ہیں۔

ڈرپ ختم ہوتے ہی وہ لوگ گھر کی طرف روانہ ہوئے۔

''''''''''''''''''''''''''''''''''

ابھی وہ گھر کے قریب ہی پہنچے تھے کہ گھر میں ایمبولینس جاتے دیکھ چونکے اور خود بھی انکے پیچھے ہی اندر داخل ہوئے۔

کیا ہوا ہے یہ ایمبولینس یہاں کیوں آئی ہے اللہ خیر کرے۔

آغا جان آپ پریشان نہ ہو میں دیکھتا ہوں۔

سالک آغا جان کو پریشان دیکھ جلدی سے گاڑی سے نکل کر ایمبولینس کی طرف بڑھا۔

آغا جان اور باقی سب بھی گاڑی سے باہر نکلے۔

جبکہ سب بھی ایمبولینس کی آواز سن کر پورچ میں آئے۔

جبکہ ایمبولینس سے دو لاشوں کو نکلتے دیکھ سب کے ہاتھ دل پر پڑے۔

یماما جو کہ اپنے ماں باپ کی لاش دیکھ چکی تھی تیز آواز میں دعا پڑھتے بھاری قدموں سے لاشوں کی طرف بڑھی تو سب نے چونک کر اسکو دیکھا۔

سالک آپ ماما بابا کی لاشوں کو اندر رکھوائی میری ماما کو غسل میں خود دونگی۔

اتنا کھتے ہی وہ سب کو نظر انداز کرتی وہ اندر داخل ہوئی۔

تھوڑی دیر میں وہاں قیامت کا ساسماں تھا ہر کوئی غمزدہ تھا۔

جبکہ جسکا سب کچھ ختم ہو گیا تھا وہ اپنی ماں کو غسل دیکر اپنے ماں باپ کی چارپائی کے پاس خاموش بیٹھی تھی۔

اس نے ابھی تک ایک آنسو نہ گرایا تھا۔

سب اسکو دیکھ کر پریشان تھے۔

جب تدفین کا وقت آیا تو یماما نے دونوں کے ماتھے پر اپنا آخری لمس چھوڑ کر خاموشی سے بنا ایک آنسو بھائے اپنے ماں باپ کو انکی منزل کی طرف روانہ کیا۔

سب کو اسکی خاموشی سے خوف آرہا تھا۔

وہ سب کے درمیان خاموش تماشائی بنی ہوئی تھی۔

کوئی اس سے ہمدردی کر رہا تھا تو کوئی اسکو صبر کی تلقین کر رہا تھا۔

جبکہ وہ جو خوماش بت بنے بیٹھی تھے ایسے ہی خاموشی سے اپنے کمرے جا کر وضو کر کے عشاء کی نماز پڑھیں اور قرآن پاک کی تلاوت کرنے کے بعد اوپر ٹیرس کی طرف چل دی جہاں زور و شور سے بارش برس رہی تھی۔

وہ خاموشی سے بیچ آسمان کے نیچے بیٹھ کر اپنے اندر کی خاموشی کو ختم کرنے کے لئے بارش کا شور سن رہی تھی

۔

جو شاید اس کے غم میں شریک تھا۔

لیکن وہ تو پتھر کی مورت بنے بارش میں بھیگ رہی تھی۔

جیسے اسکو کسی چیز فرق نہیں پڑتا نہ اسکو دسمبر کی بارشوں میں سردی کا احساس ہو رہا تھا۔

بس وہ خاموش تھی۔

بلکل خاموش بت کی مانند۔

،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،

یماما کہاں ہے۔

آغا جانی اور گھر کے باقی مرد جو تدفین کے بعد سب مہمانوں کو رخصت کر کے آئے تھے یماما کو نا پا کر پوچھ بیٹھے۔

آغا جان اپنے روم میں گئی ہے شاید سب کے سامنے رونا نہیں چاہتی اس لئے تھوڑی دیر اسکو اکیلا چھوڑ دیا۔

اللہ بچی کو صبر دے۔

ابھی وہ لوگ آپس میں گفتگو ہی کر رہے تھے یماما کے تایا اندر داخل ہوئے

جنکو دیکھ کر آغا جان کو غصہ تو بہت آیا لیکن بولے کچھ نہیں۔

شاہ صاحب میرے بھائی بھابھی کا انتقال ہو گیا اور آپ لوگوں نے مجھے بتانا بھی گوارا نا کیا جیسے ہی مجھے پتا لگا میں یہاں آگیا۔

میں اپنے بھائی بھابھی کا تو آخری دیدار نہیں کر سکا لیکن میں اپنے بھائی کی نشانی کو لینے آیا ہو۔

تاکہ اسکو دیکھ سکوں کے وہ کیسی ہے وہ میرے بھائی کی پرچھائی ہے میں اسمیں اپنے بھائی کو دیکھنا چاہتا ہو اس لئے التجا کرتا ہوں کہ مجھے میرے بھائی کی نشانی سونپ دیں۔

جاوید صاحب کی بات سن کر تو پھوپھو اور انیقہ کا تو خوشی سے برا حال ہونے لگا تھا کہ شکر ہے بلا ٹلی۔

ہم نہیں جانتے کہ تمہارے اس دماغ میں کیا چل رہا ہے اور کیا نہیں لیکن ہم اپنی بچی کو کبھی بھی تمہارے ساتھ جانے نہیں دینگے۔

یہ تمہاری بھول ہیکہ ہم اپنی بچی کو تمہارے حوالے کرینگے۔

آپ کس حق سے اسکو روک سکتے ہیں اسکے ماں باپ کے بعد میں ہی اسکا ولی ہو اس لیئے آپ مجھے میری بھتیجی کو میرے ساتھ روانہ کریں ورنہ میں آپ پر کیس کر دونگا۔

جاوید صاحب جو کب سے شرافت کا لبادہ اوڑھے گزارش کر رہے تھے دال نہ گلتی دیکھ دھمکی پر اتر آئے۔

ٹھیک کہا آپ نے آغا جان نہیں روک سکتے میں تو روک سکتا ہو نہ آپکی بھتیجی کے شوہر ہونے کی حیثیت سے

۔

سالک نے جیسے سب پر دھماکہ کیا تھا۔

پھو پھو اور انیقہ کو تو لگا کے ساتوں آسمان ان پر ایک ساتھ آ گرے ہو۔

یہ سب جھوٹ ہے میں نہیں مانتا یہ بکواس ہے۔

جاوید صاحب غصے سے بھڑکے۔

آپکے ماننے یا نا ماننے سے سچ بدل نہیں جائیگا اور اگر اب بھی آپ کیس کرنا چاہتے ہیں تو شوق سے کریں۔

کیونکہ پھر انشاءاللہ نکاح نامے کے ساتھ ملاقات ہو گی۔

اور بے فکر رہیں یہ نکاح پ کے مرحوم بھائی اور بھابھی کی رضامندی سے گیارہ سال پہلے ہوا تھا۔

سالک کی باتیں سن کر جاوید صاحب بمشکل اپنا اشتعال دباتے وہاں سے واک آؤٹ کر گئے۔

نوری جاؤ جلدی سے یماما کو بلا کر لاؤ ہم اسکو اپنے ہاتھ سے کھانا کھلائینگے۔

جاوید کے جاتے ہی آغا جان نے نوری کو حکم دیا تو وہ سر اثبات میں ہلاتی یماما کو بلانے چل دی۔

تھوڑی دیر بعد نوری بھاگتی ہوئی آئی شاہ صاحب یماما بی بی کہیں بھی نہیں ہیں میں نے ہر جگہ دیکھا ہے۔

ایسے کیسے نہیں ہے یہی ہو گی میں دیکھتا ہوں۔

نوری کے بولنے پر سالک یماما کے کمرے کی طرف بھاگا۔

تو سب بھی یماما کو ڈھونڈنے لگے۔

سارے گھر میں دیکھنے کے بعد بھی یماما نہ ملی۔

کہاں جاسکتی ہے وہ انیق سوچو وہ کہاں ہے اگر اسکو کچھ ہو گیا تو میں خود کو کبھی معاف نہیں کر پاؤں گا کہ میں اسکی حفاظت نہیں کر پایا اگر اس نے خود کو کچھ کر لیا تو۔

یزدان پریشان نہ ہو وہ اتنی کمزور نہیں ہے انشاءاللہ اسے کچھ نہیں ہو گا۔

یزدان کے ایسے بولنے پر انیق اسکو تسلی دی۔

ابھی یزدان کچھ بولتا کہ اتنے میں نوری ایک دفعہ بھاگتی ہوئی آئی۔

کیا ہوا ہے نوری آغا جان نے نوری کو اس طرح ہانپتے دیکھ پوچھا۔

وہ اوپر چھت پر کوئی بارش میں بے ہوش پڑ۔۔۔۔

نوری نے ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ سالک اوپر کی ٹیرس کی طرف بھاگا۔

باقی سب بھی اسکے پیچھے بھاگے۔

سالک جیسے ہی ٹیرس پر آیا تو سامنے دیکھا تو کوئی بے ہوش پڑا تھا اس نے قریب کے چیک کیا تو وہ یماما تھی۔

جو کہ ٹھنڈ کی وجہ سے نیلی پڑنا شروع ہو چکی تھی جبکہ بارش اب رک چکی تھی۔

سالک یماما کو جلدی سے اٹھا کر نیچے بھاگا اور اسکو اپنے کمرے میں لٹایا۔

سالکہ نے جلدی سے ہیٹر اون کیا۔

بیٹا آپ ٹھیک ہو؟

یماما کو ہوش میں آتے دیکھ مسز صائم نے پوچھا۔

جی آنٹی میں ٹھیک ہو معذرت آپ لوگوں کو پریشان کیا۔

میری بچی کیسی بات کر رہی ہو آپ بھی تو ہمارے گھر کا حصہ ہو آپ ہماری بیٹی ہو اور اب تو ہمارے سالک کی دلہن بھی۔

آج سے آپ ہماری بہو نہیں بیٹی ہو۔

مسز دائم کے کہنے پہ یماما نے سوالیہ نظروں سے سامنے بیٹھے آغا جان اور سالک کو دیکھا۔

بیٹا مجبوری تھی بتانا پڑا وہ پ کے تایا آئے تھے آپ کو لینے اسلئے سالک کو آپکے نکاح کی بات بتانی پڑی۔

تایا جان آئے وہ بھی مجھے لینے یماما استہزایہ ہنسی۔

کوئی بات نہیں اچھا وقت ہے موقع پر چونکا مارنے کا۔

یماما کی بات آغا جان، صائم صاحب اور دائم صاحب کے علاوہ کوئی بھی نہیں سمجھ سکا۔

یماما گر رونا چاہتی ہے تو رو لے میری بہن ایسے خاموش تو نہ ہو۔

نہیں سالکہ پتا ہے میں اپنے انعام کی لالچ میں نہیں رو رہی۔

کیا مطلب کیسا لالچ۔

یماما کی بات پر از لفہ نے اچھنبے سے پوچھا۔

پاگل یہ میری آزمائش ہے اور آزمائشیں ان بندوں پر آتی ہیں جن کو اللہ چن لیتا ہے اپنے پسندیدہ بندوں کے لئے اور آزمائش پر صبر کرنا ہی تو مومن کی نشانی ہے اور اسکے بعد اس صبر کا انعام بھی تو مجھے ہی ملیگا اسلیئے میں نہیں چاہتی کہ میرا ایک آنسو میرے صبر کی توہین کر جائے۔

اور تجھے پتہ ہے میں بہت خوش ہو کہ آللہ نے مجھے چن لیا یقین کر میرے ماما بابا بھی بہت خوش ہونگے۔

اور میں بھی خوش ہو کیونکہ ج میں نے اپنی ماما کو اپنے ہاتھوں سے غسل دیکر اپنی بیٹی ہونے کا حق ادا کیا ہے۔

اس لئے میں صبر کر کے اس آزمائش میں پورا اتر کر اپنے رب سے اپنا انعام لونگی۔

یہ ہے میری لالچ۔

ماشاءاللہ میری بیٹی بہت سمجھدار ہے۔

اچھا ان سب باتوں کو چھوڑو کھانا کھالو۔

میں خود اپنی بیٹی کو اپنے ہاتھ سے کھلاونگا۔

جاؤ بہو کھانا لیکر آؤ میری بیٹی کے لئے۔

آغا جان کے کہنے پر آئمہ بیگم کھانا لینے چلی گئی۔

آغا جان اب میں چاہتا ہو کہ آپ رخصتی کا اعلان کر دے۔اب یماما میرے کمرے میں رہے گی۔

مسز صائم کے جانے کے بعد سالک نے آغا جان کے کان میں سر گوشی کی۔

آغاجان کو بھی سالک کی بات ٹھیک لگی۔

جیسے ہی مسز صائم کھانا لیکر آئیں۔

تو آغاجان نے اعلان کر دیا۔

میں چاہتا ہوں یماما اب سالک کے ساتھ رہے میں اپنی بیٹی کو تنہا چھوڑنے کے حق میں بلکل نہیں ہو اس لئے اب سے یماما سالک کے ساتھ رہے گی۔

آغاجان آپ کی بات تو ٹھیک ہے لیکن ابھی یماما بہت چھوٹی ہے۔

دائم صائم نے اپنا نظریہ رکھا۔

دائم آج یماما کی سالگرہ تھی آج یہ 17

سال کی ہو گئی ہے بس اب میں اپنی بچی کو اکیلے نہیں چھوڑونگا۔

اس لئے میرا یہی فیصلہ ہے۔

میری بیٹی کو تو کوئی اعتراض نہیں۔

آغاجان کے کہنے پر سب نے یماما کی طرف دیکھا۔

جو کہ سب کے درمیان آنکھیں موندے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے شاید اپنا درد چھپانے کی کوشش کر رہی تھی۔

آغاجان کے کہنے پر اس نے نکھیں کھولی۔

آغا جانی میں نے اپنی زندگی کے سارے فیصلے بچپن سے ہی اپنے ماں باپ کے سپرد کر دیے تھے اور اب ان کے بعد میں آپ لوگوں کے سپرد کرتی ہو آپ لوگ جو فیصلہ کرینگے مجھے منظور ہے۔

بس میں چاہتی ہوں آپ ایک بار یزدان سے پوچھ لیں۔

یماما کی بات پر آغا جان خوش ہوئے اور یزدان کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

جبکہ سالک کو یماما کی بات نے آگ لگا دی کہ یزدان کون ہوتا ہے یماما کی زندگی کا فیصلہ کرنے والا۔

مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے آپ بڑے ہیں آپ بہتر سمجھتے ہیں۔

یزدان کے کہنے پر آغا جان خوش ہوئے۔

اگر آپ سب کو کوئی اعتراض نہ ہو تو میں یماما کے ساتھ کچھ دیر اکیلا رہنا چاہتا ہوں۔

کیوں نہیں چلو سب باہر چلو اور یزدان بیٹا آپ یماما کو کھانا کھلا دینا۔

یزدان کے کہنے پر آغا جان نے خوشدلی سے اجازت دی اور سب کو باہر جانے کا کہا۔

تو صائم صاحب اور دائم صاحب کے علاوہ سب نے آغا جانی کو تعجب سے دیکھا لیکن کسی نے کچھ نہیں کہا۔

جبکہ سالک کو یہ بات ایک آنکھ نہ بھائی اور اسکے غصے میں مزید اضافی ہو گیا۔

وہ بعد میں یماما کی کلاس لینے کا سوچتے غصے سے وہاں سے واک آؤٹ کر گیا۔

،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،

یزدان مجھے لگتا ہے اب وقت گیا ہے ادھورا کام پورا کرنے کا۔

سب کے باہر جاتے ہی یماما نے یزدان سے کہا۔

ہاں یماما تم صحیح کہہ رہی ہو واقع اب ہی صحیح وقت ہے۔

یماما کے کہنے یزدان نے اسکی ہامی بھری۔

یزی میں جانتی ہوں ماما بابا کا مڈر ہوا ہے۔

کیا؟

لیکن یماما انکا تو روڈ ایکسیڈینٹ ہوا ہے پاگل لڑکی تمہیں ایسا کیوں لگا۔

یزدان یماما کے پاس بیٹھتے ہوئے اسے سمجھانے لگا۔

یزی مجھے سارا گیم سمجھ آرہا ہے اور میں یہ بات ثبوت کے ساتھ ثابت کر کے دیکھاؤنگی اور انشاءاللہ بہت جلد اس شخص کو اس کے انجام تک پہنچاؤنگی۔

یماما نے یزدان کی گود میں سر رکھتے ہوئے کہا۔

تو یزدان نے اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے پوچھا۔

میری جان کو کسی پر شک ہے کیا۔

ہاں شک نہیں یقین ہے مجھے لیکن وقت آنے پر بتاونگی ثبوت کے ساتھ۔

یمی تم مجھے تو بتا سکتی ہو یار۔

نہیں یزی میں تمہیں بھی نہیں بتاؤں گی جب تک ثبوت میرے ہاتھ نہیں لگ جاتے کیونکہ اگر وہ شخص گناہگار نہ ہوا تو یہ اس پر تہمت ہوگی اور میری نظر میں ہمیں کوئی حق نہیں پہنچتا کسی پر تہمت لگانے کا چاہے وہ کتنا ہی برا کیوں نہ ہو وہ اسکا عمل ہے لیکن ہمیں کسی کو جج کرنے کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔

اچھا چھوڑو اس بات کو چلو کھانا کھاؤ میں خود کھلاؤنگا اپنی شہزادی کو۔

یزدان نے کہتے ساتھ ہی یماما کو ایک نوالہ کھلایا تو بدلے میں یماما نے بھی اسے کھلایا تو یزدان نے فرط جذبات یماما کے بالوں پر بوسہ دیکر اسے اپنے گلے لگالیا۔

جبکہ یہ منظر کسی کو بد گمانی کی تہاں گہرائی میں پہچانے کے لئے کافی تھا۔

اور وہ دونوں اس بات سے بے خبر کے ان کی زندگی میں کیا طوفان آنے والا ہے ایک دوسرے کو کھانا کھلانے میں مصروف تھے۔

،،،

سالک کے روم سے نکل کر سب آرام کرنے کی غرض سے اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔

سوائے سالک اور انیقہ کے۔

جو کے لاؤنج میں ہی بیٹھے تھے کیونکہ سالک کے کمرے میں یزدان اور یماما تھے۔

جبکہ انیقہ اپنے کام کے لئے بیٹھی تھی۔

یعنی سالک سے یماما کی برائی کرنا کیونکہ جب سے اسے سالک کے نکاح کے بارے میں پتہ چلا تھا جب سے وہ اندیکھی آگ میں جل رہی تھی جس میں وہ یماما کو بھی جلا کر راکھ کرنا چاہتی تھی۔

لیکن حسد کی آگ ایک ایسی آگ ہے جو سب سے زیادہ جو کہ اپنے جلانے والے کا نقصان کرتی ہے۔

لیکن وہی بات کہ اگر سبکو یہ سمجھ آجائے تو بات ہی کیا ہے۔

اور پھر سالک کا یماما کے حق میں اس کے تایا سے بحث کرنا اسے اور سلگا گیا۔

کیونکہ وہ تو سمجھی تھی کہ اب یماما نامی کانٹا یہاں سے چلا جائیگا تو پھر سالک اسکا ہوگا۔

اور یہی اسکی بھول تھی کیونکہ جو جس قسمت میں لکھ دیا جاتا ہے وہی اسکو ملتا ہے۔

کیونکہ جس مرد کی فصلی سے جو عورت پیدا کی جاتی ہے دنیا میں آکر وہی اس کو مکمل بھی کرتی ہے یہی قدرت کا قانون ہے۔

کسی کی قسمت کا لکھا کوئی چھین نہیں سکتا۔

ایک غیر مرد کے ساتھ ایک کمرے میں رکنے کی آغا جان نے اجازت کیسے دے دی۔

اور وہ بھی مان گئی۔

بھئی اسکو پتہ تھا آغا جان کے آگے کوئی نہیں بولتا کم از کم یماما کو خود ہی خیال کرنا چاہئے تھا۔

مانا کے انکی نیت غلط نہیں ہوگی وہ صرف بات کر رہے ہونگے۔

لیکن شیطان آتے ہوئے دیر تھوڑی نا لگتی۔

تبھی ایک غیر محرم کے ساتھ تنہائی میں بات کرنا منع ہے۔

انسان کو اپنی حدود میں رہنا چاہیے جو اللہ نے بنائی ہے۔

اب ہم تو کچھ نہیں کہتے لیکن ہر کسی کی سوچ تو ایک جیسی نہیں نہ۔

اب ایسی بھی کیا بات ہے جو شوہر کو کمرے سے نکال کر ایک غیر محرم سے اکیلے میں کی جائے۔

انیقہ جس کام کے لئے سالک کے پاس بیٹھی تھی وہ بخوبی انجام دے رہی تھی۔

انیقہ کی باتوں اثر تھا کہ کچھ اور سالک اٹھا اور اپنے کمرے کی طرف چل دیا۔

تو انیقہ بھی اپنا کام ہوتے دیکھ اپنے کمرے میں چلی گئی۔

سالک جیسے ہی کمرے میں پہنچا تو سامنے کا منظر دیکھ کر آنکھوں میں چنگاریاں بھرنے لگی۔

ابھی وہ انکو غصہ سے گھور ہی رہا تھا کہ یزدان ایک دفعہ پھر یماما کے سر پر بوسہ دیکر ٹرے اٹھا کر کمرے باہر نکل آیا۔

تو سالک بھی غصہ سے کھولتا ہوا اپنے کمرے میں چل دیا۔

،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،

اسلام علیکم ناشتہ کی ٹیبل پر آکر یماما اور سالک دونوں نے سلام کیا اور اپنی اپنی کرسی پر بیٹھ کر ناشتہ کرنے لگے

۔

ناشتہ کرنے کے بعد یماما پھر سے اپنے روم میں چلی گئی۔

کمرے میں آکر یماما نے قرآن پاک پڑھا۔

ابھی وہ تلاوت کی کر رہی تھی کہ زرینہ پھو پھو کمرے میں آئی۔

یماما نے بھی انکو دیکھ کر قرآن پاک پر غلاف چڑھا کر اسے اسکی جگہ پر رکھا اور انکے آکر بیٹھ گئی۔

آپکو کوئی کام تھا کیا پ مجھے بلوا لیتی۔

کیوں کیا میں اب اپنے بھتیجے کے کمرے میں بھی نہیں آسکتی کیا ابھی کل ہی تم اس کمرے میں آئی ہو اور ابھی سے یہ حال ہے۔

نہیں پھو پھو ایسی بات نہیں ہے میں تو بس ایسے ہی کہہ رہی تھی اگر آپکا برا لگا تو معذرت۔

پھو پھو کو شروع ہوتے دیکھ یماما نے جلدی سے بات کو سنبھالا۔

ہاں بس بس جانتی ہو میں تم جیسی لڑکیوں کو کہاں تم تیز طرار اور کہاں ہمارا سالک بھولا بھالا۔

بس آغا جان کی بات پر سر جھکا دیا اس نے ورنہ وہ تو مر کر بھی تم جیسی لڑکی سے شادی نہیں کرتا۔

وہ تو میری بیٹی سے محبت کرتا ہے تم تو اسکی پیر کی جوتی کے برابر بھی نہیں ہو ورنہ وہ کہا اور تم کہاں۔

بس آغا جان نے بھی اسکو بلی کا بکرا بنا کر تم جیسی لڑکی کو اس پر مسلط کر دیا۔

پتہ نہیں کیسی تربیت کی ہے ماں باپ نے کہ شوہر کو کمرے سے نکال کر ایک غیر محرم سے بات کرنا۔

پتہ نہیں کب کہاں کیا گل کھلاتی پھرتی ہو کس کو کیا خبر۔

خود تو اللہ کو پیارے ہو گئے اور اپنی اولاد کو ہم پر مسلط کر گئے۔

پھوپھو اپنے دل کا زہر اگل کر چلی گئی۔

جبکہ انکو خبر تک نہ ہوئی کہ وہ اپنے لفظوں سے کسی کی روح تک چھلنی کر گئی۔

یہی تو ہوتا ہے ہمارے معاشرے میں ہم اپنے بغض کی وجہ سے دوسروں کی خوشیوں کو چھین لیتے ہیں لیکن بھول جاتے ہیکہ اوپر ایک رب بیٹھا ہے جو کہ کچھ نہیں بھولتا۔

وما ربک نسیا۔

بیشک تیرا رب نہیں بھولتا۔

یماما کتنی دیر انکی باتوں کے زیر اثر بیٹھی رہی کہ دروازہ نوک ہونے کی آواز پر ہوش میں آئی اور اسکو اندر آنے کی اجازت دی۔

وہ یماما بی بی آپ کو انیقہ بی بی بیک گارڈن کی طرف بلا رہی ہیں کہ رہی تھی کچھ ضروری کام ہے آپ سے۔

ٹھیک ہے آپ جائے میں جاتی ہو۔

ملازمہ کے جانے کے بعد وہ بھی بیک گارڈن کی طرف چلی گئی۔

کیونکہ ابھی بھی وہ زرینہ بیگم کی باتوں کے زیر اثر تھی اگر ہوش میں ہوتی تو کبھی بھی اتنی سنگین غلطی نہیں کرتی۔

اب اس غلطی کا انجام کیا ہونے والا ہے یہ تو وقت ہی بتائیگا۔

یماما جیسے ہی بیک گارڈن میں پہنچی تو اچانک کسی نے پیچھے سے اسکے منہ پر رومال رکھا۔

دوائی کی مقدار اتنی زیادہ تھی کے وہ بنا مزحمت کیے اپنے ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گئی۔

اور پھر کوئی اسکو جلدی بیک ڈور سے گاڑی میں ڈال کر یہ جا اور وہ جا۔

،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،

یزدان نے ناشتے کے بعد یماما کو نہیں دیکھا تھا۔

اسکا دل بے چین ہو رہا تھا عجیب سی بے چینی سی تھی۔

تو وہ جلدی سے یماما کے کمرے میں لیکن وہ وہاں نہیں تھی۔

اس نے واشروم چیک کیا وہ وہاں بھی نہیں تھی۔

وہ جلدی سے باہر آیا ٹیرس دیکھا گارڈن میں غرض کہ ہر جگہ ڈھونڈا لیکن وہ نہیں ملی وہ ہوتی تو ملتی۔

یزدان کو ایسے پریشان دیکھ کر باقی سب بھی پریشان ہو گئے۔

اور وجہ دریافت کرنے پر جو وجہ پتہ چلی تو سب اور بھی زیادہ پریشان ہو گئے پھر سب بھی اسکو ڈھونڈے لگے
۔

ہر جگہ چیک کرنے اور ہر ملازم سے پوچھنے کے بعد بھی کچھ پتہ نہ چلا۔

سب کو گھر میں مصروف دیکھ کر یزدان جلدی سے باہر بھاگا جو کہ کسی نے نوٹ کیا یا نہیں لیکن سالک نے اچھے سے نوٹ کیا تھا۔

اب پتہ نہیں یماما کی زندگی کیا موڑ لینی والی تھی۔

،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،

شام سے رات اور رات سے صبح ہو گئی تھی لیکن یماما کا ابھی تک کچھ بھی پتہ نہیں تھا۔

سب لوگ بہت پریشان تھے خاص کر کے آغا جان۔

لیکن پھوپھو اپنے زہر اگلنے سے ابھی بھی باز نہیں ہوئی تھی انکو تو جیسے موقع مل گیا تھا یماما کے خلاف باتیں کرنے کا۔

کچھ لوگ ہوتے ہیں جن کو کسی کے دکھ پریشانی کسی سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔

آغا جان صائم صاحب اور دائم صاحب بھی باہر گئے ہوئے تھے کسی کام سے۔

پھوپھو اور انیقہ مسلسل اپنا زہر سالک کے کان میں انڈیل رہی تھی۔

جو کے سالک کے دماغ میں شاہد اثر بھی کر رہی تھی۔

باقی سب انکی عادت سمجھ کر اگنور کر رہے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ انکی دلی خواہش ہے انیقہ کو سالک کی دلہن بنانا۔

ابھی پھوپھو بول ہی رہی تھی کہ سامنے یماما اور یزدان آتے ہوئے دیکھائی دیے۔

جبکہ انکو ساتھ آتا دیکھ کر سالک کی آنکھوں میں چنگاریاں بھرنے لگی۔

وہی رک جاؤ خبردار ایک قدم بھی آگے لیا۔

سالک کی دھاڑ پر دونوں نے اپنے قدم روک لیے۔

سالک قدم قدم چلتے ہوئے یماما کے پاس آیا اور چٹاخ کے ساتھ ایک تھپڑ اس کے منہ پر دے مارا۔

جبکہ سب نے اپنے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا تھا۔

پاگل ہو گئے ہو سالک یہ کیا کر رہے ہو تم۔

صفوان خاموش یہ میرے اور اسکے بیچ کی بات ہے میں کسی کو بھی اجازت نہیں دونگا ہمارے بیچ آنے کی۔

اور تم کہا تھی پوری رات کس کے ساتھ اس یزدان کے ساتھ ہاں ارے کچھ تو خدا کا خوف کیا ہوتا ابھی تمہارے ماں باپ کو مرے دن ہی کتنے ہوئے تھے کچھ دن اپنی یہ رنگ رلیاں چھوڑ دیتی شکر ہے اللہ کا جو اللہ نے یہ دن دیکھانے سے پہلے تم سے تمہارے والدین چھین لیے ورنہ آج تو جیتے جی مر جاتے۔

ارے تم کیا بتاؤ گی میں بتاتا ہو اس یار کے ساتھ تھی نہ مجھے شرم آرہی ہے تمہیں اپنی بیوی کہتے ہوئے

ارے تم تو بیوی ہونے کے لائق ہی نہیں ہو۔

لیکن اب بس بہت ہوا اب میں تمہیں ایک سیکینڈ برداشت نہیں کر سکتا اسکے پہلے تم میرا نام استعمال کر کے میری عزت برباد کرو اس پہلے ہی میں تم سے اپنا نام چھین لونگا۔

میں سالک شاہ پورے حوش و حواس میں یماما ازلان شیخ کو طلاق دیتا ہو طلاق دیتا ہوں طلاق دیتا ہو۔

اور بے فکر رہو دوسری طلاق بھی دوسرے مہینے مل جائیگی تمہیں اور اب بہت جلد میں انیقہ سے نکاح کرنے والا ہوں۔

جاؤ تم دفع ہو جاو یہاں سے اپنے اس یار کے ساتھ دفع ہو جاو میں تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا۔

سالک اپنا سارا غصہ نکال کر موڑ کر اپنے کمرے میں جانے لگے۔

لیکن ابھی دو قدم ہی چلا تھا کہ یماما کی آواز نے اسکے قدم جکڑے۔

سالک شاہ صرف اتنا کہونگی کہ میری بے گناہی وقت ثابت کریگا اور میری پارسائی کی گواہی میرا صبر دیگا اور ہاں لیکن یاد رکھنا اب تم چاہ کر بھی مجھے پا نہیں سکو گے۔

مجھے تم سے کوئی شکوہ نہیں اور نہ شکایت ہے کیونکہ یہ میری آزمائش کا وقت ہے لیکن بہت جلد تم میرے صبر کا انعام دیکھو گے۔

لیکن اب مرتے دم تک تم میرا چہرہ دیکھنے کو ترسو گے اللہ حافظ۔

اتنا کہہ کر یماما سب کے روکنے باوجود بھی باہر طرف چل دی اور سالک بھی اپنے کمرے کی طرف چل دیا۔

اب دیکھتے ہیں قسمت کیا کھیل کھیلنے والی ہے دونوں کے ساتھ۔

کہاں ہے یماما یزدان نے بتایا تھا کہ وہ مل گئی ہے اور وہ اسکو لیکر آرہا ہے گھر۔

آغا جان نے آتے ہی سب کو خاموش دیکھتے استفسار کیا۔

آپ اپنے لاڈلے سے پوچھیں کیا کیا ہے اس نے یماما کے ساتھ وہ پ کو بہتر بتائے گا سب کچھ ختم کر دیا ہے اس نے سب کچھ۔

یہ کیا کہہ رہی ہو تم آئمہ کیا ختم ہو گیا ہے۔

تایا جان سالک نے بنا یماما کو صفائی کا موقع دیے اسے مار کر اور طلاق دیکر گھر سے نکال دیا۔

صائم صاحب کے پوچھنے پر صفوان نے سب کچھ ان کے گوش گزار کر دیا۔

سالک شاہ باہر نکلو۔

آغا جان کی دھاڑ پورے گھر میں گونجی۔

سالک جو کہ کمرے میں بیٹھے اپنے آپ کو پر سکون کرنے کی کوشش کر رہا تھا آغا جان کی دھاڑ پر فوری باہر کی طرف دوڑا۔

کیا ہوا آغا جا۔۔۔۔

ابھی سالک لفظ منہ میں ہی تھے کہ آغا جان نے ایک زور دار تماچا سالک کے منہ پر دے مارا۔

سالک منہ بے یقینی کی کیفیت سے اپنے گال پر ہاتھ رکھے آغا جان کو دیکھ رہا تھا۔

ہم نے کہا تھا تمہیں سالک شاہ کے وہ معصوم کلی ہے اسے سنبھال کر رکھنا تاکہ کوئی اسے توڑ نہ سکے۔

لیکن تم نے تو اس کلی معصوم کلی کو اپنے ہی پیروں تلے روند دیا دوسرے تو دور کی بات ہے۔

آج ہمیں شرم آ رہی ہے تمہیں اپنا پوتا کہتے ہوئے۔

اتنی تو شرم کی ہوتی کہ اسکے ماں باپ کو مرے دن ہی کتنے ہوئے تھے جو تم نے طلاق کا دھبہ لگا دیا اس معصوم پر۔

ہمیں افسوس ہے اس وقت پر جب ہم نے تمہیں اس کا محافظ بنایا۔

آغا جان پ نہیں جانتے وہ کل سے غائب تھی اس یزدان کے ساتھ اور آئے بھی تو دونوں ساتھ دھڑلے سے اور کل وہ اسکے ہاتھ سے کھانا کھا رہی تھی اسکے گلے لگی ہوئی تھی بتائیں مجھے یہ ہوتی ہیں اچھی لڑکیاں کیا ایسے کام کرتی ہیں اچھے گھرانوں کی لڑکیاں او۔۔۔۔۔۔

خاموش۔

ابھی سالک آگے کوئی زہر اگلتا کہ آغا جان پھر سے دھاڑے۔

اتنا زہر تھا تمہارے دل میں اس بچی کے لئے جانتے کیا ہو تم اسکے بارے میں اگر اتنا ہی برا لگا تھا تو پوچھتے تو سہی اس سے شوہر ہونے کے حق سے کیا تعلق ہے اسکا یزدان سے یا پھر ہمارے پاس آتے ہم بتاتے کہ کون ہے یزدان۔

آج جس سالک شاہ پر ہمیں غرور تھا مان تھا آج سب کچھ مٹی میں ملا دیا تم نے۔

ہمیں شرم آ رہی ہے تمہیں اپنا پوتا کہتے ہوئے۔

یزدان بھائی ہے یما کا سگا۔

آغا جان کی بات سن کر سالک کو لگا کہ ساتوں آسمان اس پر ٹوٹ پڑے ہو۔

کبھی دیکھا تم نے اسکو یزدان کے علاوہ کسی کے ساتھ ہاں بولو۔

لیکن سالک آغا جان کو سن ہی کہاں رہا تھا وہ تو بھائی کی بات پر ہی اٹک گیا تھا۔

لیکن وہ تو اکلوتی تھی آغا جان۔

سالک کو اپنی آواز کھائی سے آتی محسوس ہوئی۔

یماما سے پہلے دو بھائی تھے ٹوئنز یماما کی خالہ کے اولاد نہیں تھی تو ازلان نے یزدان کو یماما کی خالہ کو گود دے دیا تھا۔

لیکن جب یماما ہوئی تو اسکے بھائی یوشع جو کہ یزدان کا ٹوئن تھا اسکا انتقال ہو گیا اس لئے ہی ازلان نے یماما کو بہت لاڈ سے پالا ہے لیکن کہتے ہے نہ اگر باپ کا سایہ سر سے اٹھ جائے تو کوئی اپنا نہیں ہوتا اور آج تم نے یہ بات ثابت کر دی سالک شاہ۔

اور رہی بات یزدان کے ساتھ آنے کی تو وہ تو سگا بھائی تھا نہ اسکو تو اپنی بہن کی ٹینشن تھی اس لئے کل وہ سب کو دیکھتے ہوئے گھر سے باہر ڈھونڈنے گیا تھا کیونکہ پچھلے گارڈن میں یماما کا بریسلٹ ملا تھا اسکو جس پر کلوروفارم لگا ہوا تھا اس لئے وہ کل سے ہی پوری رات اسکو ڈھونڈنے میں لگا ہوا تھا۔

آج صبح یماما اسکی گاڑی سے ٹکرائی تھی تو اسکو اپنے ساتھ لیکر آیا تھا کیونکہ اسکے پاس اپنی بے گناہی کے ثبوت تھے جس سے وہ ثابت کر سکتی تھی کہ اسکو کڈنیپ کیا گیا تھا۔

لیکن تمہیں اسکی فکر ہوتی تو تم یہ سب سوچتے تم تو اپنے شک کی آگ میں جل رہے تھے لیکن میری ایک بات کان کھول کر سن لو سالک شاہ کہ جب تک تم یماما کو واپس نہیں لے آتے اس گھر پر ہر خوشی حرام ہے اور بات تو کرنا دور اپنی شکل بھی مت دیکھانا مجھے۔

ابھی صرف ایک طلاق ہوئی ہے دو باقی ہیں ابھی بھی کچھ نہیں بگڑا تمہیں یماما کو واپس لانا ہو گا چاہے اسکے لئے تمہیں اسکے پاؤں ہی کیوں نہ پکڑنے پڑے۔

ایک معصوم کی خوشیاں برباد کرکے یہاں کے کسی بھی مکین کو اپنی خوشیاں منانے کا حق نہیں اور ان سب کے ذمہداری تم ہو سالک شاہ۔

آغا جان اپنا حکم سنا کر اپنے کمرے میں چل دیے۔

تو باقی سب بھی سالک سے منہ پھیر کر اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔

اور وہ تنہا اپنے ہی ہاتھوں اپنی ہی زندگی برباد کرکے خالی ہاتھ وہی ڈھے گیا۔

یہی ہوتا ہے غصے میں اس لئے ہی اللہ تعالیٰ نے غصے کو حرام قرار دیا ہے اور تبھی اللہ نے تین طلاق کو تین حصوں میں کرکے ہر مہینے ایک طلاق کا حکم دیا ہے۔

کیونکہ ہو سکتا ہے مرد غصے میں طلاق دے دی ہو لیکن جب اسکا غصہ ڈھنڈا ہو یا اسکی غلط فہمی دور ہو تو اگر باقی طلاق نہ دے تو وہ رجوع کرلے۔

کیونکہ تین طلاق پوری نہ ہونے تک عورت اپنے شوہر کے نکاح میں ہوتی ہے۔

اب دیکھنا یہ ہیکہ اب سالک کیا کرنے والا ہے۔

کون جانے کس کی قسمت میں کیا لکھا ہے۔

،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،

یزدان میں یہاں ہو یہ بات کسی کو پتا نہیں چلنی چاہیے خاص کر کے سالک شاہ کو۔

یماما یزدان کے ساتھ اپنے فلیٹ پر آئی تھی جو کہ ازلان صاحب نے یماما کے میٹرک میں ٹوپ کرنے پر یماما کو گفٹ کیا تھا اور اسکے بارے کسی کو بھی نہیں پتا تھا سوائے یزدان کے۔

لیکن اگر آغا جان پوچھے تو تم انہیں اپنے ساتھ لے آنا مجھے بات کرنی ہے ان سے۔

اچھا ٹھیک ہے لیکن اب میں سب سے پہلے ڈائیورس پیپر بنواؤنگا اور تم اس پر سائن کرو گی۔

پاگل ہو گئے ہو تم یزی میں مر کر بھی سائن نہیں کرونگی چاہے مجھے پوری زندگی صرف اسکے نام پر ہی کیوں نا گزارنی پڑے یہ رشتہ میرے ماں باپ نے جوڑا تھا اور میں مرتے دم تک اس رشتے کو نبھاؤنگی تاکہ کل قیامت کے دن میرے ماما بابا میرے سامنے شرمندہ نا ہو۔

میں آج اس گھر سے اس لئے نہیں آئی کہ اس نے مجھ پر بہتان لگایا یا مجھ پر ہاتھ اٹھایا اگر بات صرف ہاتھ اٹھانے یا صرف بہتان لگانے کی ہوتی تو میں خود ہی وہاں رہ کر اسکو احساس دلاتی۔

میں یہاں اس لئے آئی ہو کیونکہ ابھی سالک جذبات میں ہے تو اگر میں بھی جذباتی ہو جاونگی تو ہمارا رشتہ ختم ہو جائیگا۔

حالانکہ میرے پاس سارے ثبوت تھے میں اسکو اپنی بے گناہی ثابت کر سکتی تھی لیکن میں نے نہیں کی کیونکہ میں چاہتی ہو کہ وہ سچ خود تلاش کرے کیونکہ ہو سکتا ہے اگر میں سچائی ثابت بھی کر دیتی تو شاید وہ اتنا یقین نہیں کرے لیکن جب سب کچھ اسکے سامنے خود آئیگا اس دن وہ مجھے پاگلوں کی طرح ڈھونڈے گا اور پھر کبھی مجھ پر شک کرنے کی غلطی نہیں کریگا۔

اور اسکی یہی سزا ہو گی میں اسکو نہ ملو۔

اور مجھے یہ بھی پتہ ہے کہ یہ سب آگ پھوپھو اور انیقہ کی لگائی ہوئی ہے۔

لیکن کوئی بات نہیں ابھی میری آزمائش ہے میں صبر کر لو نگی۔

چل اب چھوڑ ان باتوں کو میں کھانا بنانے جا رہی ہوں لیکن تو بھی کم آنا ہو سکتا ہے سالک مجھ پر نظر رکھوائے تو میں نہیں چاہتی کہ اسے اتنی جلدی پتہ پڑے کہ میں کہاں ہو۔

اور جب مجھے لگے گا کہ اب مجھے سالک کے سامنے آجانا چاہئے تو اس دن میں خود سالک کے سامنے آؤ نگی۔

اب اتنی سزا تو بنتی ہے۔

اچھا جیسے تیری مرضی لیکن مجھے تو بلکل سمجھ نہیں آتا کہ تیرے دماغ میں کیا چل رہا ہے۔

اچھا اب آجا میرے ساتھ کھانا بنوا میں اکیلی نہیں بناؤ نگی۔

اچھا آجا آج کافی دن بعد اپن ساتھ کھانا بنائیگے اور کھائینگے۔

پھر وہ دونوں کچن کی طرف چل دیے۔

کھانا بنا کر دونوں نے کھایا تو یما ما برتن سمیٹنے لگی اور یزدان بھی مسجد میں نماز پڑھنے چلا گیا۔

اسلام علیکم آغا جان کیسے ہیں آپ؟

یزدان جو کہ ابھی نماز پڑھ کر باہر نکلا تھا آغا جان کی کال آنے پر دریافت کرنے لگا۔

وعلیکم سلام میرے بچے میں بلکل ٹھیک ہوں مجھے یہ بتاؤ یما ما کہاں ہے وہ ٹھیک تو ہے نہ مجھے اس سے ملنا ہے ابھی تمہیں تو پتہ ہو گا نہ کہ وہ کہاں ہے تمہارے ساتھ ہی گئی تھی۔

آغا جان یزدان کے سلام کا جواب دیکر پریشانی سے استفسار کرنے لگے۔

ریلیکس آغا جان وہ بلکل ٹھیک ہے اگر ملنا چاہتے ہیں تو میں آپ کے گھر کے باہر آجاؤں گا آپ باہر آجانا میں آپ کو یما ما سے ملوانے لے چلونگا۔

یزدان تم گھر میں نہیں آؤ گے یزدان کی بات پر آغا جان نے پوچھا۔

معذرت کے ساتھ آغا جان لیکن میں اب اس گھر میں قدم نہیں رکھ سکتا جہاں سے میری بہن کو مار پیٹ اور بہتان لگا کر دھکے دیکر نکالا گیا ہو میری بہن کا میرے سواء کوئی نہیں ہے اور میں اپنی بہن کو اسکے مشکل وقت میں اکیلا نہیں چھوڑ سکتا اگر آپ کو میری بات سے دکھ ہوا ہے تو میں معذرت خواہ ہو لیکن میں آپکی یہ بات نہیں مان سکتا۔

بیٹا تم کیوں معافی مانگ رہے ہو معافی تو ہمیں مانگنی چاہئے تم سے بھی اور یماما سے بھی سب سے بڑے گناہگار تو ہم ہے جو ہمارے ہی گھر میں ہماری بچی کے ساتھ یہ سلوک ہوا اور ہمیں خبر تک نہیں ہوئی ہم یماما سے بھی معافی مانگنا چاہتے ہیں اس لئے ہم یماما سے ملنا چاہتے ہیں۔

یزدان کے کہنے پر آغا جان نے افسردہ لہجے میں کہا۔

نہیں آغا جان آپ شرمندہ نہ ہو میں آرہا ہوں ہوپ کو لینے لیکن پ کسی کو بھی نہیں بتائیگا کہ آپ کہاں جارہے ہیں کیونکہ یماما نہیں چاہتی کہ کسی کو پتہ چلے کہ وہ کہاں ہے خاص کر کے سالک کو۔

ٹھیک ہے بیٹا اب میں بھی یماما کے ساتھ ہوں وہ جو فیصلہ کریگی مجھے منظور ہو گا تم آجاؤ پھر مل کر بات کرتے ہیں۔

چلیں ٹھیک اللہ حافظ۔

اللہ حافظ۔

،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،

ٹک ٹک ٹک۔۔۔۔۔

کون؟ دروازہ بجنے کی آواز پر یماما نے پوچھا جو ابھی ابھی نماز پڑھ کر کیچن میں کافی بنانے کی غرض سے آئی تھی۔

یزدان۔۔۔ یزدان کے بتانے پر یماما نے دروازہ کھول دیا اور یزدان کے ساتھ آغا جان کو بھی سلام کیا۔

اسلام علیکم کیسے ہیں آپ آغا جان۔

یماما نے دروازہ بند کرتے ہوئے پوچھا۔

میں بلکل ٹھیک میرا بیٹا کیسا ہے۔

میں الحمداللہ بلکل فٹ فاٹ آغا جان کے پوچھنے پر یماما نے انکو اپنے حال سے واقف کیا۔

آپ لوگ بیٹھیں میں چائے بنا کر لاتی ہوں۔

نہیں بیٹا میں چائے پینے نہیں تم سے معافی مانگنے آیا ہوں۔

یماما کے کہنے پر آغا جان نادم لہجے میں کہنے لگے۔

آغا جان آپ نے سوچ بھی کیسے لیا کہ آپ مجھ سے معافی مانگے گے تو یہ بات مجھے اچھی لگے گی میرے لئے ڈوب مرنے کا مقام ہے کہ آپ مجھ سے معافی مانگے اور ویسے بھی آپ کی کوئی غلطی نہیں ہے اور نہ مجھے آپ سے یا کسی سے بھی کوئی شکایت نہیں ہے یہ سب میری آزمائش ہے اور میں اپنے اللہ کی رضا میں راضی ہوں اس لئے آپ اس طرح سے کبھی مجھ سے بات نہیں کیجئیگا۔

صرف بولنے کی حد تک نہیں میں نے آپکو دل سے اپنے دادا مانا ہے میں کبھی بھی آپکو جھکا ہوا نہیں دیکھ سکتی کسی کے بھی سامنے چاہئے وہ میں خود ہی کیوں نہ ہوں۔

میرا بچا میں بہت خوش نصیب ہوں جو مجھے تم جیسی پوتی ملی ہے اور سالک بہت ہی بدنصیب ہے جو تم جیسے ہیرے کی قدر نہیں کر سکا۔

دراصل بیٹامیرا یہاں آنے کا مقصد تم سے معافی مانگنااور میں تمہارا فیصلہ جاننا چاہتا ہوں۔

آغاجان میرا فیصلہ آپ کو یزدان بتادیگا میں چائے بنا کر آتی ہوں لیکن اتنا ضرور کہونگی کہ میں آپکے پوتے کو زندگی بھر نہیں چھوڑنے والی کیونکہ سالک شاہ کی جان کھانے کے لئے میرے مما بابااور آپ نے مجھے منتخب کیا تو میں اتنی آسانی سے نہیں چھوڑنے والی اس لئے پ بے فکر رہیں اور یزدان سے باتیں کریں میں چائے لیکر آتی ہوں۔

یماما آغاجان کو تسلی دیکر کیچن کی طرف چل دی۔

،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،

اچھا بیٹا اب میں چلونگا میں ملنے آتا رہونگا اپنی بیٹی سے۔

آغاجان یزدان سے یماما کا فیصلہ سننے اور چائے پینے کے بعد اٹھتے ہوئے کہنے لگے۔

ٹھیک آغاجان لیکن ایک ریکوسٹ ہے کہ میں نہیں چاہتی کہ سالک کو پتہ چلے کہ میں کہاں ہو اور میں بھی نہیں چاہتی کے انکو پتہ لگے۔

میں چاہتی ہو کہ وہ خود مجھے ڈھونڈتے ہوئے مجھ تک پہنچے تاکہ انکو میری قدر ہو۔

آغاجان میں یہ تعلق مرتے دم تک نہیں توڑونگی لیکن اسکا یہ مطلب نہیں کہ میں اپنی سیلف ریسپیکٹ کو اپنے ہی پیروں تلے روندوں کیونکہ میرا ماننا ہیکہ جو شخص خود اپنی عزت نہیں کرتا تو دوسرے بھی نہیں کرتے انسان اپنی عزت خود کرواتا ہے۔

سالک نے میرے ساتھ غلط کیا ہے تو اسکی سزا بھی میں ہی تجویز کرنا چاہتی ہوں کیونکہ اگر میں اپنا معاملا اللہ کو سونپا تو اللہ کی پکڑ بہت سخت ہے اور میں چاہتی ہوں کہ سالک کو سزا ا بھی ہی مل جائے تاکہ آئیندہ زندگی خوشگوار گزرے میں چاہتی ہوں وہ اپنی اس غلطی سے کچھ سیکھیں وہ جانے کہ وہ واقع ہی غلط ہیں کیونکہ سامنے والا انسان آپ کو کتنا ہی غلط کیوں نہ کہدے تو انسان کو اتنا خاص فرق نہیں پڑتا لیکن جب ضمیر ملامت کرتا ہے نہ تو کسی پل بھی چین نہیں آتا اور میں بھی یہی چاہتی ہو کہ وہ اپنے ضمیر کی آواز سے بے چین ہو کر مجھ تک پہنچے۔

آغا جان مجھے یہ تمنا نہیں ہیکہ وہ مجھ سے معافی مانگے میں کبھی بھی سالک کو جھکانا پسند نہیں کرونگی چاہے وہ میں خود ہی کیوں نہ ہو میرے لئے بس اتنا ہی کافی ہو گا کہ وہ اپنی غلطی پر شرمندہ ہو اور وہ مجھ پر اعتبار کرنے لگے کیونکہ کوئی بھی رشتہ اعتبار کے بغیر زیادہ دیر نہیں چل سکتا۔

لیکن میں سالک کا ساتھ مرتے دم تک چاہتی ہو پھر چاہے مجھے اسکے لئے سالک سے الگ ہی کیوں نہ رہنا پڑے اور پ دیکھنا آغا جان مجھے یقین ہے سالک کو میرا صبر کھینچ لائیگا مجھ تک جس دن میری آزمائش ختم ہو گی اس دن سالک میرے در پہ ہو گا اور پھر میں اسکو دتکارونگی نہیں اس دن میں پوری شان و شوکت اس گھر میں آؤنگی۔

جس نے مجھے نکالا ہے وہی مجھے اس گھر میں لیکر بھی جائیگا اور مجھے میرا مقام بھی دلوائیگا۔

دیکھنا آپ آغا جان جیسا میں کہہ رہی ہوں ویسا ہی ہو گا انشاءاللہ مجھے میرے رب پر کامل یقین ہے۔

انشاءاللہ میرا بیٹاایساہی ہوگا میرا رب کسی کا صبر ضایع نہیں کرتااور میں تمہارے فیصلے سے بے انتہاخوش ہو اور تمہارے ساتھ ہو میرا بچہ کبھی خود کو اکیلا نہ سمجھنا میں ہو نہ میرے بچے کے ساتھ۔

آغاجان یماما کو اپنے ہونے کااحساس دلا کر پھر آنے کا کہتے یماما کے سر پر بوسہ دیکر یزدان کے ساتھ چلے گئے جو کہ انکو چھوڑنے جارہا تھا۔

یزی میرا شک سہی تھاماما بابا کا قتل کیا گیا ہے میرے پاس سارے ثبوت بھی جمع ہے بس اب انکی بربادی کے دن شروع۔

یمامانے یزدان سے کہاجو ابھی آغاجان کو چھوڑ کر آیا تھا۔

یمی کس نے کیاہے یہ اور تونے کیسے پتہ لگایااور کہاں ہے ثبوت۔

یزدان نے بے چینی سے پوچھا۔

جنید تایا جنہوں نے داداجان کو بھی مارا تھااس دولت کی خاطر اور اب انہوں نے ہی ماما باباکاایکسیڈینٹ کروایا تھا۔

لیکن تجھے کیسے پتہ چلا۔۔۔یزدان نے حیرانگی سے پوچھا۔

یزی تجھے یاد ہے جب اپن نے بھائی اور آپی کو آزاد کروایا تھاتب میں نے وہاں خوفیا کیمرے لگائے تھے جس سے مجھے معلوم ہوا کے جمال جو کہ وقاص کا باپ ہے جس نے پارٹی والے دن اپنے لوگ بھیجے تھے سالک کو

اٹھانے کے لئے کیونکہ وہ یہ سمجھتا ہے کہ وقاص کو سالک نے اپنے پاس رکھا ہوا ہے جبکہ وہ اپنے پاس ہے اور جمال نے ہی آپی اور بھائی کو قید کیا ہوا تھا یہ اور جنید تایا ملے ہوئے ہیں ہر کام میں برابر کے شریک ہے۔

مجھے جیسے ہی یہ بات پتہ لگی تو میں نے تایا کا موبائل اور لیپ ٹاپ ہیک کر لیا اور یہ رہی وہ سارے ثبوت اب تم یہ سب انٹیلیجنس والوں تک پہنچاؤ گے اور وقاص کو بھی آزاد کر دو بیچارا کچھ دن آزادی کے گزار لے پھر اسے انٹیلیجنس والے لے جائینگے۔

گوٹ اٹ اور تم یہ کام بنا کسی کو بتائے بہت ہی صفائی سے آج رات کرو گے اب میں ان سب کو اور مہلت دیکر اور معصوموں کی زندگی برباد نہیں کر سکتی۔

ٹھیک ہے یہ کام انشاءاللہ آج رات ہو جائیگا اب ڈنر کرتے ہیں بہت بھوک لگی ہے۔

اوکے اٹھو ٹیبل لگاؤ اتنے میں بھی آرہی ہوں۔

یماما لیپ ٹاپ پر کام کرتی ہوئی بولی۔

ٹھیک ہے جا رہا ہوں یہ نہیں کے بھائی کو کھانا لگا کر دوں میڈم کہہ رہی ہیں کھانا لگا دو یزدان بڑبڑاتا ہوا ٹیبل لگانے چل دیا۔

''

یااللہ مجھے صبر دے یااللہ آج میں نے ایک بیٹی ہونے کا حق ادا کر دیا ہے اپنے والدین اور اپنے دادا کے قاتل کو اسکے کیف کردار تک پہنچا کر آج انشاللہ وہ اپنے انجام تک پہنچ جائینگے۔

باقی میں اپنا معاملہ اللہ آپ کے سپرد کیا کیونکہ پ سے بہتر میرے لئے کوئی سوچ نہیں سکتا۔

مجھے ہمت و حوصلہ دے حالات سے لڑنے کا اور صبر کرنے کا میں بہت کمزور ہو یارب لیکن جب تک آپ میرے ساتھ ہیں کوئی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

یااللہ سالک کی بھی مشکلیں آسان کرنا یااللہ میں نے انہیں ہر چیز کے لئے معاف کیا انکو کسی بات کی سزا نہ دینا

۔

یماماعشاء کی نماز پڑھ کر دعا میں اللہ سے محو گفتگو تھی۔

نماز پڑھنے بعد قرآن پاک پڑھا اور سونے کے لئے لیٹ گئے جبکہ نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔

طبیعت بھی بوجھل سی ہو رہی تھی اور یزدان کا انتظار الگ تھا جو کہ اپنے ماں باپ کے قاتل کو انکے انجام تک پہنچانے گیا تھا۔

،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،

دو سال بعد۔۔۔۔۔

ارے ماموں کی جان کیوں رو رہی ہے مما آرہی ہے دیکھیں بھائی بھی چپ ہے پلیز آپ بھی چپ کر جائیں میری جان۔

یزدان ارما کو کب سے چپ کروانے کی کوشش کر رہا تھا جو کہ چپ ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

یمی یار اسکو دیکھو یہ بہت رو رہی ہے۔

یزدان نے ادما کے رونے سے تنگ آکر یماما کو آواز دی جو کہ پتہ نہیں کچن میں کیا کر رہی تھی۔

آگئی آگئی بس مما کی جان کیوں رو رہی ہے۔

یماما نے کمرے میں آتے ہی ارما کو اپنے کندھے سے لگایا تو وہ بلکل چپ ہو گئی۔

ہہہاں۔۔۔۔ تیرے پاس آکر دیکھ کیسے چپ ہو گئی اور میرے پاس ایسے رو رہی تھی جیسے میں نے اسے کانٹے چبھائے ہوں۔

یزدان ارما کو دیکھ کر صدمے سے بولا جو کہ اسکو کب سے چپ کروا رہا تھا اور وہ ہو کہ ہی نہیں دے رہی تھی اور یماما کے پاس جاتے ہی فوراً چپ ہو گئی۔

یم۔۔۔۔ یزدان ابھی کچھ کہتا کہ دروازہ بجا تو یزدان دروازہ کھولنے باہر چل دیا۔

یزدان نے جیسے ہی دروازہ کھولا تو آغا جان کھڑے تھے۔

اسلام علیکم آغا جان یزدان نے آغا جان کو دیکھ کر فوراً سلام کیا اور ان سے گلے ملا۔

وعلیکم سلام میرے بچے کہاں ہے آغا جان نے اندر آتے ہوئے یزدان سے پوچھا۔

اندر ہے پ کے لاڈلے۔

یزدان آگاہ کرتے انکو لیتے چل دیا جہاں یماما ان دونوں کے ساتھ مصروف تھی

اسلام علیکم آغا جان کیسے ہیں آپ۔

یماما نے آغا جان کو دیکھ کر سلام کیا۔

وعلیکم سلام میرا بیٹا کیسا ہے اور بچے کیسے ہیں۔

میں الحمدللہ بلکل ٹھیک اور بچے آپ کے سامنے ہیں دیکھ لیں۔

یماما نے آغا جان کو اشارہ سے بچوں کی جانب اشارہ کیا۔

ارے میرے بچہ کیوں رو رہا تھا۔

آغا جان نے ارما سے پوچھا اور اسکو اپنی گود میں لیا۔

آپ لوگ بیٹھیں میں کچھ کھانے کو لیکر آتی ہوں۔

یماما نے یزدان اور آغا جان سے کہا تو یزدان بول پڑا۔

اوئے تو بیٹھ جا ورنہ یہ پھر رونے لگ جائیگی میرا شہزادہ نہیں روتا تو بیٹھ میں لیکر آتا ہوں۔

یزدان یماما سے کہہ کر کچن میں چلا گیا۔

بیٹا اب آپ کا کیا ارادہ ہے اب تو ماشاءاللہ بچے بھی سال کے ہونے والے ہیں۔

آغا جان نے یماما سے پوچھا۔

آغا جان میں اب بابا کا آفس سنبھالونگی ماشاءاللہ بچے بڑے ہو گئے ہیں اتنا مسلئہ نہیں ہو گا اور رہی بات سالک کی تو میں ابھی بھی یہی کہونگی کہ ابھی میرے صبر کے دن ہیں میں نے اپنا معاملا ابھی بھی اللہ کے سپرد کیا ہوا ہے اب دیکھتے کیا ہوتا ہے۔

ویسے میں کل سے جوائن کر رہی ہوں یزدان دو دو بزنس سنبھال رہا ہے میری وجہ سے اب میں اپنا بزنس خود سنبھالونگی۔

یماما نے آغا جان کو اپنی بات سے آگاہ کیا۔

ٹھیک ہے بیٹا جیسی تمہاری مرضی۔

لیکن وہ آگیا ہے دو سال بعد بہت مشکل سے بلایا ہے اسکو اس کے باپ نے میرے کہنے پر امریکہ سے اور میں نے بھی تمہارے کہنے پر ہی یہ سب کیا ہے ورنہ میں کبھی نہیں بلاتا اسے۔

آغا جان پلیز میری وجہ سے آپ ان سے کیوں ناراض پلیز معاف کر دیں انہیں میری خاطر میرے بچوں کی خاطر۔

اور میں چاہتی ہوں آپ انکو بچوں کا بتا دیں آپکی ضد پر ابھی تک ان کو معلوم نہیں ہے کہ انکی بھی کوئی اولاد ہے۔

اچھا ٹھیک ہے دیکھتے ہیں۔

یماما کے کہنے پر آغا جان نے ٹالنے والے انداز میں کہا۔

آغا جان انہوں نے میرے ساتھ برا کیا ہے تو مجھے حق پہنچتا ہے کہ میں انہیں معاف کرو یا سزا دوں پلیز آپ ان کو معاف کر دیں ان سے بات کر لیں اور سالکہ کی شادی کر دی پلیز آپ مجھے اپنی بیٹی مانتے ہیں نہ تو

پلیزاپنی بیٹی بات رکھ لیں میں کسی کی بھی پریشانی کا سبب نہیں بننا چاہتی میری وجہ سے آپ نے دو سال لگا دیے سالکہ آپی کی شادی میں میرے بھی دو بچے ہو گئے ہیں اور آپی کی صرف میری وجہ سے ابھی تک رخصتی نہیں ہوئی پلیز آغا جان میری بات مان لیں۔

اچھا ٹھیک ہے میری بیٹی اتنی پیار سے بول رہی ہے تو میں اپنی بیٹی کی بات رد نہیں کر سکتا۔

یماما کے منانے پر آغا جان نے پیار سے کہا۔

آغا جان مجھے پ سے ایک بات کرنی تھی۔

یماما نے تمہید باندھتے ہوئے کہا۔

کہو میرا بچہ آپکو کب سے اجازت کی ضرورت پڑھ گئی۔

آغا جان وہ میں یزدان کے لئے یزدان کے لئے زرینہ پھوپھو کی بیٹی اریسہ اور انیق کے لئے دائم چاچو کی بیٹی اریبہ کا ہاتھ چاہتی ہو۔

اگر آپ کو سہی لگے تو سب کی شادی ایک ساتھ کر دیتے ہیں اور بچے اصفہان بھائی تو انکی ازلفہ سے کر دیتے ہیں اور معاز اور مستبشرہ اور معیز اور عنیزہ کی بھی ساتھ ہی کر دیتے ہیں سارے گھر کے ہیں چاچو پھوپھو وغیرہ سے پوچھ لیں اور رہی بات قدیشہ کی تو اسکی اپنی کزن سے ہو گی۔

آپ تو جانتے ہیں کہ چاروں بہن بھائی کا کوئی نہیں ہے وہ مجھے بڑا مانتے ہیں اور میں انکو اپنے سگے بہن بھائیوں کی طرح اس لئے آپ سے انیق اور یزدان کا رشتہ میں ہی مانگ رہی ہو کیونکہ انکا کوئی بڑا تو ہے نہیں اس لئے پ دیکھ لیں باقی جیسے آپ کی مرضی۔

یماما نے اپنا آئیڈیا دیتے ہوئے کہا۔

کہ تو آپ ٹھیک رہے ہو بچے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن ایک دفعہ سب کی رضامندی لے لوں پھر دیکھتے ہیں کیا کرنا ہے۔

اور آپ بتائیں آپ کا ولیمہ کب کرینگے ہم۔

آغا جان نے ہامی بھرتے ہوئے پوچھا۔

اب کس چیز کا ولیمہ آغا جان اب تو بچے ہو گئے مجھے کوئی خواہش نہیں ہے ولیمے کی۔

اچھا چلو چھوڑو اس بات کو یہ بتاؤ ایسا کرنے سے کہیں آپکا پتہ سالک کو لگ گیا تو۔

آغا جان نے اپنے دماغ میں چلتا ہوا سوال پوچھا۔

نہیں لگے گا پتہ کیونکہ میں فرنٹ پر نہیں آؤنگی یزدان آئیگا اور سالک کو یہ یقین دلانا ہیکہ کوئی بھی نہیں جانتا کہ میں کہاں ہو اور اگر لاکھ احتیاط کرنے کے بعد بھی پتہ لگ گیا تو کوئی بات نہیں میں ساری زندگی چھپ کر تھوڑی رہ سکتی ہوں۔

لیکن بیٹا کیا یزدان اور باقی لوگ شاہ پیلس میں آنے کے لئے مان جائینگے کیا کیونکہ تم جانتی ہو جب سے تم وہ گھر چھوڑ کر آئی ہو کسی نے بھی ابھی تک وہاں قدم نہیں رکھا۔

آغا جان نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔

آغا جان انکو میں منالونگی آپ بے فکر رہیں آپ بس سب سے پوچھ لیں میں انکو اپنے پیچھے میں انکو انکی زندگی برباد نہیں کرنے دونگی۔

آغا جان یماما دوپہر ہوگئی ہے اس لئے میں نے کھانا بنالیا ہے اور ڈائننگ بھی لگادی ہے اب آپ لوگ آجاؤ کھانا کھالو ورنہ اگر بچے آٹھ گئے تو یمی کو کھانے نہیں دینگے۔

یزدان نے کمرے میں آتے ہوئے اطلاع دی اور ساتھ میں سوئے ہوئے بچوں کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

اچھا چلو کھانا کھالیتے ہیں اور ہاں یزدان آج ساری پلٹن کو شام کے کھانے پر بلالینا مجھے کام ہے۔

اچھا ٹھیک ہے پہلے آکر کھانا کھاؤ۔

یزدان یماما کی بات پر اسے کھانے کی تاکید کرتا آغا جان کے ساتھ باہر نکل گیا۔

تو یماما بھی بچوں کو صحیح طرح سلاتی انکے پیچھے کھانا کھانے کے لئے چل دی۔

اسلام علیکم آغا جان۔

سالک نے ڈنر ٹیبل پر آغا جان کو سلام کیا۔

وعلیکم سالک شاہ مجھے آپ سب سے کچھ بات کرنی ہے اور امید ہے کہ کسی کو اعتراض بھی نہیں ہوگا۔

آغا جان نے تمہید باندھتے ہوئے کہا جبکہ سالک تو ابھی تک حیرت میں تھا کہ آغا جان نے اسے مخاطب کیا ورنہ دو سال ہو گئے تھے آغا جان نے سالک کو مخاطب کرنا چھوڑ دیا تھا اور ابھی بھی سالک شاہ کہا ہے جسکا مطلب تھا کہ انکی ناراضگی ابھی بھی ہے۔

اور انکی ناراضگی کا ایک ہی حل ہے اور وہ ہے یماما جس کو سالک نے شروع میں بہت ڈھونڈا اور پھر نہ ملنے پر نا امید ہو کر اپنا فیصلہ اللہ کے سپرد کر کے امریکہ چلا گیا اور اب سب کے بلانے پہ یہاں موجود تھا۔

جی کہیں بابا جان آپ کی بات سے بھلا ہمیں کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔

ٹھیک ہے پھر اس جامعہ کو سالکہ صفوان، معاز مستبشرہ، معیز عنیزہ، اصفہان ازلفہ، اریبہ انیق اور یزدان اریسہ کی شادی ہو گی تیاریاں کر لیں آپ سب اور اگر کسی کو اعتراض ہے تو وہ کہہ سکتا ہے۔

کہیں ایسا نہ ہو ابھی ہماری عزت رکھ دی جائے اور باقیوں کی طرح اپنی بیویوں کی تذلیل کر کہ ان پر ہاتھ اٹھا کر اور تہمتیں لگا کر گھر سے نکال دوں۔

آغا جان نے سالک پر طنز کرتے ہوئے کہا جسے سن کر سالک کا سر شرمندگی سے جھک گیا اور وہ اٹھ کر بنا کچھ کھائے اپنے کمرے میں چل دیا۔

آغا جان کی بات پر پہلے تو اب شوکڈ ہوئے لیکن پھر خوش ہو گئے بلکہ لڑکوں کی تو دلی مرادیں پوری ہوئی تھی۔

کیونکہ اپنے کہے کہ مطابق آغا جان نے یماما کے جانے کے بعد شاہ پیلس پر ہر خوشی حرام کر دی تھی۔

،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،

یار اب تو مل جاؤ اب تو آ جاؤ دو سال بہت ہوتے ہیں سزا کے لئے اب میں تھک رہا ہوں صبر کر کے پلیز آ جاؤ

اب تھک گیا ہو میں آغا جان بھی مجھ سے بات نہیں کرتے میں بہت اکیلا ہو گیا ہو۔۔

تمہاری بات تو آغا جان مانتے ہیں نہ پلیز آ جاؤ تا کہ آغا جان بھی مجھ سے پہلے جیسے ہو جائیں۔

مانتا ہوں بہت غلط کیا ہے میں نے لیکن اب سزا بھی بھگت چکا ہو پلیز اب آ جاؤ۔

سالک اپنے کمرے میں اندھیرا کیے اوندھے منہ بیڈ پر لیٹے مسلسل تصور میں یماما سے بات کر رہا تھا جبکہ آنسو مسلسل چہرہ بھگو رہے تھے۔

،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،

عنیزہ مجھے دو ارما کو قدیث کب سے عنیزہ سے ارما کو مانگ رہا تھا جو کہ کسی کو دے نہیں رہی تھی۔

جبکہ عنان پر حدیبہ قبضہ کر کے بیٹھی تھی جو کہ قدیث کی منگیتر تھی۔

یہ سب لوگ رات ڈنر پر یماما کے گھر جمع تھے جبکہ یماما اندر نماز پڑھ رہی تھی۔

ان دو سالوں میں یماما بلکل بدل گئی تھی اللہ سے بہت زیادہ قریب ہو گئی تھی اس نے پردہ کرنا شروع کر دیا تھا پینٹ شرٹ پہنا چھوڑ دی تھی اسکی حس مزاح کی جگہ سمجھداری نے لے لی تھی وقت اور حالات نے جیسے اس کی کایہ سمیت پلٹ کر رکھ دیا تھا۔

یار کہاں رہ گئی یماما۔

ابھی انیق کہہ ہی رہا تھا کہ یماما آتی دیکھائی دی۔

ادھر بیٹھو سب مجھے سب سے ضروری بات کرنی ہے اور کوئی میری بات سے اعتراض نہیں کریگا اور جس نے کیا تو میری شکل دیکھنے کے لئے بھی ترس جائیگا۔

یماما نے تمہید باندھتے ہوئے کہا۔

پہلی بات تو یہ کہ کل کا جو پروجیکٹ ہے وہ میں سائن کرونگی اور میرے ساتھ ایک پاٹنر ہوگا جسے میں خود چوز کرونگی اس لئے میرے لئے دعا کرنا کل میری کامیابی کا بہت بڑا دن ہے۔

اور دوسری بات میں نے تم سب کے رشتے کردیے ہیں شادی کی تیاریاں شروع کرو آج ہفتہ ہے آنے والے جمعہ کو شادی ہے کل سے ہی تیاری شروع کرو۔

عنیزہ کی معاز کے ساتھ مستبشرہ کی معیز کے ساتھ انیق کی اریبہ اور یزدان کی اریسہ کے ساتھ یہ میرا اور آغا جان کا فیصلہ ہے امید ہے کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

یماما نے ایک دم سب کے سروں پر بم پھوڑا۔

یمی ہمیں شادی سے کوئی اعتراض نہیں ہے آغا جان ہمارے بڑے ہیں وہ جو فیصلہ کرینگے ہمیں منظور ہوگا لیکن ہم اس گھر میں کیسے جاسکتے ہیں جہاں سے ہماری بہن کو بے عزت کرکے نکالا گیا۔

یزدان نے یماما کو نرمی سے سمجھانا چاہا۔

یزی میں آخری مرتبہ کہہ رہی ہو یہ میرے اور میرے شوہر کا معاملا ہے جس میں دخل اندازہ کا حق میں کسی کو بھی نہیں دیتی۔

اور ہاں کھانا کھا کر جانا بچوں کو نیند آ رہی ہے میں اندر جا رہی ہوں۔

یماما اپنی سنا کر بچوں کو لیکر کمرے میں چلی گئی۔

پیچھے سے وہ سب بھی ڈنر کرتے اپنے گھر کو چل دیے۔

حال۔۔۔

آج یمامانے دو سال بعد اس شخص کو دیکھا جو اسکے مجازی خدا کے عہدے پر فائز تھا۔

کتنا بدل گیا تھا وہ پہلے سے بھی زیادہ سنجیدہ ہو گیا تھا اور پہلے سے بھی زیادہ خوبصورت اور غصہ والا بھی۔

ابھی بھی بچوں دیکھ کر غصہ کرنے والی بات پر وہ جھرجھری لے کر رہ گئی تھی۔

ٹک ٹک ٹک۔۔

ابھی یماما پیکینگ کر کے بچوں کو سلا کر اس ظالم شخص کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ دروازہ بجنے کی آواز سے ہوش میں آئی۔

اس نے دروازہ کھولا تو سامنے وہی مغرور شخص اپنے کہے کے مطابق اسے لینے آیا تھا۔

اسلام علیکم پیکنگ کرلی۔

سالک نے اندر آتے ہوئے پوچھا۔

وعلیکم سلام ہوگئی ہے آپ کے لئے کافی لاؤ یا کھانا کھائیں گے۔

نہیں میں کچھ نہیں لونگا بس چلنے کی تیاری کرو اور بچے کہاں ہیں۔

سالک نے یماما سے بچوں کے بارے میں پوچھا۔

ابھی سالک نے پوچھا ہی تھا کہ کمرے سے دونوں کے رونے کی آواز آئی تو وہ دونوں اندر بھاگے۔

جہاں کا منظر کچھ یوں تھا کہ عنان اور ارما دونوں ایک دوسرے مار بھی رہے تھے اور رو بھی رہے تھے۔

ارے بابا کی جان کیوں رو رہی ہے سالک نے ارما کو اٹھاتے ہوئے پوچھا۔

سالک کے پوچھنے پر ارما اور تیز رونے لگی۔

ارے ارے کیا ہو گیا ہے میری جان کو کیوں رو رہی ہو آپ۔

سالک نے ارما سے پیار سے پوچھا لیکن وہ پھر بھی روئے جا رہی تھی۔

تو سالک نے بے بس نظروں سے یماما کو دیکھا جس کی گود میں عنان تھا جو کہ خاموشی سے ٹکر ٹکر سالک کو ہی دیکھ رہا تھا۔

یماما نے سالک کو بے بس دیکھ کر ارما کو اس سے لیکر عنان کو اسے پکڑایا اور ارما کو فیڈ کروایا تو وہ چپ ہو کر دوبارہ سو گئی۔

اب یہ تو سو گئی جلدی سے برقعہ پہن لو اور یہ اتنا سارا سامان کیوں پیک کیا ہے بس دو چار چیزیں لے لوں جو ضروری ہیں بلکہ رہنے دو وہاں تمہاری اور بچوں کی تمام ضرورت کی چیزیں موجود ہے بس جلدی سے چلو ڈنر کا وقت ہو رہا ہے سب کے ساتھ کرینگے۔

سالک نے یماما کو جلدی کرنے کا کہا۔

یماما نے جلدی سے برقعہ پہنا نقاب لگایا اور سوئی ہوئی ارما کو گود میں لیکر گھر لاک کر کے سالک کے سنگ اپنی منزل کی طرف چل دی۔

''''''''''''''''''''''''''''''''

اسلام علیکم۔۔۔

یماما اور سالک نے ایک ساتھ لاونج میں داخل ہوتے ہوئے سلام کیا تو سب انکی طرف متوجہ ہوئے۔

یمی۔۔۔ یماما کو دیکھ کر سالکہ بھاگتے ہوئے اسکے گلے لگی اور پھر باری باری سب گلے لگے۔

کیسا ہے میرا بیٹا کب ڈھونڈا سالک نے آپ کو اور آپ نے ہمیں بتایا بھی نہیں۔

آغا جان نے یماما کے سر پر پیار کرتے ہوئے پوچھا تو سالک سمیت سب حیرت سے منہ کھولے آغا جان کو دیکھ رہے تھے۔

جب میں یہاں سے گئی تھی تب سے ہی آغا جان جانتے تھے کہ میں کہاں ہو آغا جان ہر دوسرے دن میرے پاس ہی ہوتے تھے لیکن میرے کہنے پر ہی انہوں نے آپ لوگوں نہی بتایا تھا کیونکہ میں نہیں چاہتی تھی کی

آپ لوگوں کے ذریعے سالک کو کچھ پتہ لگے جبکہ مجھے سالک کے بارے میں سب پتہ تھا کہ وہ کب کیا کرتے ہیں کب وہ امریکہ واپس گئے اور کب واپس آئے اور اتنا ہی نہیں بچوں کی پیدائش پر بابا اور چاچو بھی آئے تھے لیکن وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ میں کہاں رہتی ہو بس وہ ایک دفعہ ہی ہسپتال آئے تھے آغا جان کے ساتھ لیکن میرے منع کرنے پر ہی انہوں نے ابھی تک کسی کو میرے بارے میں کچھ نہیں بتایا۔

یماما نے سب کو حیران سا آغا جان کو دیکھتے ہوئے بتایا۔

اور یہ ناہنجار کو بھی میں نے صرف اور صرف یماما بیٹے کے کہنے پر واپس بلایا اور معاف کیا ہے ورنہ اس نے جو کیا ہم ساری زندگی ہم اس سے کلام نہ کرتے۔

آغا جان نے سالک کو آگاہ کرنے کے ساتھ ساتھ شرمندہ بھی کیا۔

آغا جانی یہ غلط بات ہے اگر آپ کو سالک کو ڈانٹنا ہے نہ تو اکیلے میں ڈانٹے یہاں سب کے سامنے میں اپنے شوہر کی بے عزتی برداشت نہیں کر سکتی۔

یماما نے آغا جان کی بات پر چوٹ کرتے ہوئے کہا۔

نہیں بھابھی یہی ہونا چاہیئے تھا سالک کے ساتھ۔

یماما کے کہنے پر اصفہان نے کہا۔

معذرت کے ساتھ بھائی آپ مجھ سے بڑے ہیں اور سالک سے بھی اگر آپ کو انکو ڈانٹنا ہو تو میری غیر موجودگی میں ڈانٹئے گا جب وہ آپکے بھائی ہونگے لیکن ابھی وہ میرے شوہر ہیں۔

اور یقین کرے مجھے کبھی پسند نہیں آئیگا کہ میرے ہی سامنے کوئی میرے ہی شوہر کی تذلیل کرے اور میں خاموش رہوں۔

بے شک آپ انکے بھائی ہیں لیکن یہ معاملا ہم دونوں کا ہے اور یقین کرے اس میں بولنے کا حق اپنے دل کے سوا اپنے دماغ کو بھی نہیں دیتی کیونکہ میرے دل میں اللہ کی محبت ہے جبکہ دماغ انسان کو شیطانی وسوسوں کی طرف راغب کرتا ہے۔

اصفہان کے کہنے پر یماما تمیز سے اسکی طبیعت صاف کر گئی۔

اچھا چھوڑوان باتوں کو مما آپ کھانا ہمارے کمرے میں بھجوادیں میں کمرے میں جا رہا ہوں۔

سالک بات کو پلٹتے ہوئے وہاں سے کمرے میں چلا گیا۔

میں بھی چلتی ہوں بچوں کا سونے کا وقت ہو گیا۔

یہ کہتے یماما بھی سالک کے پیچھے ہی چل دی۔

،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،

آغا جان ویسے داد دینی پڑی گی سالک نے کچھ بھی کیا لیکن بھابھی نے سالک کے خلاف کسی کو ایک لفظ بھی بولنے نہیں دیا ایسی ہی ہونی چاہئے بیویاں۔

صفوان نے تعریفی انداز میں سالکہ کو نظر میں رکھتے ہوئے کہا۔

بیٹا جی ایسی ہی ہوتی ہیں اللہ کی پسندیدہ عورتیں چاہے کچھ بھی ہو جائے لیکن کسی کو اپنے اور اپنے شوہر کے درمیان کسی کو بھی بولنے نہ دے۔

دیکھ لو پھر یماما کے صبر کا ہی اجر ہے کہ ماشاءاللہ سے آج سالک کے دو بچے ہیں ورنہ سالک نے کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی یہ تو یماما تھی جس نے عقلمندی کا مظاہرہ کیا ورنہ اب تک سالک سب کچھ ختم کر چکا ہوتا۔

اور اب چلو سب اپنے اپنے کمروں میں اور بہو آپ کھانا بھجوا دیں بچوں کے لئے۔

آغا جان نے اٹھتے ہوئے سب کو کہا اور آئمہ بیگم کو کھانا بھجوانے کا کہہ کر اپنے کمرے کی طرف چل دیے۔

پیچھے باقی سب بھی اپنے کمروں میں چل دیے۔

یماما آپ تھی کہاں ان دو سالوں میں آپکے تایا والوں کا بھی کوئی پتہ نہیں ہے۔

سالک نے کھانا کھانے کے بعد سوال کیا۔

میں اپنے فلیٹ میں تھی جو مجھے میرے بابا نے میٹرک میں ٹاپ کرنے کی خوشی میں دیا تھا اسکا کسی کو بھی نہیں معلوم اور وہ میرے ہی نام پر تھا۔

اور رہی تایا جان تو میں نے اور یزی نے انکو ایجنسی کے حوالے کر دیا۔

یماما نے بہت آرام سے کہا۔

کیا۔۔۔ لیکن کیوں

سالک نے بے ساختہ پوچھا۔

''''''''''''''''''''''''''

ماضی۔۔۔

احمد صاحب کے دو بیٹے تھے بڑا بیٹا جنید جو کہ ہر برے کام میں ملوث تھا۔

اور دوسرا ازلان جو کہ انتہائی شریف اور سلجھے ہوئے انسان تھے بلکل اپنے باپ کی طرح۔

احمد صاحب اور ازلان نے جنید کو الٹے کاموں سے روکنے کی بہت کوشش کی لیکن وہ نہیں مانے اور اوپر سے اپنے ہی دوست جلال کی بہن سے شادی کر لی جو کہ کنوارے پن سے ہی انکے ساتھ ان برے کاموں میں ملوث تھی۔

احمد صاحب کو یہ بات انتہائی ناگوار گزری تو انہوں نے جاوید اور اسکی بیوی کو جائیداد میں حصہ دیکر گھر سے نکال دیا اور خود اور انکی بیگم ازلان کے ساتھ رہنے لگے کچھ عرصے بعد انہوں نے ازلان کی شادی اپنے ایک عزیز کی بیٹی مناہل سے کر دی جو کہ ازلان کی بھی خواہش تھی شادی ایک سال بعد اللہ نے انہیں دو جڑواں بیٹوں سے نوازہ تو انہوں نے اپنا ایک بیٹا اپنی بہن کو سب کی رضامندی سے گود دے دیا۔

پھر کچھ عرصے بعد ہی انکے بیٹے کا انتقال ہو گیا تو انکی بہن نے یزدان کو واپس کرنے کی بات کی تو مناہل اور ازلان نے صاف انکار کر دیا کہ وہ اب انکا بیٹا ہے۔

کلثوم بیگم اور انس بہت ہی زیادہ یزدان سے محبت کرتے تھے سگی اولاد سے بھی زیادہ اس لئے انکی محبت کو دیکھتے ہوئے سب بڑوں نے بھی یہی کہا تو وہ خاموش ہو گئے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ازلان کو اپنی رحمت یعنی یماما سے نوازہ جو کہ بہت ہی زیادہ شرارتی اور لاڈلی تھی سب کی اس میں جان تھی۔

ابھی یماما تین سال کی ہوئی تھی کہ جنید صاحب جو کہ پتہ نہیں کہاں سے واپس آئے اور ازلان سے کہا کہ وہ اپنی جائیداد میں سے آدھی انکے نام کرے نہیں تو بہت برا ہو گا۔

ازلان نے جب یہ بات احمد سے کی تو وہ بہت غصہ ہوئے اور انکو ایسا کرنے سے صاف منع کر دیا۔

اسی طرح دو سال تک چلتا رہا ازلان صاحب احمد صاحب کے کہنے پر ٹالتے رہے لیکن پھر ایک دن جنید نے کہا کہ اگر پرسوں تک جائیداد کے پیپر پر سائن نہیں کیا تو جواب ہو گا اسکا ذمیدار میں نہیں ہو نگا۔

احمد صاحب جنید کی دھمکی سے خوف زدہ ہو کر اپنے جگری یار یعنی آغا جان کو ساری بات بتائی تو آغا جان نے انہیں مشورہ دیا کہ ساری جائیداد یماما کے نام کر دیں اور پھر اسکا نکاح سالک سے کروا دیا جائے لیکن یہ بات سب سے مخفی رکھی جائے تاکہ جنید نہ جان سکے۔

اور جنید سے کہیں کہ ابھی نہیں لیکن جب یماما اٹھارہ سال کی ہو جائیگی تو ہم اسکا نکاح تمہارے بیٹے سے کروا دینگے اور میری ساری جائیداد یماما کی ہے اس لئے اگر تم صبر کرو گے تو تمہیں ساری جائیداد مل جائیگی اور پھر یماما تو ہو گی سالک کے نکاح میں پھر اپن یماما کی رخصتی کر دینگے اور دونوں کو یہاں سے باہر شفٹ کر دینگے لیکن ابھی یہ سب ضروری ہے بعد کی بعد میں دیکھیں گے۔

اور پھر آغا جان کے کہنے کے مطابق دوسرے ہی دن صائم صاحب اور دائم صاحب اور آغا جان کی موجودگی میں یماما اور سالک کا نکاح ہو گیا۔

دوسرے دن جنید اپنے کہے کے مطابق پیپر لینے آگیا تو احمد صاحب نے آغا جان کی کہی باتیں دھرادیں اور جنید صدا کا لالچی مان گیا لیکن جاتے جاتے سب کو ڈرانے کے لئے فائرنگ کر گیا۔

جس میں ایک گولی مسز احمد کے دماغ اور احمد صاحب کے دل میں لگی اور دونوں وہی دم توڑ گئے۔

ازلان صاحب نے یماما کو ہر طرح سے مضبوط بنایا جو کہ وہ خود بھی چاہتی تھی تاکہ وہ اپنے دادادادی کا بدلہ لے سکے۔

ایک دفعہ کلثوم اور انس ازلان صاحب کے گھر آرہے تھے کہ کار ایکسیڈینٹ میں دونوں چل بسے اور یزدان جو کہ اسکول سے ڈائریکٹ ڈرائیور کے ساتھ ازلان صاحب کے ہی گھر آگیا تھا بچ گیا۔

اور پھر انس صاحب کی وصیت کے مطابق انکی تمام جائیداد یزدان کے نام کر دی گئی۔

دن گزرتے رہے اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ دن آن پہنچا جب یماما نے میٹرک میں پورے بورڈ میں ٹاپ کیا تو انعام کے طور پر ازلان صاحب نے ایک فلیٹ جو کہ یماما کی پسند کا تھا اسکے نام کر دیا۔

اور یزدان نے اسے گاڑی گفٹ کی۔

یزدان یماما اور انکی پوری ٹیم ایک ہی اسکول میں پڑھتے تھے تب سے ہی انکی ٹیم تھی اور عاقب صاحب ازلان کے کافی اچھے دوست بھی تھے انکی بھی ایک بہن تھی جو کہ شادی کے ایک سال بعد ہی اپنی ایک بیٹی حدیبہ کو جنم دیتے ہوئے اس جہاں سے چل بسی تو عاقب صاحب نے انکی بیٹی کو اپنی بیٹی بنا کر پالا اور اسے اپنے بیٹے قدیث کے نام کر دیا۔

انیق اور قدیث جڑواں تھے اور ان سے ایک سال چھوٹی مستبشرہ اور اس سے ایک سال چھوٹی عنیزہ تھی۔

ایک دن اچانک ہارٹ اٹیک عاقب صاحب کو حقیقی خالقی سے ملانے کا سبب بنا اور انکے غم میں ایک سال بعد ہی انکی بیگم چل بسیں۔

عاقب صاحب کا بزنس انیق اور قدیث نے سنبھال لیا تھا اور ساتھ ساتھ انکی ایک ٹیم بھی تھی۔

یماما ایک بہت زبردست ہیکر تھی اور فائیٹر بھی۔

یہ سب مل کر اگر کسی ہستی کے پیچھے لگ جاتے تو اسکو اسکے انجام تک پہنچا کر رہتے انکے خلاف ثبوت ڈھونڈ کر کسی ایماندار آفسر کو دے یا پھر میڈیا والوں کو۔

اور پھر اسی طرح یمامانے بھی جنید صاحب اور انکے ساتھی کے لئے ثبوت اکھٹا کرنے کے لئے جلال مینشن گئے تھے رات کے اندھیرے میں ثبوت تلاش کرنے آئے تو انکا ایک کمرے میں انھیں جبران اور عشنا کو قید پایا یمامادروازہ کھول کر داخل ہوئی اور ان دونوں کو رہا کروایا ان دونوں کو ڈائیریکٹ ہسپتال پہنچایا کیونکہ انکو کافی ٹارچر کیا گیا تھا۔

یمامانے جب ان سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ وہ سالک کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں کیونکہ انکو اغواہ بھی وقاص نے ہی کیا تھا جو کے سالک کا دشمن تھا وہ سالک کو نقصان پہنچانا چاہتا تھا کیونکہ سالک نے اسکو ایک دفعہ ہراسمینٹ کے کیس میں جیل بھیج چکا تھا اور جب وہ باہر آیا تو سالک امریکہ جا چکا تھا جس کا وقاص کو علم نہیں تھا۔

تو وقاص نے ان دونوں کو اغواہ کر کے سالک کا پوچھنا چاہا تو وہ دونوں اس کے ارادے سمجھ کر اسکو نہ بتایا تو وقاص نے انکو قید کر لیا اور روز ٹارچر کر کے پوچھتا لیکن وہ نہ بتاتے۔

پھر وقاص سے دو لاشیں جو کہ جلی ہوئی تھی ان کے گھر بھیج کر سب کے سامنے دونوں کو مرا ہوا قرار دے دیا تاکہ جو لوگ انکو ڈھونڈ رہے ہیں وہ ڈھونڈنا بند کر دے اور پھر اسی طرح ہوا اور ایک دن یماما انکی قید سے آزادی کا ذریعہ بنی۔

اور پھر اسی طرح ایک دن اسکی ملاقات سالک سے ہوئی ائیر پورٹ پر۔

یمامانے سالک کو آڑی سے کرڑی تک سب کچھ بتا دیا۔

سالک تو حیران سا اپنی چھوٹی سی بیگم کو دیکھ رہا تھا جو کہ بمشکل بیس سال کی تھی اور اسکے بچوں کی ماں تھی۔

یمی تو نے سالک کو کیوں نہیں بتایا کہ انیقہ نے تجھے کڈنیپ کروایا تھا اور وہ مارنے والی بات بھی سالک کی آواز میں ریکارڈ کر کے سنائی تھی اور پھر رات رکھ کر چھوڑ دیا تھا کیونکہ یہی تو اس کا پلان تھا کہ وہ تجھے سالک کی نظروں میں گرادے اور سالک تجھے چھوڑ کر اس سے نکاح کر لے اور پھر سالک بھی اسکی سوچ پر پورا اترا تھا تو نے کیوں نہیں بتایا وہ تو آج تک تجھے ہی قصوروار سمجھتا آرہا ہے اور شاید تجھے واپس بھی وہ آغا جان کی وجہ سے لایا ہے تیری پاس تو سارے ثبوت بھی ہے وہ ریکارڈنگ وغیرہ جس میں اس نے جلال کے ساتھ مل کر تجھے اغواہ کروایا تھا یہ تو اچھا تھا کہ جلال کو پتہ نہیں تھا کہ تو وہی ہے جس نے اسکے بندے مار کر سالک کی جان بچائی اور سالک کے لئے ہی تو نے گولی کھائی تھی وہ بھی تو اسکے بیٹے وقاص نے ہی چلوائی تھی سالک پر اور اسے تو یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ جبران بھائی اور عشنا بھابھی کو بھی تو نے چھڑوایا ہے اگر جلال کو یہ سب پتہ

ہوتا تو تجھے پتہ ہے تیرے ساتھ کیا ہو سکتا تھا موت کے منہ میں دھکیل دیا تھا تجھے انیقہ نے اور تو نے ابھی تک کسی کو کچھ نہیں بتایا اور مجھے بھی منع کر دیا کہ میں بھی کسی کو نہ بتاؤ خاص کر کے آغا جان کو۔

کم از کم تو آغا جان کو تو بتا سکتی تھی آج بھی تیرا کردار اس انیقہ کی وجہ سے سوالیہ ہے سالک کی نظر میں تو کیوں خود کا نہیں سوچتی تیرے پاس صرف شادی تک کا وقت ہے اگر تو نے نہیں بتایا نہ سالک کو تو میں بتا دونگا۔

یزدان نے یماما کو سمجھایا۔

نہیں یزی تو ایسا کچھ نہیں کریگا دیکھ میں الحمدللہ شادی شدہ اور بچوں والی ہو وہ کنواری ہے اگر کسی کو اسکی حرکت کی بھنک بھی لگ گئی تو کہاں ہو گی اسکی شادی تجھے پتہ نہیں ہے کتنی مشکلات ہو جائینگی اس کے لئے وہ کسی کو منہ دیکھانے کے قابل نہیں رہیگی زندگی برباد ہو جائینگی اسکی اور میں تو الحمدللہ خوش ہو اور اگر مجھے بتانا ہوتا تو میں اسی دن بتا دیتی میں کبھی بھی سالک کو یا آغا جان یا کسی کو بھی اس بات کا پتہ نہیں لگنے دونگی اور نہ ہی تو کسی سے کچھ کہیگا ورنہ بھول جانا کی تیری کوئی بہن بھی ہے۔

یزدان کی بات پر یماما نے اسے تنبیہ کرتے ہوئے کہا۔

ہاں سب کی فکر ہے بس خود کے علاوہ دو سال تک تو کیسے رہی ہے کیا میں جانتا نہیں ہو مما بابا کے بعد جسکو تجھے سنبھالنا چاہئے تھا اس نے تجھے دتکار دیا سب کے سامنے تجھ پر ہاتھ اٹھایا جسکو کبھی اسکے ماں باپ نے کبھی پھول تک نہیں مارا لیکن اس نے سب کے سامنے تجھے مارا اور تیرے کردار کو داغدار کیا تیری عزت دو کوڑی کی کر دی تجھ پر گھٹیا الزام لگا کر گھر سے نکال دیا ہاں پھر بھی تو اسکے خلاف کسی کو کچھ بھی بولنے نہیں دیتی اور نہ مجھے تو نے اس وقت بولنے دیا منہ توڑ دیتا میں سالک کا لیکن تو نے مجھے روک دیا اور آج تک سب کو روکتی

آئی ہے لیکن اب اور نہیں چل سالک تو تیرا شوہر تھا لیکن انیقا اس نے تو تیری زندگی برباد کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تو پھر بھی اسکے لئے اپنے بھائی کو چھوڑنے کی بات کر رہی ہے۔

یزدان سے صدمے سے پوچھا۔

یزی سمجھنے کی کوشش کر میں خوش ہو سالک کے ساتھ تو کیوں پچھلی باتیں دھراؤ اسکی زندگی تباہ بھیہو جائیگی یار تو کیوں نہیں سمجھ رہا وہ سب میری قسمت میں تھا جسے میں اللہ کی رضا سمجھ کر قبول کر چکی ہو اور دیکھ اللہ نے میرے صبر کے انعام میں مجھے میرے بچے دئے اور سالک کو بھی سزا دی کہ وہ بچوں سے دور رہا یہاں تک کہ اسکو بتایا تک نہ گیا کی اسکے بچے بھی ہیں تو میرا بھائی ہے نہ مجھے دیکھ میری بات مان چھوڑ دے اس بات کو اسکی زندگی خراب ہو جائیگی سالک بہت جذباتی ہے۔

اور میں نہیں چاہتی کہ وہ جذبات میں آکر کوئی ایسا فیصلہ کرے جس کے بعد انکو پچھتانا پڑے پلیز سمجھنے کی کوشش کر۔

یماما نے یزدان کو سمجھانے کی ناکام سی کوشش کی۔

جبکہ یزدان بنا کوئی جواب دیے اسکو وہی چھوڑ کمرے سے نکل گیا جہاں باہر سالک کھڑا تھا اور اسکو دیکھ کر لگ رہا تھا کہ وہ سب کچھ سن چکا ہے یزدان ایک غصے بھری نظر اس پر ڈال کر چلا گیا اور اندر یماما سر تھام کر بیٹھ گئی

۔

یماما ابھی بیٹھی ہی تھی کہ دھاڑ کی آواز کی ساتھ دروازہ کھلا اور سالک لال انگارہ آنکھوں کے ساتھ اندر داخل ہوا۔

سالک کی آنکھوں کو دیکھ کر یماما ایک دم خوفزدہ ہوگئی۔

کیوں چھپایا مجھ سے کیوں نہیں بتایا مجھے تم نے کہ تم بے گناہ تھی کیو سہتی رہی سب ہاں بولو میں کچھ پوچھ رہا ہوں۔

سالک نے یماما کو جھنجھوڑتے ہوئے پوچھا۔

سالک کی دھاڑ سن کر سب انکے کمرے میں آ گئے۔

جبکہ یماما کا چہرہ پیلا پڑنے لگا کہ جس بات کا ڈر تھا وہی ہوا۔

یہ کیا طریقہ ہے سالک تمہارا اہمت کیسے ہوئی یماما سے اس طرح بات کرنے کی۔

سالک کو یماما پر دھاڑتے دیکھ آغا جان نے درشت لہجے میں کہا۔

پوچھیں اپنی لاڈلی سے کیوں سہی اس نے اتنی تکلیف کیوں چھپایا سب کسی کو خبر تک نہیں لگنے دی اپنی بے گناہی کی صرف اس وجہ سے کہیں گناہگار سب کی نظروں سے نہ گر جائے پوچھیں اس سے۔

آغا جان کے درشت لہجے میں کہنے پر سالک نے یماما کو گھورتے ہوئے کہا۔

اور تم تمہیں تو میں چھوڑونگا نہیں ۔

سالک انیقہ کو مخاطب کر کے اسکی طرف بڑھا اس سے کے پہلے سالک اس تک پہنچتا انیقہ نے یماما کو کھینچ کر اپنی ڈھال بنایا۔

میرے پاس نہیں آنا سالک ورنہ تمہاری بیوی کو پہلے تو زندہ چھوڑ دیا تھا لیکن اب جان سے جائیگی۔

انیقہ نے یماما کو ڈھال بناتے ہوئے پیچھے کھسکنے لگی اور سالک بھی اسکی طرف قدم بڑھانے لگا۔

چھوڑو میری بیوی کو انیقہ میں تمہیں جان سے مار دونگا۔

سالک انیقہ پر دھاڑ جو کہ یماما کو ڈھال بناتے ہوئے کمرے سے باہر نکل کر سیڑھیوں کی طرف بڑھی تھی۔

سالک ایک ہی جست میں انیقہ تک پہنچا لیکن جب تک دیر ہو چکی تھی اور ایک دل دہلانے والی چیخ کے ساتھ یماما نیچے گرتی گئی۔

یماما۔۔۔۔سالک یماما کو پکارتے ہوئے نیچے بھاگا سب بھی اسکے پیچھے بھاگے۔

سس۔۔اا۔۔لک۔۔۔۔ببب۔چو۔۔۔۔۔۔ل۔۔۔۔ککک۔۔اا۔۔۔۔۔خخ۔۔۔۔یا۔۔۔۔۔ل۔۔۔۔ر ک۔۔ھن۔۔۔اا۔۔۔۔ممیں س۔۔۔۔ننںے۔۔۔۔آآپپپ۔۔۔۔۔۔سسے۔۔۔۔۔ککو۔۔۔۔ئ۔۔۔ بیے۔۔۔۔وف۔۔۔۔۔۔ائی۔۔۔۔ننہ۔۔۔یں۔۔۔۔کی۔۔۔۔۔ممیرریی۔۔۔۔۔۔زززن۔۔۔ ۔دد گییی۔۔۔۔مییں۔۔۔۔۔آننے۔۔۔۔وواللے۔۔۔۔پپہلے۔۔۔۔ااوررر۔آخخری۔۔۔۔ممرد دد۔۔۔۔۔آپ۔۔۔۔ہووو۔۔

اللہ۔۔۔۔ححافففظ۔۔۔

لا۔۔۔اللاہ۔۔۔۔اللہ۔۔۔۔۔۔ ححمممدددر سوللاللہ۔

کہتے ساتھ ہی یماما کی گردن سالک کی گود میں ہی جھول گئی۔

یماما نہیں کچھ نہیں ہو گا تمہیں تمہیں ٹھیک ہونا ہو گا میرے لئے اور بچوں کے لئے پلیز دیکھو یار بچے رو رہے ہیں میری جان اٹھو یار نہ کرو نا سالک دیوانہ وار اسکو روتے ہوئے پکار رہا تھا لیکن شاید وہ نہ اٹھنے کے لئے سوئی تھی۔

سالک آٹھ گڑیا کو ہسپتال لیکر چلیں خون دیکھ کتنا بہہ گیا ہے اصفہان نے سالک کو ہوش دلایا۔

ہاں بھائی چلیں سالک ہوش میں آتے ہی یماما کو اٹھا کر باہر پورچ کی طرف بھاگا۔

ڈاکٹر صاحب کیسی ہے میری وائف۔

سالک نے آپریشن تھیٹر سے نکلتے ڈاکٹر کو دیکھ کر پوچھا۔

دیکھیں مسٹر سالک ہم کچھ کہہ نہیں سکتے آپکی مسز کی حالت بہت خراب ہے آپ لوگ ہر چیز کے لئے تیار رہیں ہو سکتا ہے ہم انکو بچا نہ سکیں یا پھر اگر بچ جائیں تو قومہ میں بھی جا سکتی ہیں لیکن بچنے کے چانسس بہت مشکل ہے کوئی معجزہ ہی ہو سکتا ہے۔

ڈاکٹر سالک کو صاف لفظوں میں کہہ کر وہاں سے چلا گیا۔

یہ سب اس سالک کی وجہ سے ہوا ہے جب سے یہ میری بہن کی زندگی میں آیا ہے اسکی ہر خوشی چھین لی اس نے زندگی برباد کر دی اسکی کیا کیا نہیں سہا اس نے یہ سب کچھ سالک تمہاری وجہ سے ہوا ہے دعا کرو کہ وہ ٹھیک ہو جائے ورنہ اچھا نہیں ہو گا میرے پاس ایک ہی رشتہ بچا ہے اس دنیا میں وہ بھی چلا گیا تو میں

مر جاونگا سالک میری بہن کو کچھ نہیں ہونا چاہئے ورنہ میں تجھے نہیں چھوڑونگا جب سے تو اسکی زندگی میں آیا ہے تو نے اسکی زندگی جہنم بنادی ہے اور اب موت کے منہ تک لے آیا کتنا ظالم ہے تو۔

یزدان غم وغصے کی ملی جلی حالت میں سالک کا گریبان پکڑ کر دھاڑا جبکہ سالک تو ڈاکٹر کی باتیں سن کر ہی ادھ مرا ہو گیا تھا۔

سالک کیا ہوا ہے سالک اٹھو بیٹا صائم صاحب نے سالک کو پکارا جو کہ یزدان کے گریبان چھوڑتے ہی زمین بوس ہو چکا تھا۔

اصفہان اور صفوان نے اسکو دوسرے روم میں ایڈمٹ کروایا اور ڈاکٹر اسکا ٹریٹمنٹ کرنے لگی کیونکہ صدمے کی وجہ سے سالک کا نروس بریک ڈاؤن ہو گیا تھا اب وہ بھی زندگی اور موت کی کشمکش میں تھا۔

‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘’’’’’’’’’’’’’’’’’’’’’

چلو یماما جلدی سے کھانا کھالو ورنہ اب میں مارونگا۔

سالک نے یماما کو کھانا نہ کھاتے دیکھ تھوڑا غصے سے کہا۔

سالک بس نہ مجھے بھوک نہیں ہے مجھے نماز پڑھنی ہے میں کچھ دیر پہلے ہی جوس پیا ہے ۔

یماما نے سالک کو غصے میں دیکھتے ہوئے کہا۔

اچھا ٹھیک ہے تھوڑا سا کھالو سالک نے ملتجی لہجے میں کہا۔

اچھا ٹھیک ہے پھر آپ بھی کھائیں ویسے بچے کہاں ہیں وہ بھوکے ہونگے۔

تم کھانا کھاؤ بچے مما کے پاس ہیں۔

سالک نے یماما کو کھانے کی طرف متوجہ کرتے ہوئے کہا اور خود بھی ساتھ کھانے لگا۔

ٹک ٹک ٹک۔۔۔

ابھی وہ کھانا کھا ہی رہے تھے کہ دروازہ نوک ہوا۔

آجائیں۔۔۔سالک کے یس کہنے پر آئمہ بیگم بچوں کو لیتے اندر آئی جو کہ بری طرح تو رہے تھے۔

ارے بابا کی جان کو کیا ہوا ہے۔

سالک نے ارما کو گود میں اٹھاتے ہوئے پوچھا جو کہ ہچکیوں سے رو رہی تھی جبکہ یماما نے اعنان کو اپنے پاس بٹھایا وہ بھی رو رہا تھا۔

کیا ہوا مما بچے اس طرح کیوں رو رہے ہیں۔

سالک نے بچوں کو روتے دیکھ اپنی ماں سے پریشانی سے پوچھا۔

سالک پریشان نہ ہو کچھ نہیں ہوا بس ایسے ہی رو رہے ہیں شاید بھوک لگ رہی ہے ان کو میں انکی فیڈر بنوا کر بھیجتی ہوں۔

اور ہاں یماما تمہاری اور بچوں کے شاپنگ ابھی تک نہیں ہوئی بیٹا کل مایوں ہے کہو تو میں لے آؤ میں اور تمہاری چچی جائینگے شاپنگ پر۔

آئمہ بیگم نے یماما کو دیکھ پریشانی سے پوچھا۔

کیونکہ تین دن بعد یماما کو ڈسچارج کیا گیا تھا ڈاکٹر کا کہنا تھا اسکا بچنا ایک معجزہ تھا آغا جان نے کہا بھی تھا کہ شادی کی تاریخ آگے بڑھا دیں لیکن یماما اور سالک نے منع کر دیا جبکہ انیقہ کو پولیس لے گئی تھی کیونکہ معاملہ صرف گھر کا ہی نہیں تھا بلکہ انیقہ وقاص اور جلال کے ساتھ ملی ہوئی تھی وقاص نے جیل میں جاتے ہی اسکا نام لے دیا تھا پولیس کافی وقت سے اسے ڈھونڈ رہی اور پھر پتہ لگنے پر اسکو اریسٹ کر کے لے گئی جبکہ کسی نے اسکی کوئی مدد نہیں کی وہ چلاتی رہ گئی لیکن کسی نے اسکی نہیں سنی اور اسکو پولیس کے حوالے کر دیا۔

آئمہ بیگم کے پوچھنے پر یماما نے سوالیہ نظروں سے سالک کو دیکھا۔

مما آپ لوگ کر لیں شاپنگ میری بھی شاپنگ رہتی ہے میں اپنے ساتھ یماما کی اور بچوں کی بھی کر لونگا آپ پریشان نہ ہو۔

سالک نے آئیمہ بیگم کی پریشانی دور کرتے ہوئے کہا۔

اچھا ٹھیک ہے بیٹا جیسے تمہاری مرضی۔

آئمہ بیگم پیار سے سالک اور یماما کا ماتھا چومتی چلی گئی۔

،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،

کیسا ہے ماموں کی جان۔

یزدان نے اعنان کو پیار کرتے ہوئے پوچھا جو کہ یماما کی طبیعت پوچھنے سیدھا آفس سے یہی آیا تھا۔

یمی یار گھر چل نہ میرا تیرے سوا ہے ہی کون تو میری اکلوتی بہن ہے تو ہی میری شادی میں میری طرف سے شامل نہیں ہو گی کیا۔

میں تجھے لینے آیا ہو میرے ساتھ چل اگر سالک نے اب بھی منع کیا تو میں آغا جان سے بات کرونگا۔

یزدان نے ہمیشہ والی بات کہی جو کہ وہ مسلسل ہسپتال سے لیکر اب تک کرتا آرہا تھا۔

یزدان نے سالک سے بھی بات کی تھی جس نے یزدان کو یماما کو لے جانے سے صاف انکار کردیا تھا۔

یزدان کو غصہ تو بہت آیا لیکن خاموش ہو گیا۔

لیکن آج پھر وہ وہی بات دہرا رہا تھا جبکہ یماما دونوں کے درمیان پھنس چکی تھی۔

سالک اسکو جانے نہیں دیتا تھا کیونکہ ابھی اسکے زخم نہیں بھرے تھے اوپر سے سالک صاحب کا کہنا تھا کہ دو سال اپنے بھائی کے ہی گھر رہ کر آئی ہو دل نہیں بھرا جو اب بھی جانا ہے میں نہیں جانے دونگا۔

جبکہ یزدان کا کہنا تھا کہ اگر اب سالک نے نہ جانے دیا تو وہ یماما کو زبردستی لے جائیگا اور پھر آنے بھی نہیں دیگا۔

بیچاری یماما کو تو سمجھ ہی نہیں آتی تھی کہ کیا کہے کیونکہ دونوں کو کچھ کہو تو برا مان جاتے تھے۔

یزدان مجھے مت بول ناکہ اپنے آغا جان یا سالک سے بات کر میں پھنس گئی ہو تم دونوں کے درمیان۔

اچھا ٹھیک ہے تو پیکنگ کر میں ابھی آغا جان سے اجازت لیکر آیا سالک آفس ہے میں آغا جان کو کہہ دونگا وہ سالک کو سنبھال لینگے۔

یزدان یماما کو ہدایت دیتا آغا جان کے روم کی طرف چل دیا پیچھے یماما ملازمہ کو بلا کر پیکنگ کروانے لگی کیونکہ ابھی وہ بنا سہارے چل نہی سکتی تھی

اسلام علیکم۔۔

سالک نے لاونج میں آتے ہوئے سلام کیا جو کہ ابھی ابھی آفس سے آیا تھا اور وہی صوفے پر بیٹھ گیا۔

جبکہ صائم صاحب اور دائم صاحب پہلے ہی آچکے تھے چونکہ شادی والا گھر تھا تو وقت کم اور کام زیادہ تھے۔

بچے کہاں ہیں نظر نہیں آرہے۔

سالک نے بچوں کو نہ پاتے ہوئے پوچھا کیونکہ وہ زیادہ تر آئمہ بیگم کے پاس ہی پائے جاتے تھے جب سے یماما کے ساتھ حادثہ ہوا تھا۔

وہ بیٹا دراصل یزدان یماما کو لے گیا۔

آئمہ بیگم نے سالک کے غصے سے ڈرتے ہوئے بتایا۔

کیونکہ اس حادثے کے بعد کافی پزیسیو ہو گیا تھا یماما کے لئے۔

کیا کس سے پوچھ کر گئی اور آپ لوگوں نے جانے کیسے دیا اسکو ہسپتال سے آئے ہوئے دن ہی کتنے ہوئے ہیں

۔

سالک خود پر انتہائی ضبط کرتے ہوئے بول رہا تھا جبکہ غصہ تو ایسا آرہا تھا کہ ابھی جا کر لے آئے۔

میری اجازت سے گئی ہے سالک اسکے بھائی کی شادی ہے وہ روز اسکو لینے آتا ہے لیکن تم جانے نہیں دیتے تم بھی صحیح ہو لیکن بیٹا یزدان کا اسکے علاوہ کوئی رشتہ نہیں ہے یزدان خود آیا تھا مجھ سے اجازت لینے اور اس نے بہت زیادہ التجائیں لہجے میں کہا تو میں انکار نہیں کر سکا لیکن وعدہ لینا نہیں بھولا کہ یماما کو کسی بھی کام میں حصہ نہیں لینے دینا اور اس نے مجھے یقین دلایا ہیکہ وہ اسکا پورا خیال رکھیگا۔

جبکہ یہ بات تم بھی اچھے سے جانتے ہو کہ یزدان کتنی محبت کرتا ہے یماما سے اس لئے بے فکر رہو دو یا تین دن کی بات ہے شادی کے بعد لے آنا تم۔

آغا جان اسکو سمجھاتے ہوئے بولے۔

آغا جان آپکی بات ٹھیک ہے لیکن آپ جانتے ہیں وہ اپنے معاملے میں کتنی لاپرواہ ہے خود کا بلکل بھی خیال نہیں رکھتی اور ہر الٹے کام کرتی ہے اپنی پرواہ کیے بغیر۔

سالک نے بے بسی سے آغا جان کو دیکھتے ہوئے کہا۔

بیٹا وہ بھی اسکا بھائی ہے اسکا حق ہے اس پر یہ تو تم بھی اچھے سے جانتے ہو کہ وہ بلکل تمہاری ہی طرح خیال رکھیگا اسکا تم بے فکر رہو۔

سالک کے کہنے پر آغا جان نے پھر سے اسے قائل کرنا چاہا۔

آغا جان میں جانتا ہو وہ اسکا خیال بہت اچھی طرح رکھیگا لیکن یماما اسکی مانتی ہی کب ہے وہ صرف مجھ سے ڈرتی ہے۔

سالک نے پھر سے اپنی بات اوپر رکھنی چاہی۔

سالک بیٹا کچھ نہیں ہوگا تم ملنے چلے جانا لیکن اب وہ شادی کے بعد ہی آئیگی۔

سالک کو قائل نہ ہوتے دیکھ آغا جان سختی سے کہا جس پر وہ خاموشی سے اپنے کمرے میں چلا گیا۔

،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،

سالک کیا ہو گیا ہے پ کو اگر آپ ایسے ہی ناراض رہینگے تو میں رو دونگی اب۔

یماما نے سالک کو دیکھتے ہوئے کہا جو کہ بلیک کوٹ پینٹ پہنے بہت ہینڈسم لگ رہا تھا۔

آج ولیمے کی تقریب تھی یماما جب سے یزدان کے ساتھ گئی تھی سالک اس سے بات نہیں کر رہا تھا۔

ٹھیک ہے نہ کریں بات میں بھی اب پ کو نہ مناوگی اور نہ بات کرونگی اور اب میں گھر بھی نہیں آؤنگی یہاں سے سیدھا یزدان کے ساتھ جاؤنگی پھر لینے بھی آئے نہ تو میں آؤنگی۔

یماما نے سالک کے جواب نا دینے پر دھمکی آمیز لہجے میں کہا۔

خبردار اگر اب تم نے جانے کی بات کی تو بہت برا پیش آؤنگا۔

اور ابھی چلو میرے ساتھ فنکشن ختم ہو گیا ہے بچے مما کے پاس سو رہے ہیں۔

سالک نے یماما کو دیکھتے ہوئے کہا جو کہ بلیک ساڑھی کے ساتھ بلیک ہی حجاب اور نقاب کیے بہت پیاری لگ رہی تھی۔

ابھی یماما کچھ کہتی کہ سالک اسکا ہاتھ پکڑتے اپنی گاڑی کی طرف لایا اور اسکو پیسنجر سیٹ پر بٹھاتا خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر گاڑی آگے بڑھا دی۔

ہم کہاں جارہے ہیں۔

یماما نے سالک سے پوچھا جو کہ خاموشی سے ڈرائیو کر راہ تھا۔

ہم لونگ ڈرائیو پر جارہے ہیں میں کچھ ٹائم اسپینٹ کرنا چاہتا تھا اس لئے ایک سنسان جگہ لے کر جارہا ہو۔

سالک نے یماما کو دیکھ کر جواب دیا جس پر وہ سر اثبات میں ہلا گئی۔

تھوڑی دیر بعد گاڑی ایک جھٹکے سے رکی اور سالک باہر آیا اور یماما کی طرف کا دروازہ کھول کر اسکو باہر نکالا۔

یماما نے باہر نکل کے دیکھا تو وہ اسکو بیچ پر لایا تھا۔

ٹھنڈی ٹھنڈے ہوا بہت بھلی لگ رہی تھی۔

اب وہ دونوں ایک ساتھ قدم سے قدم ملائے واک کر رہے تھے۔

یماما میں اپنے کیے پر بہت شرمندہ ہو جو میں نے تمہارے ساتھ کیا میں شروع سے ہی بہت جذباتی رہا ہوں

اور پھر غصے میں مجھ سے کیا ہوتا ہے اسکا مجھے بھی علم نہیں ہوتا۔

لیکن میں نے کبھی غصے میں بھی اتنا بڑا نقصان نہیں کیا جتنا تمہیں کھو کر کیا ہے۔

پلیز مجھے معاف کر دو میرے ہر گناہ ہر زیادتی کے لئے۔

میں جب تمہیں دیکھتا ہو تو پہلے سے زیادہ شرمندہ ہوتا ہو کہ میں نے کیا کچھ نہیں کیا تمہارے ساتھ لیکن پھر بھی تم میرے ایک کہ کہنے پر میرے ساتھ آگئی۔

آغا جان نے سہی کہا تھا میں تمہارے قابل نہیں تھا لیکن یقین کرو میں اب دو سالوں میں تمہارے قابل بن چکا ہو۔

سالک گھنٹوں کے بل بیٹھا اس سے معافی مانگ رہا تھا۔

جبکہ سالک کو دیکھ کر یماما کے ذہن میں آیت گونجی۔

ان اللہ مع الصابرین۔

بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

سالک کیا ہو گیا ہے اٹھیں یہاں سے اور آئندہ کسی بھی بات کی معافی مانگنے کی ضرورت نہیں ہے میں پ کو گناہگار مانتی ہی نہیں تھی کیونکہ اگر میں پ کی جگہ ہوتی تو شاید میں بھی یہی کرتی اور جب میں آپ سے ناراض تھی ہی نہیں تو معافی کیسی۔

آپ اس طرح کر کے مجھے شرمندہ کر رہے ہیں آئیندہ میں پ کو کبھی اس طرح جھکتے ہوئے نہ دیکھو ورنہ بہت برا کرونگی میں آپ کے ساتھ۔

یماما نے سالک کے ساتھ گھنٹے کے بل بیٹھتے ہوئے کہا۔

اور اب چلیں یہاں سے بچے رو رہے ہونگے۔

یماما کہتے ہوئے کھڑی ہوئی تو سالک بھی اسکے ساتھ چل دیا اور وہ دونوں اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گئے۔

بے شک صبر کا انعام بہت بڑا ہے اور ج یماما کو اسکے صبر کا انعام مل گیا۔

ختم شد۔

OWC NHN OWC NHN
NHN OWC NHN OWC NHN
NovelHiNovel.Com
OWC
OnlineWebChannel.Com

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلامُ علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

خُتم شُد

اگلا ناول صرف ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل پر

NovelHiNovel.Com

OnlineWebChannel.Com

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959